

لیا ہے اور یہ تم پر اس کا حق بھی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَرْمَدَ إِلَّا لِيَعْبُدُوا أَنَّهُ مُخْلِصُونَ لِهِ الَّذِينَ حَفَّاءٌ﴾ ۱۰۵
اس کے ساتھ علم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دن کو غالص رکھیں یہ کوہکرو۔ (البدر: ۱۰۵)

عبداللہ: مجی ہاں! اللہ نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے۔

عبداللہ: توبہ تم سے میرا عوال یہ ہے کہ اللہ نے تم پر یہ فرض کیا ہے، یعنی اسی کے لیے عبادت کو غالص کرنا، اس کی وضاحت کر دو۔

عبداللہ: اس عوال سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں اسے نہیں سمجھ سکا، تمہاری سی وضاحت کیجئے۔

عبداللہ: غور سے سفوانہ کا میں تمہارے سامنے اس کی وضاحت کر دوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ﴾ تم لوگ اپنے رب سے دعا کرو گرگردانے کے بھی اور پچھے چکے بھی، بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ (المراء: ۵۵)

کیا دعا (پکارنا) اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے یا نہیں؟

عبداللہ: ہاں، کیوں نہیں! بلکہ عبادت کا مفہوم (اصل) ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ﴿الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ﴾ دعا ہی عبادت ہے۔ (ابن ماجہ: ۱۳)

عبداللہ: جب تم نے یہ اقرار کر لیا کہ دعا (پکارنا) اللہ کی عبادت ہے اور لیل و نمنار میں خوف یا امید کی حالت میں کسی ضرورت کے لیے تم اللہ سے دعا کرو، پھر اسی ضرورت کے لیے کسی نبی یا فرشتے یا قبر میں مدفن کسی نیک شخص سے بھی دعا کرو تو کیا اس میں تم نے شرک کیا ہے؟

عبداللہ: ہاں، میں نے شرک کیا اور تمہاری یہ بات بالکل صحیح اور واضح ہے۔

عبداللہ: ایک دوسری مثال بھی سفی جب محسین اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا علم ہوا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَلَا تُنْحِرْ﴾ پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ (الکوہ: ۲۰)

اور اللہ کے اس حکم کی تعمیل میں تم نے اس کے لیے ذبح کیا یا نحر کیا تو کیا یہ اللہ کی عبادت ہوئی یا نہ ہوئی؟

عبداللہ: مجی ہاں! یہ عبادت ہوئی۔

عبداللہ: پھر اگر تم نے کسی خونق، مثلاً کسی نبی یا جن وغیرہ کے لیے ذبح کیا تو کیا تم نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا ہے؟

عبداللہ: ہاں، یہ بلاشبہ شرک ہوا۔

عبداللہ: میں نے تمہارے سامنے دعا اور قربانی کی مثال اس لیے پیش کی ہے کہ دعائیں عبادت کی سب سے اہم قسم ہے اور قربانی علی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے، حالانکہ عبادت انھی دونوں چیزوں میں مختصر نہیں بلکہ اس کا معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس میں نذر، حلقت، استغاثہ (پناہ طلب کرنا) اور استغاثات (مد طلب کرنا) وغیرہ شامل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن مشکلین کے بارے میں قرآن نماز ہوا کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لات وغیرہ کی عبادت کرتے تھے یا نہیں؟

عبداللہ: ہاں، کیوں نہیں! وہ ان کی عبادت کرتے تھے۔

عبداللہ: تو واضح رہے کہ یہی دعا، قربانی، استغاثہ، استغاثات اور الجفا وغیرہ ان کی عبادت تھی ورنہ وہ بھی یہ اقرار کرتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے میں اور اس کے ماتحت میں اور اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جاہ و مرتبہ اور شفاعة کے لیے ان کو پکارتے اور ان کی پناہ لیتے تھے اور یہ بات بالکل عیاں اور ثابت ہے۔

عبدالنبي: عبد الله! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے مذکور و اوس سے براءت ظاہر کرتے ہو؟

عبدالله: نہیں، میں اس کا مذکور نہیں اور نہ اس سے براءت ہی ظاہر کرتا ہوں بلکہ... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں... آپ شافع (شفاعت کرنے والے) میں اور مشفع بھی (جن کی شفاعت قبول کی جانے کی) اور میں آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھتا ہوں لیکن تمام شفاعت کا مالک اللہ ہے بیساکہ اس کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لِلّٰهِ أَكْبَرُ السَّقْدَعَةُ جَمِيعًا﴾ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے۔ (ابن ماجہ: ۲۲۶)

اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی بیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْهُ إِلَّا يَذْنِبُهُ﴾ (اکون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے)۔ (ابن ماجہ: ۲۵۵)

اوی اللہ جس کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا اسی کے لیے ہوگی بیساکہ اللہ عربیل نے فرمایا: ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى﴾ وہ کسی کی بھی شفاعت نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ راضی ہو۔ (ابن ماجہ: ۲۸)

اوی اللہ صرف توحید (اویں توحید) سے راضی ہے بیساکہ فرمایا: ﴿وَمَنْ يَبْتَغَ عِزَّ الْإِسْلَامِ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِيرِ﴾ اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو گا۔ (آل عمران: ۸۵)

توجہ تمام شفاعت کا مالک ہی اللہ ہے اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی اور جب تک اللہ اجازت نہ دے دے تب تک نبی ﷺ یا کوئی اور شخص کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے اور اللہ صرف اہل توحید کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا تو یہ ثابت ہو گیا کہ تمام شفاعت اللہ کے انتیار میں ہے، لہذا میں اسی سے اس کا سوال کرتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمائیا، وغیرہ۔

عبدالنبي: ہم نے یہ تسلیم کریا کہ جو شخص جس پیڑ کا مالک نہ ہو اس سے اس کا سوال کرنا جائز نہیں لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کر دی ہے اور جب آپ کو شفاعت عطا کر دی گئی تو آپ اس کے مالک ہو گئے، لہذا آپ جس پیڑ کے مالک ہو گئے آپ سے اس کا سوال کرنا جائز ہے، تب یہ شرک نہیں ہو گا۔

عبدالله: ہاں، تمہارا یہ کتنا صحیح ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے تمیں اس سے منع نہ فرمایا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا﴾ پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کوئی نہ پکارو۔ (ابن ماجہ: ۱۸)

اور شفاعت طلب کرنا دعا (پکارنا) ہے، اللہ ہی نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور اسی نے تمہیں کسی بھی غیر سے اس کا سوال کرنے سے منع بھی فرمادیا ہے، نیز اللہ نے نبی ﷺ کے علاوہ دوسروں کو بھی حق شفاعت عطا کیا ہے، چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مالک بھی شفاعت کریں گے، بلوغت سے پہلے وفات پانے والے پنج بھی شفاعت کریں گے اور اولیاء بھی شفاعت کریں گے تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ نے ان سب کو شفاعت عطا کی ہے، لہذا میں ان سے شفاعت کا طلب کار ہوں؟ اگر تم ایسا کہتے ہو تو گویا صاحبین کی اسی عبادت کی طرف پلت رہے ہو جس کا اللہ نے ہمیں کتاب میں ذکر کیا ہے اور اگر ایسا نہیں کہتے تو تمہارا یہ قول بھی باطل قرار پاتا ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی عطا گردہ پیڑ کا سوال کرتا ہوں۔

عبدالنبي: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، نیز صاحبین کی طرف رجوع کرنا شرک تو نہیں۔

عبدالله: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے زنا سے بھی بڑ کر شرک کو حرام قرار دیا ہے، نیز یہ کہ اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا؟

عبدالنبوی: یا، میں اس کا اقرار کرتا ہوں، یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے۔

عبدالله: تم نے ابھی اپنے آپ سے اس شرک کی نفع کی ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو میں اللہ کا واسطہ دیکھ تھے پہنچتا ہوں کیا تم مجھ سے اس شرک کی وضاحت کر سکتے ہو جس میں تم کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکوئی اوپھر سے بنے ہوئے ہے؟

عبدالنبوی: بوقت کی عبادت کرنا، ان کاقصد کرنا، ان سے سوال کرنا اور ان سے خوف کھانا یہی شرک ہے۔

عبدالله: بوقت کی عبادت کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکوئی اوپھر سے بنے ہوئے ہے بت پیچا کرتے ہیں، روزی دیتے ہیں اور پکارنے والے کام بناتے ہیں؟ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے بیساکھ میں تم سے پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔

عبدالنبوی: میں بھی ان باقول کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ جو شخص لکوئی یاپھر سے بنے کسی بت کا یا قبر پر تعمیر شدہ مزار کا یا اسی جیسی کسی چیز کا قصد کر کے دیاں جائے، اسے پکارے، اس کے لیے جانور ذبح کرے اور کہ کہ یہ چیز مجھے اللہ سے قریب کر دے گی اور اس کی برکت سے اللہ مجھ سے مصیبت دور فرمادے گا، تو بوقت کی بندگی سے میری مراد یہی ہے۔

عبدالله: تم نے جو کمالیں پھرتوں اور قبر پر بنے مزاروں اور لوہے کی سلاخوں کے پاس تم یہی سب کچھ کرتے ہیں نیز یہ بتاؤ کہ تم نے جو یہ کما کہ شرک بوقت کی عبادت کا نام ہے تو کیا اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ جو ایسا کرے صرف وہی مشرک ہے؟ صالحین پر اعتماد کرنا اور انھیں پکارنا شرک میں داخل نہیں؟

عبدالنبوی: یا، میری مراد یہی ہے۔

عبدالله: پھر ان بے شمار آیات کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کے اندر اللہ نے انبیاء و صالحین پر اعتماد کرنے اور ملائکہ وغیرہ سے تعلق لگانے کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو کافر بتایا ہے میساک پہلے گزار اور میں تم سے اس کا ذکر کر چکا ہوں اور اس پر دلیل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبوی: لیکن بتھوں نے ملائکہ اور انبیاء وغیرہ کو پکارا، وہ اس پکارنے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے بلکہ اس وقت انھیں کافر قرار دیا گیا جب انھوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ فرشتے اللہ کی بیانیاں میں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے میں، جبکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ عبد القادر اللہ کے بیٹے میں یا نسب اللہ کی بیٹی میں۔

عبدالله: جاں تک اللہ کی طرف اولاد منوب کرنے کی بات ہے تو یہ تو مستقل طور پر کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَلَهُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ أَللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَكِلْدُوْلَمْ يُؤْلَدُ ۝﴾ کوہہ اللہ ایک ہے، اللہ بنے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنم اور نہ وہ جنمائی۔ (اللناس: ۲۶)

اس آیت میں (أَحَدٌ) سے مراد وہ ذات ہے جو بے نظیر ہو اور (الصَّمَدُ) سے مراد وہ ذات ہے جس کا تمام عاجات و شروریات میں قسم کیا جاتا ہے، تو جس نے بھی اس کا الکار کیا ہو کافر ہے، خواہ وہ سورت کے آخری حصے کا ہی مذکور ہوئے ہو، نیز اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مَا أَنْخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَيْلٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ ۝ مِنْ إِلَيْهِ إِذَا لَدَهُبَ كُلُّ إِلَّمٍ بِمَا حَلَقَ ۝ وَلَعَلَّا بِعَصْنِيمٍ عَلَىٰ بَعْضٍ ۝﴾ نہ تو اللہ نے کسی کو بینا بینا اور شہ اس کے ساتھ کوئی اور معیود ہے وہ نہ ہر معیود اپنی مخلوق کو لے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر پڑا دوستا۔ (البقری: ۵۰)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کفر میں فرق کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ "لات" (بت) کو پکارنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، حالانکہ "لات" ایک صالح اور نیک آدمی تھا، انہوں نے اے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اور جو لوگ جنوں کی بنگی کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، انہوں نے بھی جنوں کو اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح مذاہب اربعہ کے علماء متعدد کے بیان میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اگر یہ گمان کرے کہ اللہ کی اولاد ہے تو وہ مرتد ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ مرتد ہے، چنانچہ علماء ان دونوں قسموں میں فرق کرتے ہیں۔

عبداللہ: لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿أَلَا إِنَّكَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَا حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ "سِنْ لَوْاللَّهِ كَإِلَيْهِ أُولَئِكَ شَكُونَ خُوفٌ بَعْدَهُمْ وَلَهُمْ فَلَغْيَنَ ہوں گے۔" (آل عمران: ۲۹)

عبداللہ: ہم بھی یہی کہتے ہیں اور اس کے برعق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اولیاء اللہ کی عبادت نہیں کی جاسکتی۔ ہم اللہ کے ساتھ ان کی حمادت کرنے اور اخیں اللہ کا شریک تھہرا نہیں کا تو اکار کرتے ہیں ورنہ تم پر بھی یہی واجب ہے کہ ان سے محبت رکھو، ان کا انتباہ کرو اور ان کی کرامات کو منافع اولیاء کی کرامات کا اکار صرف بد عین لوگ کرتے ہیں جبکہ اللہ کا دین (افراط و تغیریط کے) دوکاراؤں کے درمیان ایک اوسط دین، دوگمراہیوں کے درمیان بدایت اور دباطلوں کے درمیان بروح دین ہے۔

عبداللہ: ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا قَوْلُ اللَّهِ الْأَكْبَرِ کی گواہی نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد دُبَارَہ انجام دے جانے کے منکر تھے، قرآن کو بھٹکاتے اور اسے باڈو قرار دیتے تھے جبکہ ہم قَوْلُ اللَّهِ الْأَكْبَرِ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں، قرآن کی تصدیق کرتے ہیں، مرنے کے بعد دُبَارَہ انجام دے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور روفہ رکھتے ہیں، پھر تم ہمیں ان مشرکین کے مانند کیے تھے قرار دیتے ہو؟

عبداللہ: لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی بعض چیزوں میں آپ ﷺ کی تصدیق کرے اور بعض چیزوں میں آپ کی تکذیب کرے تو وہ اسلام میں داخل نہیں بلکہ کافر ہے، اسی طرح اگر وہ قرآن کے بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض حصے کا اکار کرے تو بھی اس کا یہی علم ہے، مثلاً: کوئی شخص توحید کا اقرار کرے لیکن نماز کی فرضیت کا اکار کرے، یا توحید اور نماز کی فرضیت کا اقرار کرے لیکن زکاہ کی فرضیت کا اکار کرے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کا تو اقرار کرے اور روفہ کی فرضیت کا اکار کر دے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کو مان لے لیکن حج کے وجود کا منکر ہو جائے، چنانچہ کچھ لوگوں نے جب بھی ﷺ کے زمانے میں حج کو سلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَئِنْ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ أَسْتِطاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ "اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ہے، ہو اس کی طرف را پاسکتے ہوں، اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران: ۳۰)

اسی طرح اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دُبَارَہ انجام دے کا اکار کرے تو وہ بھی بالا جامع کافر ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو شخص قرآن کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض حصے کا اکار کرے تو پکا کافر ہے، چنانچہ اللہ نے پورے اسلام کو اختیار کرنے کا علم دیا ہے، تو جو شخص اسلام کے بعض احکام کو مانے اور بعض احکام کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ تو کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض کو نہ مانے وہ کافر ہے؟

عبداللہ: یاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ بات تو قرآن سے واضح ہے۔

عبداللہ: جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص کسی چیزوں میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرے اور نماز کی فرضیت کا اکار کرے یا بعثت بعد الموت کے علاوہ ہر چیز کا اقرار کرے تو وہ تمام مذاہب کے اجماع سے کافر ہے اور اس کا خون اور مال مباح ہے

بیساک میں پسلے بتابا کہا ہوں اور قرآن بھی اس کا ناطق ہے، لہذا یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ جو فرائض لے کر آئے ان میں توحید سب سے عظیم فریضہ ہے جو فریضہ نماز، زکاۃ اور حج سے بھی زیادہ اہم ہے، پھر یہ لکھے ہے کہ انسان توحید سے کمتر ان فرائض میں سے کسی فریضے کا اکار کر دے تو کافر ہو جائے، پاہے وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی مکمل شریعت کا عامل ہو لیکن توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے، اس کا اکار کرے تو کافر نہ ہو! سبحان اللہ! یہ جالت کس قدر عجیب ہے؟ نیز اس پر غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے بنو عیشہ سے جگت یا مرد میں قتال کیا، حالانکہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لا پکے تھے، **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ** کی شادادت دیتے اور اذان دیتے تھے۔

عبد النبی: لیکن وہ مسلم کے نبی ہونے کی بھی گواہی دیتے تھے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

عبد اللہ: لیکن تم لوگ علی **لِلَّهِ تَعَالَى وَكَوْنُوا يَسْعَى** عبد القادر **جَلَّ جَلَّ** کو یا ان کے علاوہ بعض انبیاء یا ملائکہ کو آسمان و زمین کے جبار کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہو، پھر جب ایک شخص کسی آدمی کو نبی ﷺ کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہے کافر ہو جاتا ہے اور اس کا خون اور مال مباح قرار پاتا ہے، شادتین کا اقرار اور نجازے کچھ قائمہ نہیں وحق تو بخشن کسی کو اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے وہ بدرجہ اول اس علم کا مستحق ہو۔ کا۔ اسی طرح ہن لوگوں کو علی **لِلَّهِ تَعَالَى وَكَوْنُوا** نے اُنگ میں ذلال تھا وہ سب اسلام کے دعیدار تھے، علی **لِلَّهِ تَعَالَى** کے اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے صحابہ **جَلَّ جَلَّ** سے علم حاصل کیا تھا لیکن انہوں نے حضرت علی **لِلَّهِ تَعَالَى** کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھا ہے میسا عقیدہ آپ لوگ **لِلَّهِ تَعَالَى وَكَوْنُوا** عبد القادر **جَلَّ جَلَّ** وغیرہ کے بارے میں رکھتے ہیں تو سوچیے کہ صحابہ کرام نے کس طرح ان لوگوں کو قتل کرنے اور انہیں کافر قرار دینے پر اتفاق کر لیا۔ کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام مسلمانوں کو کافر کہ سکتے ہیں؟ یا یہ کہیں گے کہ علی **لِلَّهِ تَعَالَى** کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا تو کفر ہے لیکن سید اور ان میں لوگوں کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بالکل نقصان دہ نہیں؟

یہ بھی جواب دیا جاسکتا ہے کہ اگر پسلے لوگوں کو اس لیے کافر قرار دیا گیا کہ ان کے یہاں شرک، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تکفیر اور منے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا اکار وغیرہ سب کچھ موجود تھا تو آخر اس باب کا کیا مطلب ہے ہر ہذہب کے علماء نے یوں ذکر کیا ہے: **بَابُ حُكْمِ الرَّبِّ**، یعنی مرتد کے علم کا بیان، اور مرتد سے مراد وہ مسلمان ہے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتبک ہو جائے، اس کے بعد علماء نے کہی قسم کی پیشیں ذکر کی ہیں جن میں سے ہر قسم کفر تک پہنچاتی ہے، جو اپنے مرتبک کا خون اور مال مباح قرار دیتی ہے، یہاں تک کہ علماء نے وہ پیشیں بھی ذکر کی ہیں جو اپنے مرتبک کی نگاہ میں معمول درجہ کی ہوتی ہے میں، مثلاً: دل کے اعتقاد کے بغیر صرف زبان سے غصب الہی کا کوئی جملہ نکال دینا یا ہنسی مذاق کے طور پر کوئی ایسی بات کہ دینا، اسی طرح ہن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: **فَلْأَعْنَذْ رُوْافَدَ كَفَرُ شَمْ بَعْدَ إِيمَنِكُمْ** **۱۵** کہہ دیجئے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے؟ ہمانے نہ بتاؤ، تم ایمان کے بعد یقیناً کافر ہو چکے ہو۔ (اتباع: ۱۹۵)

تو یہ لوگ ہن کے بارے میں اللہ نے یوں صراحت فرمادی ہے کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا، حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھے، ان لوگوں نے ایک بات کہ دی تھی جس کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ یہ بات انہوں نے ہنسی مذاق کے طور پر کی تھی۔

اس ضمن میں ہن اسرائیل کا واؤہ واقعہ بھی ذکر کیا جاسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اسلام لانے اور علم و تقویٰ رکھنے کے باوجود موسیٰ **عَلَيْهِ السَّلَامُ** کے یہ مطالبہ کیا: **أَجْعَلْ لَنَا إِنَّهَا** **۲۸** (اے موسیٰ! یہیے ان لوگوں کے پاس معبود میں فیساہی) ایک معبود ہمارے لیے بھی بتا دو۔ (اعراض: ۲۸)

نیز جب بعض صحابہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرمادیں تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم حاریے مطالبہ ہی اسرائیل کے مطالبے کی طرح ہے جب انہوں نے کما تھا: ﴿أَجْعَلْ لِتَائِلَهَا كَمَاهُمْ عَالَهُمْ﴾ (اے موسی!) بیسے ان لوگوں کے پاس معمودیں قیامتی ایک معمود ہمارے لیے بھی بنادو۔ " (الامات: ۱۳۸)

عبد النبی: لیکن ہوا اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذات انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا وہ اس مطالبے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے۔

عبد اللہ: اس کا جواب یہ ہے کہ ہوا اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذات انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور کافر ہو جاتے، میر مختیں نبی ﷺ نے من فرمادیا تھا اگر وہ آپ کی اطاعت نہ کرتے اور ذات انواط مقرر کر لیتے تو یقیناً کافر ہو جاتے۔

عبد النبی: لیکن مجھے ایک دوسرا اشکال ہے اور وہ ہے اسماء بن زید ﷺ کا واقعہ، جب انہوں نے ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پر منہ ڈالے کو قتل کر دیا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر بخیر فرمائی اور کہا: "یا أَسَاطِةُ: أَقْتَلْتُهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" اے اسماء! اس شخص کے ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پر ڈالنے کے بعد مجھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (بخاری: ۶۰۵؛ مسلم)

اسی طرح نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "أَمْرَثْ أَنْ أَقْاتِلَ النَّاسَ حَتَّىٰ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کر دوں یہاں تک کہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کا اقرار کر لیں۔"

تو میں تمہارے قول کے اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان کیکے تطبیق دوں؟ میری رہنمائی کریں، اللہ تعالیٰ بہایت سے نوازے۔

عبد اللہ: یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے قتال کیا اور انہیں قیدی بنایا، حالانکہ وہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پر منہ تھے اور آپ کے صحابہ کرام ﷺ نے ہتھی غنیمہ سے قتال کیا، حالانکہ وہ بھی ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ نبی محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے تھے، نماز پڑھتے تھے، اسی طرح علی ؓ نے جن لوگوں کو نذر آتش کیا ان کا بھی یہی حال تھا۔ آخر تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص مرنے کے بعد دوبارہ احمدانے ہانے کا انکار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پر ڈھتا ہو، اسی طرح وہ شخص ارکان اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کر دے وہ بھی کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پر ڈھتا ہو تو جب دین کے کسی فرعی حکم کا انکار کرنے والے کے لیے کلمہ شادت کا اقرار فائدہ نہیں دیتا تو توحید و کوئی تمام انبیاء و رسول کے دین کی اصل اور بنیاد ہے اس کا انکار کرنے والے کے لیے یہ اقرار کیوں نکل فائدہ دے سکتا ہے۔

تم نے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے شاید آپ ان کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ جہاں تک حدیث اسماء کی بات ہے تو حضرت اسماء ﷺ نے اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص کو اس گان کی وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے صرف اپنی جان اور اپنا مال بچانے کے لیے کلمہ پڑھا ہے حالانکہ وہ شخص اسلام کا انہصار کر دے اس سے ہاتھ روک لینا واجب ہے تاؤق تکیہ اس سے اس کے غلط کوئی چیز ثابت ہو جائے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿يَتَأْمِنُ الَّذِينَ عَامِنُوا إِذَا ضَرَبُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا﴾ "اے ایمان! وَالواجب تم اللہ کی راہ میں جاری ہے: هو تو تحقیق کر لیا کرو۔" (النحو: ۱۳۷)

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص سے ہاتھ روک لینا اور اس کے دعوے کی تحقیق کر لینا واجب ہے، پھر اگر اس کے بعد اسلام کے مقابلہ کوئی بات ثابت ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ یعنی تحقیق کر لیا کرو اگر کلمے کے اقرار کے بعد اسے قتل کرنا باززندہ ہو تو یہاں تحقیق کر لینے کا کوئی مطلب بھی نہیں۔ اسی طرح دوسری حدیث (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کر دوں یہاں تک کہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کا اقرار کر لیں) (بخاری: ۶۰۵)

کامطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ جو شخص بھی توحید اور اسلام کا اٹھار کرے اس سے ہاتھ رُک لینا پاییے تو فتنہ اس سے اس کے خلاف کوئی پروٹوپت ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَقْتَلُنَّهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" اے اسامہ! اس شخص کے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟" (بڑی: ۶۴)

نیز فرمایا: «أُمِرْتُ أَنْ أَفَاقِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ» مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے تقال کر دیں یہاں تک کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔" (سلم)

اسی رسول ﷺ نے خارج کے بارے میں فرمایا: "فَإِنَّنِي لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتَلُوهُمْ" انھیں جان بھی پاؤ قتل کرو۔" (بڑی) عالانکہ خارج سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے تھے، یہاں تک کہ صحابہ عبادت میں ان کے اختتاد کو دیکھ کر ان کے بال مقابل اپنے آپ کو قیری مجھتے تھے، انھوں نے صحابہ ہی سے علم حاصل کیا تھا لیکن جب ان سے شریعت کی مخالفت قابل برہونی تو ان کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار، لہوت عبادت اور اسلام کا دعویٰ ان کے قتل سے منع نہ بن سکا۔

عبداللہ: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو، حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہے: "قیامت کے دن لوگ آدم علیہ السلام سے فریاد کرسکے، پھر نوح علیہ السلام سے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، یہ سب کے سب معدودت کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ رسول اللہ ﷺ نے پاس فریاد لے کر پہنچیں گے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ سے فریاد کرنا شرک نہیں۔"

عبداللہ: تم اصل مسئلے کو خلاط ملا کر رہے ہو۔ ہم زندہ شخص سے اس چیز کے بارے میں فریاد کرنے کے مکمل نہیں جس پر وہ قادر ہو بیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَأَسْتَغْفِلَهُ الْأَذِي مِنْ شَيْءِنِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَذَّوْهُ﴾ اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی۔ (اصح: ۵)

اور بیساکہ انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان چیزوں کے بارے میں فریاد کرتا ہے جن پر مخلوق قادر ہے۔ البتہ ہم اس تعبید فریاد کے مکمل میں جو تم اولیاء کی قبروں کے پاس کرتے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ان چیزوں کے بارے میں کرتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا اختیار نہیں۔ اور لوگ قیامت کے دن انبیاء علیہ السلام سے فریاد کریں گے جس سے ان کا مقصد یہ ہو گا کہ یہ انبیاء اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں کا حساب لے ناکہ اہل جنت محشر کی تکمیلت سے نجات پانیں۔ اور غالباً ہے کہ یہ چیز دنیا اور آخرت میں جائز ہے کہ تم کسی نیک شخص کے پاس آؤ تو تمہارے پاس پیش کر تمہاری بات نے اور تم اس سے درخواست کر کہ وہ تمہارے لیے اللہ سے دعا کر دے بیساکہ رسول ﷺ کے صحابہ آپ کی حیات طبیہ میں آپ کے پاس اگر دعا کی درخواست کرتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد عاشاۃ کلام انھوں نے کبھی بھی آپ کی قبر کے پاس اگر آپ سے سوال نہیں کیا بلکہ سلف صالحین نے آپ کی قبر کے پاس اللہ سے دعا کرنے کی غرض سے آنے والے پر بھی بیکھر کی ہے۔

عبداللہ: اچھا، تم ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جب انھیں اگر میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوا میں ان کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: "کیا تمھیں کوئی (امداد کی) حاجت ہے؟" ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: "جان تک آپ کی مدد کی بات ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔" "أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا" اگر جبراہیل علیہ السلام سے فریاد کرنا شرک ہوتا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے اس کی پیشکش نہ کرتے؟

عبداللہ: یہ بھی پہلے شہر کے قبیل سے ہے اور یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے تو جبراہیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ انھیں ایک ایسے طریقے سے فائدہ پہنچا دیں جس پر انھیں قدرت حاصل ہے

یکونکہ حضرت جبراہیل تو اس طاقت کے مالک میں بیساکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَنْهُ شَدِيدُ الْمُؤْنَى﴾ اسے مصبوط طائق و اے (فرشتنے) نے سخایا ہے۔ (انہیں:۵)

تو اگر اللہ تعالیٰ انھیں اس کی اجازت مرحمت فرمادے کہ وہ آئش نمرؤ اور اس کے ارد گرد کی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر مشرق یا مغرب میں پھینکنے دیں تو وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اس کی مثال اس مالدار شخص کی ہے جو کسی غیر محتاج شخص کو دیکھ کر یہ پیش کرے کہ وہ اس سے قرض لے کر یعنی ضرورت پوری کر لیکن یہ محتاج شخص قرض لینے سے اکار کر دے اور صبر کرے یہاں تک کہ اللہ اسے اپنے پاس سے رزق عطا فرمادے جس میں کسی کا کوئی احسان نہ ہو۔ تو اس واقعے کا اس تعبدی فریاد اور شرک سے کیا ڈاٹے ہے تم انجام دے رہے ہو۔

بِرَادِمْ! یہ بھی جانتے چلو کہ وہ سابق مشرکین جن کی طرف نبی ﷺ کی بعثت ہوئی ان کا شرک ہمارے زمانے کے لوگوں کے شرک سے کمتر تھا اور اس کے تین ایساں میں:

اول: سابق مشرکین صرف خوشحالی کے وقت اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے تھے، حتیٰ اور پریشانی کے وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا رَأَيْكُمْ فِي الْفَلَكِ دَعَوْا اللَّهَ مُحْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ فَلَمَّا
بَعْثَنَاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ پس جب یہ لوگ کھشیوں میں سوار ہوتے میں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو عالص کر کے، پھر جب وہ انھیں نخل کی طرف پھیلاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔ (انہیں:۵)

اور یہ ارشاد بھی: ﴿وَلَمَّا أَغْشَبْهُمْ مَوْجٌ كَالظَّلَلِ دَعَوْا اللَّهَ مُخَلِّصِينَ لَهُ الَّذِينَ فَلَمَّا جَهَنَّمُ
بَعْدَهُمْ بَعَثَنَا إِلَيْهِمْ أَكْلَ خَنَّابَ كَغُورٍ﴾ اور جب ان پر مویں سابقانوں کی طرح چما باتی میں تو وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو عالص کر کے، پھر جب وہ انھیں نخل کی طرف پھیلاتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر رستے ہیں، اور ہماری آئیوں کا الکار صرف وہی کرتے ہیں جو بد عمد اور ناٹکرے ہوں۔ (انہیں:۳)

غرضیکہ نبی ﷺ نے جن مشرکین سے قتال کیا وہ خوشحال کے وقت اللہ کو بھی پکارتے تھے اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے، البتہ پریشانی اور سختی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور اپنے سادات کو بھول جاتے تھے جبکہ ہمارے زمانے کے مشرکین خوشحال اور پریشانی ہر سالت میں غیر اللہ ہی کو پکارتے ہیں، چنانچہ جب ان میں سے کسی پر نگنی کی سالت ہوتی ہے تو یا رسول اللہ یا صیہن اور غیرہ کی پکار کاتا ہے لیکن کہاں میں وہ لوگ جو اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں؟

دوم: سابق مشرکین اللہ کے ساتھ ایے لوگوں کو پکارتے تھے تو اللہ کے مقرب بندے ہوتے تھے، جیسے کسی نبی کو یا اپنی کو یا فرشتے ہو یا کم از کم پتھریا درخت کو پکارتے تھے جو اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار ہوتے تھے، نافرمان نہیں ہوتے تھے لیکن ہمارے زمانے کے لوگ اللہ کے ساتھ ایے لوگوں کو پکارتے ہیں جو بڑی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص کی نیک بندے کے بارے میں (نفع و نقصان پہنچانے کا) عقیدہ رکھے یا یا ایسی مخلوق کے بارے میں عقیدہ رکھے جو اللہ کی نافرمان نہ ہو، جیسے لکوڑی یا پتھر وغیرہ، یہ اس سے کہیں اچھا ہے، وہ کسی ایسے شخص کے بارے میں یہی عقیدہ رکھے جس کا فتنہ و غور بالکل واضح ہوا اس کے مثالوں میں ہے۔

سوم: نبی ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی مشرک تھے ان کا شرک صرف توحید الہیت میں تھا، تو حیدر بوبیت میں شتما، اس کے برخلاف متاخر مشرکین کا حال یہ ہے کہ ان کے باہم جس طرح توحید الہیت میں شرک پایا جاتا ہے اسی طرح توحید بوبیت میں بھی بکثرت شرک موجود ہے، مثال کے طور پر وہ طبیعت (فطرت) کو کائنات کے اندر تصرف کرنے والا، یعنی

مارنے اور جلانے والا وغیرہ بتاتے میں۔

گلگوکے آڑ میں ایک اہم منہلے کا ذکر کرنا پاہتا ہوں جو سابقہ کلام سے بھی واضح ہے، وہ یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ توجید کے لیے ضروری ہے کہ دل کے اعتقاد زبان کے اقرار اور اعضا و جوار کے عمل سے اس کی توثیق و تصدیق ہو۔ اگر ان امور میں سے کسی بھی امر میں غلط پایا گیا تو بندہ مسلمان نہیں ہو گا۔

جب بندہ توجید کو جان لے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ فرعون اور ابلیس کی طرح کافر معاند مستhor ہو گا، اس پارے میں بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات توقیت ہے لیکن ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے، اور یہ بہارے ملکت والوں اور بھارتی جماعت کے نزدیک جائز نہیں ہے، ان کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں اور ان سے مدد انتہیت برتیں۔ اس ممکین کو یہ معلوم نہیں کہ الا کفر کے سرنگے حق کو جانے پہچانتے تھے لیکن کسی کسی عذر ہی کی بنا پر اسے ترک کر دیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَشْرَقُوا بِيَدِكُنَّ اللَّهُ شَمَنَا قَبْلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاهَةً مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

"انہوں نے اللہ کی آشتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا، بہت براہے جو یہ کر رہے ہیں۔" (التبیہ)

اور جو شخص ظاہر میں توجید پر عمل کرے لیکن اسے نہ تو سمجھے اور نہ دل ہی سے اس کا اعتقاد رکھے تو وہ منافق ہے اور منافق پکے کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الظَّفَّارِينَ فِي الدُّرُكِ الْأَسْفَكِ مِنَ الْأَنَارِ﴾ "یقیناً منافق

جمنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے، نامکن ہے کہ تو ان کا کوئی مدد کار پائے۔" (النساء: ۲۵)

جب تم لوگوں کے اقوال پر غور کرو گے تو یہ مسئلہ تمہارے لیے واضح ہو جائے گا، پرانچے تم کسی کو دیکھو گے کہ وہ حق کو پہچانتا ہے لیکن اس ڈر سے اس پر عمل نہیں کرتا کہ اس سے اس کا دینیوی خزانہ کم ہو جائے گا، جیسا کہ قارون کا عال تھا، یا اس کا مقام و مرتبہ گھٹ جائے گا، جیسا کہ ہامان کا عال تھا، یا اس کی سلطنت میں کسی آجائے گی، جیسا کہ فرعون کا عال تھا، اور بعض لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ حق پر صرف ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں، دل سے عمل نہیں کرتے، جیسا کہ منافقین کا عال ہے، پرانچے جب ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ دل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں تو انہیں اس کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔

لیکن تعبیں قرآن کریم کی دو آیتیں بھی چاہیں: پہلی آیت وہی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿لَا تَعْنِدُ رُوافِدَكُنْثُمْ بَعْدَ إِيمَنِكُنْكُمْ﴾ "تم ہمانے نہ بناویقینا تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔" (التبیہ: ۱۱۳)

جب تم نے یہ جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روم کا غزوہ کرنے والے بعض لوگ محض ایک لکھ کی وہج سے کافر ہو گئے ہے انہوں نے بنی ماذق میں کما تھا تو تمہارے لیے یہ بھی واضح ہو جانا پا یہ کہ جو شخص مال یا مقام و مرتبہ کے گھٹ جانے کے خوف سے یا کسی کی مدارات میں نظریہ بات کھلتا یا اس پر عمل کرتا ہے تو وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے، وہ منافق کے طور پر کوئی کلمہ کفر کہ دے کیونکہ مذاق کرنے والا لوگوں کو بنانا کے لیے جو بات لہتی زبان سے کھتا ہے عموداً دل سے اس کا اعتقاد نہیں رکھتا لیکن جو شخص لوگوں کے ڈر سے یا ان کے پاس موجود مال ڈبا کی طمع میں نظریہ بات کھلتا یا اس پر عمل کرتا ہے وہ شیطان کے اس وعدے کی تصدیق کرتا ہے: ﴿الشَّيْطَنُ يَعْدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ "شیطان تھیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔" (ابوہرث: ۲۹۸)

اور اس کی ذمہ داری سے ذرتا ہے: ﴿إِنَّا ذَلِكُمُ الشَّيْطَنُ شَرُّوْفٌ أَوْلَى أَهَمَّهُ﴾ "یہ (خبر دینے والا) شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ذرتا ہے۔" (آل عمران: ۱۵)

اور اللہ رحمن کے اس وعدے کی تصدیق نہیں کرتا: ﴿وَاللَّهُ يَعْدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَقَضَلاً﴾ "اور اللہ تم سے لہنی مخفی اور

فضل کا وعده کرتا ہے۔ " (البقرۃ: ۲۹۸، ۳۰۵)

اور نہ اللہ جبار کی اس وعید سے ڈرتا ہے: ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُلُّ مُؤْمِنٍ﴾ "پس تم ان (کافروں) سے نہ ڈری بلکہ صرف میرا خوف رکھو (اگر تم مومن ہو)۔ " (آل عمران: ۵۵، ۱۷)

تُوْكِيَا ایسا شخص اُولیاء الرحمٰن میں سے ہونے کا تقدیر ہے یا اولیاء الشیطان میں سے؟

دُوسری آیت: اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَنْشَرَهُ وَقْلَبَهُ مُظْمِنٌ﴾ "پائے ایمان و لئکن مَنْ مِنْ شَرِّجَ بِالْكُفَّرِ صَدَرَ فَعَلَيْهِ غَضْبٌ مِنْ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ" "جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، سوائے اس کے جن پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔" (انقل: ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے صرف اس شخص کو معدود قرار دیا ہے جن پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، اس کے علاوہ جو شخص بھی کلمہ کفر ادا کرے وہ اپنے ایمان کے بعد کافر ہے، خواہ اس نے ایسا ذکر کیا ہے کہ ایسا جو شخص اپنے ایمان کی طرح میں کیا ہے یا کسی کی مدارات میں کیا ہو یا اپنے وطن یا اہل و عیال یا غاذان یا مال کے لائق میں کیا ہے یا وہ اپنے مذاق کیا ہو یا اس کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا ہے، سوائے مجبوری کے کیونکہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کو عمل، کلام اور فعل ہی پر مجبور کیا جا سکتا ہے، دل کے اعتقاد پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ أَسْتَحْبُّوَا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ "یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا، یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو راست نہیں دھکھاتا۔" (انقل: ۱۰۹)

یہ ارشاد اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ عذاب کی اعتقاد کے سبب یادِ دین سے بغض اور جہالت کی وجہ سے یا کفر سے محبت کی بाईت نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے دنیا کے نسبی کو دین پر ترجیح دے دی تھی، وَاللَّهُ أَعْلَمْ۔ اس تفسیلی کھنکھو کے بعد۔۔۔ اللہ تھیں بدایت دے۔۔۔ کیا اب بھی تھارے یہ یہ وقت نہیں آیا کہ اپنے رب سے توبہ کر کر، اس کی طرف پلت باوا اور جس راستے پر تم پل رہے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ جس طرح تم سن پلکے ہو یہ معاملہ استثنائی خطرناک اور بہت سی بڑا مسئلہ ہے۔

عبداللہی: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معیود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول میں، اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی میں عبادت کرتا تھا ان سب کا انکار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے معدود کھنکھے اور میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے، میرے ساتھ اپنے لطف و کرم اور رحمت و بخشش کا معاملہ کرے اور مجھے تاجیات توجیہ اور صحیح عقیدے پر ثابت قدم رکھے۔ اور میرے بھائی عبد اللہ! میں تھارے یہ بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تھیں اس نصیحت کا بہترین صلہ عطا فرمائے کیونکہ دین نصیحت وغیرہ خواہی کا نام ہے اور میں جس غلطی پر تھا، یعنی عبد النبی نام رکھتا، اس پر تکیر کرنے پر بھی اللہ تھیں بہترین بدله دے اور میں تھیں بتاتا ہوں کہ اب میں اپنام بدل کر **عبد الرحمن** رکھتا ہوں اور میری باطنی غلطی، یعنی گمراہ کن عقائد پر تھارے تکیر کرنے پر بھی اللہ تھیں اجر و ثواب سے فائزے کے اگر اسی عقیدے پر میں مر جاتا تو کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا۔

لیکن اب میں تم سے ایک آڑی گوارش کرتا ہوں، وہ یہ کہ تم مجھے بعض ان منکرات اور غلاف شرع امور کا تذکرہ کر دو جن میں لوگ بکثرت غلطی کا شکار میں۔

عبدالله: کوئی بات نہیں، غور سے سنو:
 * کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں جہاں اختلاف نظر آئے وہاں فتنے کی تلاش یا تاویل کی جگہ مخفف فیہ امر کی پیروی تھارا شعار نہ ہے، حقیقت میں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بلکہ تمھارا شعار اتحین علم کا شعار ہونا چاہیے جو مثالیات کے بارے میں کہتے ہیں: ﴿إِمَّا مَنِ اِيمَّا بِهِ كُلُّ مَنْ عَنِيدٌ رَبِّنَا﴾ "بھر اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔" (آل عمران: ۲۶)
 اور مخفف فیہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو مذکور رکھتے ہیں: «دَعْ مَا يَرِبِّكَ إِلَى مَا لَا يَرِبِّكَ» "جو پیغمبر تھیں شہیں میں ڈالے اے پھوڑ کر وہ پیچے لے لو جو تمھیں شبہ میں نہ ڈالے۔" (اصطہادی)

اور اس حدیث کو: «فَإِنِّي أَنْقَلَ الشَّبَهَاتِ أَسْتَبِرُأً بِلِيْدِيْنِهِ وَعَرَضِيْهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشَّبَهَاتِ وَقَعَ فِي الْخَرَامِ» "تو جو شخص شبات سے بچ گیا اس نے اپنا دن اور لہنی عزت بچا، اور جو شبات میں پھنس گیا وہ حرام میں با پڑا۔" (بخاری، مسلم)
 اور اس حدیث کو: «وَالاِثُّمُ مَا حَالَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهَتْ اَنْ يَظْلِمَ عَلَيْهِ الْقَاتِلُسُ» "گناہ ہے جو تمھارے دل میں کھنکے اور تم یہ ناپسند کرو کر لوگوں کو اس کی خبر ہو۔" (مسلم)
 اور اس حدیث کو: «اَسْتَفِتِ قَلْبَكَ وَاسْتَفْتِ قَفْسَكَ - ئَلَاثَ مَرَاءِتِ - الْبَرُّ مَا اطْلَأْتِ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَالاِثُّمُ مَا حَالَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْقَاتِلُسُ وَأَفْتَوكَ» "اپنے دل سے پہچو جو اپنے نفس سے پہچو۔ (تین بار کما اور اس کے بعد فرمایا:) نیک ہے جس سے نفس مطمئن ہو اور گناہ ہے جو نفس میں کھنکے اور دل میں تردد ہو اگرچہ لوگ تمھیں (اس کے کرنے کا) فتوی دیتے رہیں۔" (ابن)

* خواہش نفس کی پیروی کرنے سے پچھکونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان ذیل میں اس سے منع فرمایا ہے: ﴿أَرَبَّتَ مِنْ أَنْخَذَ إِلَّاهَهُ، هَوَّهُ﴾ "کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا محبوب بنانے ہوئے ہے۔" (البقرۃ: ۲۲)
 * شخصیات اور ان کی آراء، نیز آباء و اباءوں کے طریقے کے لیے تعجب کرنے سے پچھکونکہ یہ چیز انسان اور قبول حق کے درمیان مائل ہوتی ہے۔ حق مومن کا یا کیم کم گم کشتہ سامان ہے، وہ جہاں کہیں بھی اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ خقار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا أَرَقَلَ هُنْمَ أَتَيْعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَلْوَبَنَ تَسْعِ مَا الْفَتَنَاعِيْنَهُ، إِيَّاهُمْ أَوْلَوْ كَاتِبَهُمْ لَا يَقْنُوْنَ مَكْتَبَوْلَا يَهْتَدُونَ﴾ "اور ان سے جب کہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اثاری ہوئی کتاب کا ایجاد کرو تو وہاب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پیالہ، گوان کے باپ دادا بے قتل اور گم کر دہ راہ ہوں۔" (البقرۃ: ۲۰)
 * کفار کی مشاہست اختیار کرنے سے پچھکونکہ یہ ہر مصیبت کی جزا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" "جس نے کسی قوم کی مشاہست اختیار کی وہ انھیں میں سے ہے۔" (بخاری)

* غیر اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے سے پچھکونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسِيبُهُ﴾ "اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔" (الطلاق: ۲)
 * اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا ظَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْحَالِقِ" "اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روانہ نہیں۔" (البریفی)

* اللہ کے بارے میں براگان رکھنے سے پچھکونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَنَا عِنْدَ ظَلَنَ عَنِيدِي بِي" "میرا بندہ میرے بارے میں براگان رکھتا ہے میں (اس کے لیے) اس کے مطابق ہوتا ہوں۔" (بخاری، مسلم)

* بلا و صیبت نازل ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے یا نازل ہو جانے کے بعد اسے دور کرنے کے لیے چھمے یا دھاگا وغیرہ پہننے سے پہنچ۔ نظر یہ کو روکنے کے لیے تعمید لٹکانے سے پچھکونکہ یہ شرک ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ تَعَالَقَ شَيْئًا
وَكِيلَ إِلَيْهِ» جس نے کوئی چیز (تعمید وغیرہ) لٹکائی وہ اسی کے حوالے کر دیا گی۔ (الترمذی)

* مختروں، درختوں، عمارتوں اور آکار و نشانات وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے سے پچھکونکہ یہ شرک ہے۔

* کسی بھی چیز سے بدقالی و بد شکون لینے سے پہنچ یہ بھی شرک ہے، بنی کریم ﷺ نے فرمایا: «الظَّفَرَةُ شِرْكٌ، الظَّفَرَةُ شِرْكٌ
ثَلَاثًا» بدقالی شرک ہے، بدقالی شرک ہے، یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ (ابوداؤ)

* نجیبوں کی تصدیق کرنے سے پہنچ جو غیب دافی کا دھومی کرتے ہیں اور صحقوں میں برج قاہر کرتے اور ان برجنوں سے متعلق اشخاص کی خوش نصیبی یا بد نصیبی بتاتے ہیں، اس بارے میں ان کی تصدیق کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

* بارش آئانے کی نسبت ستاروں یا موسموں کی طرف کرنے سے پہنچ یہ بھی شرک ہے، بارش آئانے کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔

* غیر اللہ کی قسم کھانے سے پہنچ، خواہ جس کی قسم کھانی جا رہی ہے وہ ذات کوئی بھی ہو یہ بھی شرک ہے، حدیث میں ہے: «مَنْ
حَلَقَ بِغَيْرِ اللَّهِ كَفَدَ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ» جس نے غیر اللہ کی قسم کھانی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ (ابو)

بیسے بنی کی یا امانت کی یاد میں کی یا زندگی وغیرہ کی قسم کھانا۔

* زمانے کو یا ہوا کو یا سورج کو یا محدث کو یا گرمی کو برا بھلانکنے سے پچھکونکہ یہ در حقیقت اس اللہ کو برا بھلانکنا ہے جس نے انھیں پیدا فرمایا ہے۔

* جب تمہیں کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو لفظ "لو" یعنی "اگر" استعمال کرنے سے پہنچ (یہ نہ کوکہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا) کیونکہ اس سے شیطانی وسیعوں کا دروازہ کھلتا ہے اور اس میں اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر اختراض بھی ہے بلکہ یوں کو: "اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا۔"

* قبروں کو مسجد بنانے سے پچھکونکہ جس مسجد میں قبر و اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، صحیحین میں عائش ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر موت کی بیوی شیطانی تھی اسی حال میں آپ نے فرمایا: «لَعْنَ اللَّهِ الظَّبِيبُو
وَالظَّاصِرَى الْخَقْدُوا قُبُورُ أَثْبَيَا تِهِمَ مَسَاجِدَ يَخْدُرُ مَا صَنَعُوا» یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ (بخاری) (۵۴)

حضرت عائش ﷺ فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان لوگوں کے فعل سے ڈارا ہے تھے، اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَثْبَيَا تِهِمَ
وَصَاحِبِيْهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا يَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِلَيْنِي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ» تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجد بنالیا کرتے تھے، ویسیخا تم بھی قبروں کو مسجد بنالینا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

* ان روایات کی تصدیق کرنے سے بھی پچھوئن کو جوئے لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات کا یا آپ کی امت کے صالحین کا وسیلہ پہنچنے کی ترغیب میں رسول اللہ ﷺ سے منوب کرتے ہیں، مالاکہ یہ سب جھوٹی اور من چھرت باہیں ہیں، انھی میں

سے ایک روایت یہ ہے: « توسلوا بجاہی، فان جاہی عند اللہ عظیم » "تم میرے جاہ و مرتبے کا وسیلہ لو کیونکہ میرا جاہ و مقام اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔" (السلد الشفید)

اور ایک روایت یہ ہے: « إذا أُعْيَتُكُمُ الْأَمْرُ فَعَلِيهِمْ بَاهْلُ الْقُبُورِ » "جب معاملات تمیں عایزوں کر دیں تو اہل قبور سے مدد ہو۔"

اور انھی میں سے ایک روایت یہ ہے: « إِنَّ اللَّهَ يَوْكِلُ مَلَكًا عَلَى قَبْرٍ كُلَّ وِلَيٍ يَقْضِي حَوَاجِجَ النَّاسِ » "اللہ تعالیٰ ہر قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔"

اور ایک روایت یہ ہے: « لَوْ أَحْسَنْتُ أَحَدَكُمْ ظَنَّهُ بِحَجْرٍ نَفْعَهُ » "اگر تم میں سے کوئی شخص ایک پتھر کے بارے میں حسن کرنے کے توجہ میں اسے فائدہ پہنچائے گا۔"

اور اس طرح کی دیگر بہت سی جھوٹی روایات۔

* وہی منابع کے نام سے موسم جشن، مثلاً: جشن میلاد النبی، جشن شب اسراء و معراج اور جشن شب برات وغیرہ منانے سے بھی پچھکیونکہ یہ سب بدعاں میں۔ ان پر نہ تور رسول اللہ ﷺ کے کوئی دلیل ثابت ہے اور نہ ان صحابہ کرام ﷺ سے جو ہم سے پڑھ کر رسول ﷺ سے محبت کرنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ نیکیوں کے خریص تھے۔ اگر اس طرح کے جھنوں میں کوئی نیروں بھلانی ہوتی تو ہم سے پہلے ان صحابہ کرام ﷺ نے ان کا اہتمام کیا ہوتا۔

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کی شہادت

یہ کلمہ دور کنوں پر مشتمل ہے: اول: (لَا إِلَهُ) غیر اللہ سے حقیقی الوہیت کی نفی کرنا۔ دوم: (اللَّهُ) صرف اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی الوہیت کا بھاٹات کرنا۔ اللہ تعالیٰ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ قَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمَ لِأَيُّهُوَ وَقُومُهُ إِنَّنِي بِرَبِّهِ مَمَّا تَعْبُدُونَ ﴾^{۶۵} إِلَّا الَّذِي فَطَرَكَ فَإِنَّهُ سَيَهْدِي إِنَّمَا يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يَرِيدُ^{۶۶} اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا: بے شک میں ان سے براءت کا اعلان کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور بلاشبہ وہی میری راہنمائی کرے گا۔

چنانچہ اللہ کی عبادت کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اکیله اللہ کی عبادت کی جائے۔ تو یہ اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک دو یہ زوں کو جمع نہ کیا جائے۔ ایک، اکیله اللہ کی وحدتیت اور دوسرا، شرک اور اہل شرک سے براءت کا اتمام۔ ایک اثر میں مردی ہے کہ جنت کی تجھی "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جس شخص نے بھی زبان سے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" دیکھ دیا وہ اس کا حجت دار ہو گیا کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھوٹ دیے جائیں گے؟ وہب بن منبهؓ سے دریافت کیا گیا: کیا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" جنت کی تجھی نہیں انہوں نے جواب دیا: یاں، کیوں نہیں! لیکن ہر تجھی کے دندانے ہوتے میں اگر تم ایسی تجھی لاوجس کے دندانے ہوں تو وہ تمہارے لیے تلاکھوٹے گی وگرنہ نہیں۔^{۶۷}

نبی ﷺ سے بہت سی احادیث وارد ہیں جو اس تجھی "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے دندانوں کی وضاحت کرتی ہیں، مثلاً: آپ ﷺ کا یہ ارشاد: «من قال: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا...» جس نے اخلاص کے ساتھ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھا۔ (بلفاری)
اور یہ فرمایا: «مُسْتِيقَنَا بِهَا قَلْبِهِ...» دل میں اس کا یقین رکھتے ہوئے۔ (سلم)

چنانچہ ان احادیث کے اندر دخل جنت کو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے معنی کا علم ہونے، تماجیات اس کلمہ پر ثابت رہنے اور اس کلمہ کے مدلول کی پابندی کرنے پر معلم کیا گیا ہے، اس بارے میں وارد دلائل کے مجموعے سے علماء نے اس کلمے کی کچھ شرائط مشترکہ کی میں جن کا پایا جانا اور ان کے موانع کا ختم ہوا ضروری ہے تاکہ یہ کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" جنت کی تجھی ہو اور اپنے قابل کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہی شرائط اس تجھی کے دندانے میں بدرج ذیل میں:

① علم: (کلمہ کے معنی کا علم ہونا) یعنی کہ کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے معنی کو کوئی شکوئی معنی ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کلمہ "توحید" "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے معنی کا ایسا علم رکھیں جو جالت کے منافی ہو، چنانچہ یہ کلمہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت ثابت کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبد و رحم نہیں (اس شرط کی ایک دلیل) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **لَا إِلَمَ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ** ^{۶۸} یاں جو حق بات (کلمہ "توحید": لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کا اقرار کریں اور انہیں اس کا علم بھی ہو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ» "جو شخص اس عال میں فوت ہوا کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا علم رکھتا تھا وہ جنت میں جائے گا۔" (سلم)

اور اس شرط کی تکمیل درج ذیل دوسرا شرط ہے ہوتی ہے:
② یقین: یعنی آپ کلمہ "توحید" کے مدلول کا قطعی یقین رکھیں کیونکہ یہ کلمہ شک و شب، وہم و مگان اور تردود و سب قبول نہیں کرتا بلکہ ضروری ہے کہ یہ قطعی اور حکمتی یقین پر مبنی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: **إِنَّمَا**

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هَامَسُوا بِإِلَهٍ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَأُوا وَجَهْتُمُوا بِأَتْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِتِكَ هُمُ الْمُضَدِّفُونَ ﴿۱﴾ مؤمن توہہ میں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں، پھر شک و شبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور اتفاق بانوں سے اللہ کی راہ میں جادہ کرتے رہیں، یہی چے اور راست کو میں۔ (ابراهیم: ۱۵)

لہذا اس کے کا صرف زبان سے کہ لینا کافی نہیں بلکہ یقین قلب کا پایا جانا ضروری ہے اور اگر یقین قلب ماضل نہ ہو تو یہ نفاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَشَهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا يَلْفُظُ اللَّهُ لِيَهُمَا عَبْدٌ عَيْرَ شَاكِرٌ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» میں شادت دینا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بنہدہ بھی ان دونوں باقی کے ساتھ شک و شبہ نہ رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (سم)

۲) قبولیت: جب آپ کو اس کا علم اور یقین ماضل ہو جائے تو اس علم یقینی کا اثر ہونا چاہیے کہ اس کے کا جو تقاضا ہے دل اور زبان سے اسے قبول کر لیا جائے کیونکہ جو شخص دعوت توجید کو مکارا دے اور اسے قبول نہ کرے وہ کافر ہے، خواہ یہ محکماً میکر کی وجہ سے ہو یا عناد اور حسد کی وجہ سے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں جنہوں نے بطور میکر اس دعوت کو مکارا دیا تھا فرمایا: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ﴾ یہ لوگ میں کہ جب ان سے کام جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ میکر کرتے تھے۔ (اسفات: ۲۵)

۳) تابعداری: یعنی توحید کی مکمل تابعداری اور یہی ایمان کا عملی مظہر اور حقیقی معیار ہے۔ یہ تابعداری اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام پر عمل کرنے اور اس کے منز کرہ کاموں سے ابتعاب کرنے سے ماضل ہوئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ حَسِينٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْمُشْرَقَةِ وَالْمَغْرِبَةِ وَلَيْلَةَ عِصْمَةَ الْأَمْوَارِ﴾ اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکو کار تو اس نے یقیناً منصبود کرا تھام لیا، اور تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔ (جن: ۲۲) اور یہی مکمل تابعداری ہے۔

۴) صداقت: یعنی کلمہ توحید کے پڑھنے میں اتنا چاہو کہ اس کی چائی کذب و نفاق کے منافی ہو، اور اگر کوئی صرف زبان سے ادا کرتا ہے اور اس کا دل اس کی مکنہب کرنے والا ہو تو یہ منافق ہے، اس کی دلیل منافقین کی مذمت میں وارد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿بَقُولُونَ يَالْسَّيِّدِهِمْ مَالِيَسِ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ رکھتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ (انج: ۶)

۵) محبت: یعنی مؤمن کو اس کے سے محبت ہو، اس کے تقاضوں پر عمل کرنے سے محبت ہو اور اس پر عمل کرنے والوں سے محبت ہو۔ بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبوب پیروں کو ترجیح دے اگرچہ یہ اس کی خواہش کے غلاف ہوں، نیز اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرے اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے عداوت رکھے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، آپ کے نقش قدم پر پلے اور آپ کی سنت و سیرت کو اپانائے۔

۶) اخلاص: یعنی کلمہ توحید کی شادت سے اس کا ارادہ رضاۓ الی ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا يَعْبُدُونَا أَللَّهُ مُخْصِسِنُهُ لَهُ الدِّينُ حُنْفَاءَ﴾ مالا نکہ انھیں یہی کلم دیا گیا تھا کہ وہ بنگی کو اللہ کے لیے غاص کر کے، یکو ہو کر، اس کی عبادت کریں۔ (الیہ: ۵)

محمد ﷺ کے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی

قبر میں میت کی آرامش ہوتی ہے اور اس سے تین سوالات کیے جاتے ہیں۔ جوان کا جواب دیدے، وہ نجات پا گیا اور جو جواب نہ دے سکے وہ بلاک ویرباد ہوا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ تم ابھی کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ اس کے کی شرائط کو دنیا میں پورا کرنے کی توفیق نہیں، ثابت قدم رکھے اور اسے قبر میں اس کا الفتاہ کر دے وہی ان سوالوں کا جواب دے پائے گا، پھر آخرت میں جب کسی کو اولاد اور مال فرع نہ دین گے کہ اس کے لیے فرع نہیں ثابت ہو گا جس کی درج ذیل شرائط میں:

① نبی ﷺ سے ہن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، فرمایا: ﴿مَنْ يُطِعْ الْرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

(النہار: ۸۰)

ایک اور بگہ ارشاد ہے: ﴿قُلْ إِنَّ كُنْتُمْ تُجْهَنَّمَ فَإِنَّ عُوْنَانِي يَعِيْبُكُمُ اللَّهُ﴾ "آپ کہ دن کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کر، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔" (آل عمران: ۲۰)

اور مطلق دخول جنت آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر موقوف ہے، آپ نے فرمایا: ﴿كُلُّ أُمَّةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبْيَ﴾۔ قالوا: يا رسول الله: ومن يأبى؟ قال: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدَ أَبْيَ" میری امت کا ہر فرد جنت میں جانے گا سو اس کے ہو اکار کر دے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (جنت میں جانے سے) کون اکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جانے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، پھر اس نے (جنت میں جانے سے) اکار کر دیا۔" (بخاری: ۵۶)

جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا ہو گا وہ ضرور آپ کی اطاعت کرے گا کیونکہ اطاعت، محبت کا ثمرہ ہے، اور جو شخص نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن آپ کی اقدام اور اطاعت نہ کرے وہ اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے۔

② نبی ﷺ نے ہن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا: لہذا جس نے نبی ﷺ سے ثابت شدہ کسی بات کی محض اپنی خواہش یا ہوائے نفسانی کی وجہ سے تکذیب کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی کیونکہ نبی ﷺ خطا اور جھوٹ سے پاک اور مبرزا میں بیساکہ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْمَوَى﴾ "وہ (نبی) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔" (انعام: ۳۰)

③ نبی ﷺ نے ہن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا: سب سے پہلے سب سے پڑے کنہا "شک" سے بچیں، پھر دوسرا سے پڑے اور ملکت گناہوں سے دور رہیں میاں نگٹ کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور مکروہ کاموں سے ابتناب کریں۔ ایک مسلمان کی اپنے نبی ﷺ سے جس قدر محبت ہو گی اسی کے بعد اس کا ایمان زیادہ ہو گا اور جب اس کا ایمان زیادہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو اس کے نزدیک محبوب بنادے گا اور کفر و فتنہ اور گناہ کے کاموں کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنادے گا۔

۲۰ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا جو اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر مشروع فرمایا ہے: یعنی کہ عبادات میں اصل منع ہے، لہذا یہ بائز نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر کی جائے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ رَدٌّ» "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا علم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔" (۳)

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی محبت واجب ہے، اور محض محبت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ تم سارے نزدیک ہر چیز یہ میں تک کہ تم سارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہوں، یعنی کہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح و فوکیت دیتا ہے، لہذا آپ ﷺ کی محبت میں چاہیش وہ ہے جس پر اس کی علامت قابلہ ہو بلیں طور کہ وہ آپ کی اقدام کرنے، قول و فعل میں آپ کی سنت کا اتباع کرے، آپ کے اوامر کو بجالانے اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے ابتناب کرے، الحکمی و آسانی، پحمی و سکی، پسندیدگی و مانپسندیدگی میں آپ کے آداب سے آرائستہ ہو، یعنی کہ فرمانبرداری اور اتباع ہی محبت کا ثمرہ و نتیجہ ہے اور ان کے بغیر محبت پھی نہیں ہو سکتی۔

نبی ﷺ کی محبت کی بہت ساری علامتیں میں ہن میں سے چند یہ ہیں: * کہتے سے آپ ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجننا، جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو کہتے سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ * آپ ﷺ سے ملاقات کا مشائق ہونا، چنانچہ ہر صدیب اپنے محبوب کی ملاقات کا مشائق ہوتا ہے۔ * آپ ﷺ کا ذکر آنے پر آپ کی تقویم و توقیر کرنا۔ احراق رحمہ اللہ کتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا ذکر کرہ کرتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی، ان کے رو بیگنے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ * آپ ﷺ سے بغرض رکھنے والے سے بغرض رکھنا، آپ سے دشمنی رکھنے والے سے دشمنی رکھنا، اور آپ کی سنت کی مخالفت کرنے والے اور آپ کے دن میں بدعت نکالنے والے بدعتیوں اور منافقوں سے کنارہ کشی اغتیار کرنا۔ * نبی ﷺ سے محبت رکھنے والوں: یہی آپ کے آل بیت، آپ کی ازواج مطہرات، اور انسار و مجاہدین میں سے آپ کے اصحاب سے محبت رکھنا، اور ان سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور ان سے بغرض رکھنے والوں اور ان کو سب و دشمن کا نشانہ بنانے والوں سے بغرض رکھنا۔ * آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی اقدام کریمانہ کی اقدام یعنی آپ کے اخلاق لوگوں میں سب سے زیادہ کریمانہ تھے، یہاں تک کہ ہائش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم تھا۔ یعنی آپ نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنارکا تھا کہ آپ صرف وہی پیور کریں گے جس کا قرآن نے آپ کو علم دیا ہے۔

نبی ﷺ کے اوصاف: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہمادر تھے، اور آپ سب سے زیادہ بہادر، سخت لراٹی کے وقت ہوتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم نواز اور سب سے زیادہ سخنی و فیاض تھے، اور آپ سب سے زیادہ حنی رہنمائی میں ہوتے تھے۔ آپ مخلوق میں مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، چنانچہ آپ نے کبھی اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لیا، آپ اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اور وقار کے معاملے میں سب سے زیادہ تواضع و ناکساری اغتیار کرنے والے تھے، آپ پر دشمن دشیہ سے بھی زیادہ سخت خیادار تھے، آپ اپنے اہل کے لیے سب سے زیادہ سخت تھے، اور مخلوق میں مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

اس کے علاوہ آپ کے اور بہت سارے اوصاف میں۔

طہارت کے مسائل

نماز اسلام کا دوسری کرنے ہے، یہ بغیر طہارت کے صحیح نہ ہوگی۔ اور طہارت پانی اور منٹی ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

پانی کی قسمیں: ۱) ظاہر (پاک پانی) : وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور غیر کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یہ پانی حدث "یعنی ناپاک کو دور کرتا اور گندی و نجاست کو زائل کرتا ہے۔ ۲) ناپاک پانی، پانی کو وہ تھوڑی مقدار جس میں ناپاک پاک ہے۔ اگر اس کی مقدار تو زیادہ ہے لیکن گندی پر نے کی وجہ سے اس کا مزہ، رنگ یا بوتہ میں ہو گئی ہے تب بھی وہ ناپاک ہے۔

شنبیہ: زیادہ پانی ناپاک نہیں ہوتا الیا کہ گندی اس کے رنگ، بوا اور مزے میں سے کسی وصفت کو بدلتے، زیادہ پانی اسے کما جائے گا جو دونوں، یعنی ترقیباً (دو سو دس) لیتے ہو۔

برتنوں کے احکام: سونے اور پاندی کے برتنوں کے سواہر قسم کے پاک برتن رکھنا اور استعمال کرنا جائز ہے، سونے اور پاندی کے برتنوں سے طہارت تو حاصل ہو جائے گی، البتہ ان کے استعمال کا گناہ ہو گا۔ کافروں کے برتن اور کپروں کا استعمال جائز ہے الگہ تھیں ان کی ناپاکی کا تلقین ہو۔

مردار کا چہرا: (مطلق ناپاک ہے) مردار و قسم کے میں: ۱) ایسے بانور جن کا گوشت قطعاً حرام ہے۔ ۲) ایسے بانوروں کا غیر ملعون مردار جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ وہ بانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے غیر ملعون مردے کے پھرے کو آگز دباغت دے دی جائے تو نکت اشیاء کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، البتہ ترچیزوں کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

استخی: آگے اور پیچے کے راستے سے غارج ہونے والی گندگی کے صاف کرنے کو استخی کہتے ہیں، پھر اگر یہ صفائی پانی سے ہو تو اسے استخی کہتے ہیں اور کاغذ وغیرہ سے ہو تو اسے انجمار، یعنی ڈھیلوں کا استعمال کرنا کہتے ہیں۔ فقط انجمار کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ پیزی (بھرتو کاغذ وغیرہ) پاک ہو، علاں ہو، صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، کھانے کے لیے استعمال ہونے والی پیزی ہو، تین پیزیاں سے زیادہ ہے۔ (بوا کے علاوہ) قبل و در بے نہ کنے والی ہر پیزی کی وجہ سے استخی یا انجمار واجب ہے۔

قضاۓ حاجت کرنے والے کے لیے اسی حالت میں ضرورت سے زیادہ پیشے رہنا جائز نہیں ہے، گھاث پر، عام گزارگاہ پر، استعمال میں آنے والے سایہ دار یا پھل دار درخت کے پیشے پیشاب و پانانہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کھلے میدان میں قضاۓ حاجت کے وقت قبل درج ہونا حرام ہے۔

قضاۓ حاجت کرنے والے کے درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں: کسی ایسی چیز کا بیت الالامیں لے کر باناجس میں اللہ کا نام ہو، قضاۓ حاجت کے دوران میں گھنٹوں کرنا، سوراخ یا شگاف میں پیشاب کرنا، دایین ہاتھ سے شرم گاہ کا چھومنا، عمارتوں میں قضاۓ حاجت کے وقت قبل درج ہونا۔ مذکورہ مکروہ امور ضرورت کے پیش نظر جائز ہیں۔

قضاۓ حاجت کرنے والے کے لیے منتخب ہے کہ دھونے یا صاف کرنے میں طاق عدد کا خیال رکھے، اور ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی استخی کرے۔

مواک: کسی نرم لکڑی یا بیلوبکی لکڑی سے مواک کرنا سنت ہے۔ مندرجہ ذیل حالات میں مواک کرنے کی مکایہ ہے: نماز اور تلاوت قرآن کے لیے، وضو سے قبل، نیند سے بیدار ہونے کے بعد، مسجد اور گھر میں داشتے کے وقت، اور منہ کا مزہ پلنے کی مالت میں وغیرہ۔

سنٹ یہ ہے کہ مواک کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں دایین بانب سے ابتدائی جائے اور کسی بھی غیر مغرب چیز کو زائل کرنے کے لیے دایین ہاتھ کا استعمال کیا جائے۔

وضو کا بیان: وضو کے ارکان: ۱) پھرہ دھونا، گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اس میں شامل ہے۔ ۲) دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں تک دھونا۔ ۳) دونوں کافلوں سمیت پورے سر کا مسح کرنا۔ ۴) ٹھنڈوں سمیت دونوں پیچے دھونا۔ ۵) ان کاموں میں ترتیب کو برقرار رکھنا۔ ۶) اعتماء کو پے در پے دھونا۔

وضو کی سنتیں: ۱) موکاں کرنا۔ ۲) ابتدائے وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا۔ ۳) پھر دھونے سے قبل کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ۴) روزہ دار کے علاوہ کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لینا۔ ۵) داڑھی گھمنی ہونے کی صورت میں اس کا غلال کرنا۔ ۶) انگلیوں کا غلال کرنا۔ ۷) دایں عضو کو بابیں سے پہلے دھونا۔ ۸) تمام اعضا کو دو یا تین بار دھونا۔ ۹) ناک میں پانی دایں ہاتھ سے ڈالنا اور بابیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ ۱۰) اعضا سے وضو کو مل مل کر دھونا۔ ۱۱) کامل طریقہ پر وضو کرنا۔ ۱۲) وضو کے بعد وارد دعا بین پڑھنا۔

وضو کے واجبات: ۱) وضو کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا۔ ۲) رات کی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل انہیں تین بار دھونا۔

وضو میں مکروہ کام: ۱) ٹھنڈے یا گرم پانی سے وضو کرنا۔ ۲) ایک عضو کو تین بار سے زائد دھونا۔ ۳) اعضا سے پانی بھاننا۔ ۴) انگلی کے اندر قوی حصے کا دھونا۔ البتہ وضو کے بعد اعضا سے پانی صاف کرنا جائز ہے۔

تنقیب: کلی کرنے میں ضروری ہے کہ پانی کو منہ کے اندر گھماٹے، ناک میں ڈالنے اور بھاننے میں صرف ہاتھ سے پانی ڈالنا اور صاف کرنا کافی نہیں ہے بلکہ سانس کے ذریعے سے پانی کھینچنیا بہر لانا ضروری ہے، بغیر اس طرح کے صرف پانی ڈالنا یا بھاننا سمجھ نہ ہو گا۔

وضو کا طریقہ: دل سے وضوگی نیت کرے، پھر بسم اللہ کے اور ہمیشہ دونوں ہتھیلیوں کو دھونے، پھر کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے، پھر پورے چہرے کو دھونے (چہرے کی حد لمبا میں عادتاً جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، میاں سے لے کر مخموڑی تک اور پوزانی میں ایک کان سے لے کر دوسرا کان تک ہے)، پھر دونوں ہاتھوں کو باز ڈاؤن اور انگلیوں کو دھونے، پھر پیشانی سے لے کر کدھی تک پورے سر کا اوڑ کان کے اوپر ڈالنے حصے کا مسح کرے، شادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں کافنوں کے سوراخوں میں داخل کر کے اندر قوی حصوں کا مسح کرنا پایہ اور دونوں انگوٹھوں سے کافنوں کے ظاہری حصوں کا مسح کرے، پھر دونوں پیچوں کو ٹھنڈوں تک دھونے۔

تنقیب: داڑھی کے بال اگر بلکہ میں تو اس کے نیچے کا پھر ڈالنما ضروری ہے اور اگر داڑھی گھمنی ہے تو صرف اس کا ظاہری حصہ دھویا جائے گا۔ داڑھی کا غلال کرنا حدیث سے ثابت ہے جس کا مقصد بلد تک پانی پہنچانا ہے۔

موزوں پر مسح: جزو یا اس طرح کی کسی اور چیز سے بننے ہوئے قدم کے لباس کو خفت، یعنی موزہ کئتے ہیں اور اگر یہی افون وغیرہ سے بنائے تو اسے بورب، یعنی جراب کئتے ہیں (جیسیں ہم نے موزے کا نام دیا ہے) ان دونوں قسم کے موزوں پر مسح کرنا صرف طمارت صغیری، یعنی وضو کی صورت میں جائز ہے۔

موزے پر مسح کے جواز کے لیے کچھ شرطیں میں: ۱) موزے کامل طمارت کے بعد پہنچنے کے ہوں (دونوں پیچوں بھی دھونے کے بعد)۔ ۲) طمارت پانی سے حاصل کی گئی ہو۔ ۳) موزے پاؤں کے ان حصوں کو پچھاتے ہوں جن کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ ۴) دونوں موزے جائز ہوں۔ ۵) دونوں موزے پاک چیز سے بننے ہوں۔

پگڑی پر مسح: کچھ شرطوں کے ساتھ پگڑی پر مسح جائز ہے: ۱) ہمنے والا مرد ہو۔ ۲) سر کے اس حصے کو پچھاتے ہوئے ہو، جو عادتاً پگڑی سے چھوپایا جاتا ہے۔ ۳) طمارت صغیری (وضو) کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طمارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔

خمار (اوڑھنی) پر مسح: خمار پر مسح کچھ شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ۱) اوڑھنی عورت کے سر پر ہو۔ ۲) ملک کے نیچے سے لے کر باندھی گئی ہو۔ ۳) طمارت صغیری کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طمارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔ ۵) عادتاً پچھے رہنے والے سر کے حصے کو پچھاتے ہو۔

مسح کی مدت: مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے، بشرطیکہ مسافت قصر کا سفر ہو۔

مَسْكُ الْأَبْدَاءِ: موزہ عہمنے کے بعد جب حدث لاق تھا تو پہلی بار صح کرنے سے لے کر دوسرا دن بعینہ اس وقت تک، یعنی مقیم کے لیے پہلی (۲۲) تھے۔

فائدہ: جس شخص نے سفر میں صح کیا پھر مقیم ہو گیا یا عالت اقامت میں صح کیا پھر سفر شروع کر دیا یا ابتدائے صح کے بارے میں شکت میں مبتلا ہو گیا تو وہ مقیم کی طرح صح کرے گا۔

جیہہ (بُشْتٰ) پر صح کرنا: جیہہ سے مراد وہ لکڑیاں ہیں جو بدی وغیرہ کے جزوں کے لیے باندھی جاتی ہیں، چنانچہ ان پر صح کرنا پہنڈ شرطیوں کے ساتھ جائز ہے: (۱) ان کی ضرورت ہو۔ (۲) ضرورت کی وجہ سے زیادہ نہ ہو۔ (۳) ان پر صح کرنے اور باقی اعضا کے دھونے میں موالات (پے درپے کرنے) کو منظر کھا جائے۔ اگر جیہہ ضرورت کی وجہ سے آگے بڑھی ہوئی ہے تو اس کا زائل کرنا ضروری ہے اور اگر اس کا زائل کرنا باعث ضرر ہو تو اس زائد حصے پر بھی صح کرنا جائز ہے۔

موزے پر صح کی مقدار: دُنُون پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پہنچی تک اکثر اپنے کام سے دُنُون ہاتھوں کی کھلی ہوئی انگلیوں سے صح کیا جائے گا۔

پہنچ فائدہ: * افضل یہ ہے کہ دُنُون موزوں پر دایں جانب کو مقدم کیے بغیر ایک ساتھ صح کیا جائے۔ * موزوں کے نچلے حصے یا پہنچے کے حصے کا صح سنت نہیں ہے بلکہ اگر صرف انھی پر اکتفا کیا تو کافی نہ ہو گا۔ * چجزے کے موزوں کا دعہ نہیں ایک حصے زائد بار صح کرنا مکروہ ہے۔ * عامہ اور خار کے اخڑھے کا صح ضروری ہے۔

نواقض وضو یعنی وضو کو تورنے والی چیزیں: (۱) بیٹھاں اور پانانے کے راستے سے نکلنے والی چیزیں خواہ فہمیک ہو، یعنی ہوا اور منی یا نیا پاک ہو، یعنی بیٹھاں، مذی اور پانانے۔ (۲) نیدنیا ہے کہ وہ شی کی وجہ سے قتل کا زائل ہو جانا، البتہ ملکی نیدن، جو بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۳) قبل وذبہ کے علاوہ کسی اور راستے سے بیٹھاں اور پانانے کا نکلتا۔ (۴) بیٹھاں اور پانانے کے علاوہ کسی اور نجی چیز کا کثیر مقدار میں جسم سے نکلتا ہے زیادہ خون۔ (۵) اونٹ کا گوشت کھانا۔ (۶) پاتھر سے شرمکاہ کو چھوٹا۔ (۷) مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو شوت سے بلا جاہب چھوٹا۔ (۸) دین سے مرتد ہو جانا۔ بے لہنی طمارت کا یقین، ہوا راستے حدث (خروج رج وغیرہ) کے بارے میں شکت ہو جائے یا اس کے پر علی ہو تو اسے پایی کے اپنے یقین پر باقی رہے۔

غسل کا بیان: غسل کے اباب (غسل کو واجب کرنے والی چیزیں): (۱) شوت سے منی کا خروج یا نیدنی کی عالت میں شوت سے یا بلا شوت منی کا خروج (اخلام ہونا)۔ (۲) مرد کے غتنے (غضون تبادل کی سپاری) کا عورت کی شرم کا گاه میں داخل ہونا، خواہ ازاں ہے۔ (۳) کافر کا اسلام قبول کرنا، خواہ وہ مرتد ہو: ہو۔ (۴) حیض کا خون آتا۔ (۵) نفاس کا خون آتا۔ (۶) مسلمان کا وفاقت پا جانا۔

غسل کے فرائض: غسل کے لیے بطور فرض کے تصرف اتنا کافی ہے کہ پورے بدن پر پانی ہمیا جائے اور ناک و ممنہ میں پانی ڈالا جائے، البتہ غسل کا ملک نوجوان سے ماحصل ہوتا ہے: (۷) نیت کرنا۔ (۸) بِسْمِ اللّٰہِ کرنا۔ (۹) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دُنُون ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔ (۱۰) شرم کا گاه اور اس سے لکی گنگی کو صاف کرنا۔ (۱۱) وضو کرنا۔ (۱۲) اپنے سر پر تین لپ پانی بھاننا۔ (۱۳) پورے بدن پر پانی بھاننا۔ (۱۴) دُنُون ہاتھوں سے بدن کو رکرنا۔ (۱۵) ہر غل دایں طرف سے شروع کرنا۔ (۱۶) طواف کرنا۔

اور جسے حدث اصر لاق تھی یعنی اس کا وضو نہ کیا ہو تو اس پر درج غسل چیزیں بھی حرام ہیں: (۱۷) قرآن پڑھنا۔

(۱۸) مسجد میں نہ رکھنا۔ عالت جابت میں بغیر وضو کے سونا اور غسل میں فضول خرچی سے کام لینا مکروہ ہے۔

تیم کا بیان: تیم کی شرطیں: (۱) پانی کا حصول دشوار ہو۔ (۲) منی پاک اور مبارح ہو، اس پر غبار ہو اور ملی ہوئی نہ ہو۔

تیم کے ارکان: (۱) پورے چہرے کا صح کرنا۔ (۲) اس کے بعد کلائیوں تک دُنُون ہاتھوں کا صح کرنا۔ (۳) ترتیب قائم رکھنا۔ (۴) موالات، یعنی پے درپے کرنے کا انتظام رکھنا۔

تیم کی سنتیں: ۱) طسارت بکری، یعنی غسل کے لیے تیم کر رہا ہے تو ترتیب و موالات قائم رکھنا۔ ۲) آخری وقت تک موخر کرنا۔ ۳) ڈھونو کے بعد پڑھی جانے والی دعا پڑھنا۔ تیم کے مکملہات: زمین پر بار بار ہاتھ مارنا۔

تیم کا طریقہ: نیت کر کے بسم اللہ پڑھنے اور دُوفوں پا تھوں کو زمین پر ایک بار مارے، اس کے بعد پہلے اپنے چہرے کا سج کرے اس طرح کہ یعنی ہتھیلوں کو چہرے اور دلار ہتھی پر پھیئے، پھر دُوفوں ہتھیلوں کا سج کرے؛ دایں ہتھی کی پشت کا بائیں ہتھی کے دلائل حصے اور بائیں ہتھی کی پشت کا دایں ہتھی کے دلائل حصے سے سج کرے

نجاست کا دوڑ کرنا: نجاست کا دوڑ کرنا: نجاست کی دو قسمیں ہیں: ۱) عینی: جن کی تطیری ملکن نہ ہو، یعنی خنزیر۔ اسے جتنا دھویا جانے یا کٹ نہیں ہو گا۔ ۲) حکمی: کسی ایسی جگہ، جو اسلامیک ہو، پرانے والی نجاست، جیسے کپڑے اور زمین پر پرانے والی نجاست۔

علم

	چیزیں	
--	-------	--

نجاست کی، خنزیر اور ان دُوفوں سے بیدار ہونے والے جانور اور ہر دوہنہ اور چھپا یہ جو غلطت میں ملی سے بہا ہوا اور ان کا گوشہ نہ اکھیا جاتا ہو، علم: اس قسم کے جوانات ان کے تمام ایجاد پیشتاب، پاناس، لاعب، ہمیشہ، منی، دودھ، نہنٹ اور قتے وغیرہ نجس میں۔

	جوانات	
--	--------	--

۱) انسان۔ علم: اس کے تمام فضلات، یعنی منی، ہمیشہ، لاعب، دودھ، بلغم، عورت کی شرمگاہی، ربوہت پاک میں، البتہ پیشتاب یا ناس، مذی، دودھی اور خون نیا کہے۔

	ظاہر	
--	------	--

۲) جانوروں کا گوشہ طالل ہے: ان کے تمام فضلات ظاہر میں، یعنی پیشتاب، گوبر، منی، دودھ، ہمیشہ، لاعب، نہنٹ، قتے، مذی اور دودھی سب یا کن میں۔

	پاک	
--	-----	--

۳) جانوروں سے پہچا مٹھل ہو، یعنی گدھا، ملی، چھپا وغیرہ۔ علم: ان کا فقط پیشتاب اور لاعب یا کہے۔

	مردار	
--	-------	--

انسان، چھپلی اور ڈھنڈی کے سوا بانو کے مردے نیا کن میں۔ اسی طرح وہ پاندار جن میں ہستے والا خون نہیں ہوتا، یعنی پچھو، مکھی اور پھر ان کے مردے بھی یا کن میں۔

	جلد	
--	-----	--

زمین اور ہتر وغیرہ۔ علم: ہر قسم کے جامد، یعنی زمین اور ہتر پاک میں۔ اس سے قبل ذکر شدہ (نیا کن جانوروں کی) جامد چیزوں اس علم سے مشتمل ہیں۔

چند فائدے: * خون، ہیپ اور کچ لو (خون ملاہیپ) نیا کن میں اور اگر یہ چیزوں کی پاک جانور کی میں تو نماز وغیرہ میں اس کی تجویزی مقدار معاف ہے۔ * دو قسم کا خون پاک ہے، چھپلی کا خون، ذبح کیے ہوئے جانور کا وہ خون جو گوشہ اور رکوں میں باقی رہ گیا ہو۔ * علال باور کا جو حصہ اس کی زندگی میں کات لیا گیا، عاثة (جا: خون) اور صنف (لو تمرا) سب نیا کن میں۔ * نیا کن زائل کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے، چنانچہ اگر بارش ہونے سے نجاست دوہ ہو گئی تو وہ پاک ہو جائے گی۔ * نجاست کو پھول لینے اور رفتہ نے سے ڈھونے میں لوثیتا، صرف اتنا ضروری ہے کہ اسے زائل کر دیا جائے اور جسم اور پیسے میں جمال کیں لگی ہو اسے صاف کر دیا جائے۔ * نجاست پاک ہو جائے گی، بشرطیک: (۱) پاک پانیسے دھونی ہائے۔ (۲) اگر پھر نہ ملکن ہو تو دھونے والے پانیسے باہر پکوڑا ہائے۔ (۳) اگر دھنما میرہ ہو تو کھرج کر زائل کر دی جائے۔ (۴) اگر کتنے کی نجاست ہے تو سات بار پانی سے دھویا جائے اور آٹھ بار میں یا صابن کا استعمال کیا جائے۔ **چد ضروری بائیں:** * زمین پر پڑی نجاست اگر بننے والی ہے، یعنی پیشتاب وغیرہ تو اس پر اتنا پانی بہادینا کافی ہے جس سے اس کا رنگ اور بوتی رہے اور اگر اس نجاست کا کوئی دھوہ ہے، یعنی پاناس وغیرہ تو اس کے دھوہ اور اثر دُوفوں کا زائل کرنا ضروری ہے۔ * اگر نجاست کا دوڑ کرنا بغیر پانی کے نامکن ہے تو اس کا پانی سے دھنما ضروری ہے۔ اگر نجاست کی چگہ بھول جائے تو اتنی دوڑ تک دھنما واجب ہے کہ جائے نجاست کے صاف ہونے کا لیکن ہو جائے۔ * اگر کسی نے نفل نماز پڑھنے کے لیے ڈھونکا کیا تو اس ڈھونے سے فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ * نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور ہوا غارج ہونے سے استنج کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ "ہوا" پاک ہے، اس پر ڈھونس وقت واجب ہے جب نماز وغیرہ کا ارادہ کرے۔

عورتوں کے احکام

عورتوں کے فطی خون (جیض اور استحاشہ) کے احکام

علم

مسئلہ

<p>عورت کو جیض آنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عمر کیا ہے؟</p> <p>ایام جیض کی کم از کم مدت کیا ہے؟</p> <p>ایام جیض کی زیادہ مدت کیا ہے؟</p> <p>دو جیض کے درمیان مدت طارت</p> <p>عام عورتوں میں مدت جیض؟</p> <p>تینیں پاچ بیس دن۔</p>	<p>کم از کم عمر نو سال ہے، اگر اس سے قبل اس کی شرم گاہ سے خون آئے تو وہ استحاشہ کا خون ہے، اور زیادہ عمر کی کمی مدد نہیں ہے۔</p> <p>ایک رات اور دن (چھیس گھنٹے)، اگر اس سے کم وقت کے لیے خون آئے تو وہ استحاشہ کا خون ہے۔</p> <p>پندرہ دن ہے، اگر خون اس مدت سے تجاوز کر پائے تو وہ استحاشہ کا خون ہے۔</p> <p>تیرہ یا میں بیس، اگر یہ مدت پوری ہونے سے قبل تی خون ظاہر ہو پائے تو وہ خون استحاشہ^۱ ہو گا۔</p> <p>بچھیسا سات یا میں۔</p> <p>تینیں پاچ بیس دن۔</p>
<p>کیا دڑان مل باری ہونے والاخون جیض ہو گا؟</p> <p>اس پارے میں حورت کو کب معلوم ہو گا</p> <p>ایام طہر میں حورت کی شرمگاہ سے</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد میں ہے</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد میں ہے</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد میں ہے</p>	<p>حامد حورت سے جو خون، گدلا یا نی^۲ پاچھلے یا نی^۳ آئے تو وہ استحاشہ ہو گا۔</p> <p>(۱) سنیدہ مادہ دستکنے پر، اگر وہ اس سے قبل اسے دیکھتی رہی ہے۔</p> <p>(۲) اور غصیدہ مادہ نہیں دیکھتی تو خون، گدلا یا نی^۴ اپھیلے یا نی^۵ رکنے اور سوکھ بانے سے اندازہ کر کے۔</p> <p>اگر وہ مادہ صاف اور لیں دار ہے تو وہ یاک ہے اور اگر خون، گدلا یا پلے یاک ہے تو وہ نیاک ہے، ان تمام لکھن والی روایت کیا علم ہے؟</p> <p>اگر وہ مادہ سمتل آگے یا پچھے ہے تو اس کا شمار جیض میں ہے۔ اور اگر جیض سے مفصل ہے گدے یا پلے یا نی^۶ کا علم؟</p>
<p>لکھن ایام میں حورت کے ایام جیض ہر ماہ متعدد میں ہیں</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد سے آگے یا پلے یا نی^۷ سے قبل یاک ہو گی ہوئے یعنی دن عادت اسے خون آیا کرتا تھا۔</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد سے آگے یا پلے یا نی^۸ سے قبل یاک ہو گی ہوئے یعنی دن عادت اسے خون آیا کرتا تھا۔</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد سے آگے یا پلے یا نی^۹ سے قبل یاک ہو گی ہوئے یعنی دن عادت اسے خون آیا کرتا تھا۔</p>	<p>لکھن ایام میں حورت کے ایام جیض ہر ماہ متعدد میں ہیں</p> <p>لکھن ایام میں حورت کے ایام جیض ہر ماہ متعدد میں ہیں</p> <p>لکھن ایام میں حورت کے ایام جیض ہر ماہ متعدد میں ہیں</p>
<p>کسی حورت کا خون اگر ایک لبی مدت</p> <p>لکھن باری رہے، مثلاً ایک ماہ یا اس</p> <p>لکھن باری رہے، مثلاً ایک لبی مدت</p> <p>لکھن باری رہے، مثلاً ایک لبی مدت</p>	<p>اس کی تین صورتیں میں (۱) اگر حورت ہر ماہ اپنے جیض کا وقت اور اس کے ایام کی تعداد کو باقیت ہے تو وہ ایام کی تعداد کے مطابق ایام جیض شارکرے گی، اس کا خون متین ہو یا شدہ ہو۔ (۲) اگر کوئی حورت جیض کے وقت کو باقیت ہے لیکن ایام کی تعداد سے معلوم نہیں تو وہ جیض کے ایام کی غائب تعداد پھر یا سات دن اپنے سابق اوقات کے مطابق جیض شارکرے گی۔ (۳) اپنے جیض کے ایام کو تو باقیت ہے لیکن ہر ماہ جیض آنے کے وقت کو نہیں باقی تو وہ ایسے معلوم ایام کوہ اسلامی مینے کے شروع میں سمجھ کر کھنچی پوری کرے۔</p> <p>جیض کاپنے وقت متعدد میں کم پانیہ دہنا ہوا۔</p> <p>کسی حورت کا خون اگر ایک لبی مدت</p> <p>لکھن باری رہے، مثلاً ایک ماہ یا اس</p> <p>لکھن باری رہے، مثلاً ایک لبی مدت</p>

¹ جیض: وہ طبی خون جو بحالت صحیت حورت کو آئے اور اس کا سبب پچھے کی روپیہ انش نہ ہو۔

استحاشہ: وہ خون ہے جو رم کے نچلے حصے میں موجود "عاذل" نامی رک سے لئی یا رباری کی وجہ سے بنتا ہے۔ جیض اور استحاشہ میں مندرجہ ذیل فرق ہیں: جیض کا خون کھنگا سرخی سایی مائل ہوتا ہے اور استحاشہ کا خون سیاہ پاکل سرخ ہوتا ہے۔ جیض کا خون گاڑھا ہوتا ہے، بالا اوقات اس کے ساقیت ہے جو ان خون ایام کی تعداد کے مطابق ایام جیض شارکرے گی، اس کا خون متین ہو یا شدہ ہو۔ (۲) اگر کوئی حورت جیض کے وقت کو باقیت ہے لیکن ایام کی تعداد سے معلوم نہیں تو وہ جیض کے ایام کی غائب تعداد پھر یا سات دن اپنے سابق اوقات کے مطابق جیض شارکرے گی۔ (۳) اپنے جیض کے ایام کو تو باقیت ہے لیکن ہر ماہ جیض آنے کے وقت کو نہیں باقی تو وہ ایسے معلوم ایام کوہ اسلامی مینے کے شروع میں سمجھ کر کھنچی جرام ہے۔

² گدلا یا نی^۱ (کدرہ): اس سے مراد وہ معمولی خون ہے جو حورت کی شرمگاہ سے انکتا ہے، اس کا رنگ کھرا براؤن ہوتا ہے۔

³ پاچھلے یا نی^۲ (صغرہ): اس سے مراد وہ خون ہے جس کا رنگ پیلے میں کی طرف مائل ہوتا ہے۔

قسم بیٹھام (سنیدہ رنگت والیا پانی): یہ ایک سلیمانی مادہ ہے جو جیض سے پاکی کے بعد حورت کی شرمگاہ سے انکتا ہے، یہ مادہ پاک ہے، البتہ اس کے لکھن سے خشونت پاتا ہے۔

حور قول کے فطری خون (نفاس) کے احکام

مسئلہ	لکم
اگر عورت بچے میں اور خون نہ آئے؟	احکام نفاس لاگوںہ ہوں گے۔ اس پر غسل واجب ہو گا اس کا روزہ نہ ہو گا۔
جب زنگلی کی علامت قابض ہوں تو ان کا علم؟	زنگلی سے کچھ دیر پہلے ہو خون و پانی تکلیف و درد کے ساتھ دکھائی دے اس کا علم نفاس کا نہیں ہے بلکہ وہ استحاش ہے۔
زنگلی کے دو ران میں لگنے والے خون کا علم؟	یہ خون نفاس ہے اگرچہ بچہ باہر نہ آیا ہو یا بچے کا کچھ حصہ باہر آیا ہے، اس دو ران میں عورت پر جس نماز کا وقت گزرے گا اس کی قضاۓ وجہ نہیں ہے۔
نفاس کے دفعوں کا شمار کب سے ہوتا ہے؟	جب بچہ لمبی ماں کے پیٹ سے مکمل طور پر باہر آجائے۔
نفاس کی کم از کم مدت کتنی ہے؟	کم از کم مدت کی کوئی مدد نہیں ہے، چنانچہ اگر زنگلی کے فرائض خون بند ہو جائے تو عورت پر واجب ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھئے اور یالیں دن کا انتشار نہ کرے۔
نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟	پالیں دن ہے، چنانچہ اگر مدت اس سے بڑھ گئی تو اس کی پرواز کی پردازی کے بغیر غسل کر کے نماز پڑھتا واجب ہو گا۔
بودھیاں سے زیادہ سے زینے تو اس کا علم؟	بیٹھے ہی کی وفادت سے نفاس کے لایم شار کرے گی۔
نافس انلاقت پچے کی	اگر حل کی مدت 80 دن یا اس سے کم ہو تو یہ خون استحاش ہے اور اگر حل کی مدت 90 دن سے زیادہ ہے تو یہ خون نفاس کا ہے اور اگر 90 دن اور 90 دن کے بینے کا مرحلہ ہے تو انلاقت پر علم معلق ہو گا، یعنی اگر انہاں کی ملکہ ہے؟
ولادت کے بعد خون آئے	نافس کے بیانیں دن سے قبل یاں ہوتے ہیں اور اگر انلاقت انسانی قابو نہیں ہے تو استحاش ہو گا۔
اگر زید یا ایس دن سے قبل یاں ہو گئی، پھر	نفاس کے بیانیں دن کے اندر جب بھی عورت علامت طردستکے گی وہ شہر ہی شمار ہو گا جس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھئے گی، اگر یاں دن دن کے دو ران میں دوبارہ خون قابو ہو تو اس کا علم نفاس کا ہے یہاں تک کہ اس طرح مدت پوری ہو جائے۔

ضروری باتیں: * حیض و نفاس والی عورت پر بہرہ کام حرام ہے، جو حدث اکبر ہے (جس پر غسل واجب ہے) پر حرام ہے۔ * استحاشہ والی عورت پر نماز پڑھتا واجب ہے لیکن ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا ڈسکرے۔ * اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے سورج ڈوبنے سے قبل پاک ہو تو اس دن کی ظہر اور عصر کی قضاۓ اس پر واجب ہے اور اگر طمیع فخر سے قبل پاک ہو تو اس رات کی مغرب و عشاء کی قضاۓ ضروری ہے۔ * جب کسی عورت پر نماز کا وقت آیا لیکن نماز پڑھنے سے قبل حیض و نفاس لاحق ہو تو اس نماز کی قضاۓ پر ضروری نہیں ہے۔ * حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد جب عورت غسل کرے گی تو اس غسل میں اس کے لیے اپنے بالوں کا کھوننا ضروری ہے، البتہ غسل جذابت میں بالوں کا کھوننا ضروری نہیں ہے۔ * استحاشہ والی عورت سے ہم بستر ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر شوہر ضرورت مند ہے تو جائز ہے۔ * استحاشہ والی عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ حیض سے غسل کر کے ہر نماز کے لیے ڈسکرے، وہ ایسا استحاشہ کی پیاری ختم ہونے تک کرے۔ * عورت کے لیے جائز ہے کہ اعمال حج و عمرہ کے لیے یار مstan کا روزہ پورا کرنے کے لیے وقتی طور پر حیض کو روکنے والی دوا استعمال کر لے اس شرط کے ساتھ کہ یہ دوا اس کے لیے باعث ضرر نہ ہو۔

اسلام میں عورت کے احکام

الله تعالیٰ کے ہاں ایمان و عمل کے مطابق اجر و ثواب اور فضیلت میں عورت مرد کی طرح ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّمَا النِّسَاءُ شَفَاعَاتُ الرَّجَالِ»، بلاشبہ عورتیں (عمومی احکام میں) مردوں کی مانند ہیں۔ (لہجہ) عورت اپنے حق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے غلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ یکوئی دینی احکام کے خطاب میں مرد و عورت برابر ہیں، سو اسے ان مسائل کے جن میں شریعت خود فرق بیان کر دے اور یہ احکام مشترک احکام کے مقابلے میں بہت تمحوزے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے مرد و عورت کی خلقت کے اعتبار سے خصوصیات کو مد نظر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ حَلَقَ وَهُوَ اللطِّيفُ الْخَيِّرُ﴾، کیا وہ نہیں پانتا جس نے پیدا کیا جکہ وہ خاتیت باریکت ہیں اور باخبر ہے۔ (لہجہ)

¹⁴ چنانچہ کچھ امور و ذمہ داریاں عورت کے ساتھ نہ صریح میں اور کچھ مردوں کے ساتھ۔ ان کی ایک دوسرے کی خصوصیات میں دفل اندازی زندگی کا توازن بگاؤ دینی ہے۔ بلکہ عورت کو گھر میں رہتے ہوئے مرد کے برابر اجر و ثواب کا حق دار ٹھہرایا گیا ہے۔ سیدہ اسماء بنت زبید کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرماتے۔ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں عورتوں کی تربجان بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ میں آپ پر قربان! میں ہمیں ہوں کہ کائنات کی، مشرق و مغرب میں موجود، ہر عورتوں کی طرف حق دے کر مبسوٹ فرمایا تو ہم آپ پر اور آپ کے معبدوں پر ایمان لائے جس نے آپ کو رسول بنایا۔ ہم عورتیں پابند اور پردہ نہیں ہیں، تمہارے گھروں میں بیٹھ رہتے والیاں، تمہاری خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ، تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں ہیں۔ اور تم اسے مردوں کے گروہ، نماز، مجتمع، باجماعت نماز میتوں کی تیار داری، جائزوں میں حاضری، بار بار جو کے ساتھ ہم پر فضیلت لے جاتے ہو اور ان سب سے بڑے کر جادکی فضیلت کو بھی صرف تم ہی سمجھتے ہو۔ جب کہ صوت حال یہ ہے کہ تم میں سے کوئی مرد جو، عمرے یا جادا کے لیے جاتا ہے تو ہم تمہارے مال کی خلائق کرتی ہیں، تمہارے لیے کچھ سیئی میں تمہاری اولاد کی پروردش کرتی ہیں۔ اللہ کے رسول کیا ہم اجر و ثواب میں تمہارے ساتھ شریکت نہیں؟ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر نبی ﷺ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور رخ انور ان کی جانب کر کے فرمایا:، کیا تم نے اس عورت کی گھلوٹے ابھی گھلوٹ بھی سنی ہے، وہ اپنے دن کے مسائل دریافت کرنے میں کی کہے؟، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی عورت اتنی عمدہ گھلوٹ کر سکتی ہے۔ پھر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:، اے ناتوقن! بااؤ اور دیگر عورتوں کو بھی بتاؤ کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے شوہر سے حن سلوک، اس کی خشنودی کی طلب اور اس کی موافقت اور بیرونی ان تمام مذکورہ اعمال کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت و اپنی کمی تو خوشی سے لا الہ الا اللہ اکبر کہ رہی تھی۔ (من الحجۃ السیقی) ایک رؤایت میں ہے کچھ عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد جادا کے ذریعے سے فضیلت لے گئے۔ ہمارے لیے کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ساتھ ہم جادا فی سبیل اللہ کا ثواب مصلح کر سکیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا گھر میں کام مجاہدین کے بے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:، جس نے دو مبتیوں یا دو بہنوں یا دو قریبی عورتوں پر ثواب کی امید سے خرچ کیا ہےں ملکت کر اللہ انہیں کافی ہو گیا یا وہ اس سے بے نیاز ہو گئیں تو وہ دو نوں اس کے لیے جنم سے رکاوٹ ہوں گی۔ (مساعد طریقی)

عورتوں کے بعض احکام:

۱۲۱

* کسی مرد کا اپنی عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنا حرام ہے الایہ کہ اس عورت کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”کوئی مرد کسی (ابنی) عورت کے ساتھ علیحدگی ہرگز اختیار نہ کرے الایہ کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔“ (بخاری؛ مسلم)

* عورت کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا جائز ہے، البتہ اگر فتنہ کا ذر ہو تو مکروہ ہے۔ سیدہ عائشہؓ کا فرمان ہے: بچھو عورتوں نے کرنا شروع کر دیا ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کا مشاہدہ فرمائیتے تو انہیں ضرور مسجد میں میں جانے سے روک دیتے چاہا کہ جن اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (بخاری؛ مسلم) جس طرح مرد کی نماز مسجد میں کمی گناہ زیادہ ثواب کا باعث ہے اسی طرح عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ باعث اجر ہے۔ ایک عورت بنی ﷺ کی خدمت میں عاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم چانتی ہو کہ تمہیں میرے ساتھ نماز پڑھنا مجبوب ہے مالاکہ تیرا بندگھر میں نماز پڑھاتی ہے جو جسے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جو جسے میں نماز پڑھاتی ہے صحنِ والے گھر میں نماز پڑھاتی ہے افضل ہے اور تم اسی صحنِ والے گھر میں نماز پڑھنے کی مسجد میں نماز پڑھاتی ہے افضل ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھاتی ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند) اور بنی ﷺ کا ارشاد ہے: ”عورتوں کی بستین مسجدیں ان کے گھر میں۔“ (مسند)

* عورت پر اس وقت تک جو عمرہ فرض نہیں جب تک اس کے ساتھ جانے کے لیے کوئی محرم نہ ہو اور محرم کے بغیر اس کے لیے سفر بھی جائز نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”کوئی عورت محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر نہ کرے۔“ (بخاری؛ مسلم)

* عورت کے لیے بھٹ سے قبرستان جانا اور جانزوں کے ساتھ نکالنا حرام ہے اس کی دلیل بنی ﷺ کا فرمان ہے: ”اللہ کی لعنت ہوان عورتوں پر بھٹ سے قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔“ (حمدی) سیدہ ام عطیہؓ کا فرماتی ہیں: ہمیں جانزوں کے پیچے جانے سے منع کیا گیا لیکن سختی نہیں کی گئی۔ (مسلم)

* عورت اپنے سر کے بالوں کو کسی بھی کلر کے ساتھ رنگ سکتی ہے، البتہ کالا رنگ کرنا مکروہ ہے خصوصاً جب اس سے منگنی کا بیفام دینے والے کو دھوکا دینا مقصود ہو۔

* عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے وردیت میں وحیت رکھا ہے، وہ حق اسے دینا ضروری ہے اور روکنا حرام ہے۔ بنی ﷺ سے مردی ہے، آپ نے فرمایا: ”جس نے وارث کی میراث روک لی اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کی میراث ختم کر دے گا۔“ (ابن ماجہ)

* ناؤند پر بیوی کا خرچ لازم ہے اور اس سے مراد دستور کے مطابق کھانے پینے اور ہائش و لباس کی ہر وہ چیز ہے جس کے بغیر عورت کا گوارا نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيُنْقَضُ ذُو سَعْيَةَ مَنْ سَعَيَهُ وَمَنْ فُلِّرَ عَيْتَهُ رِزْقُهُ فَلَيُنْقَضَ مِمَّا أَنْذَهَ اللَّهُ﴾ ”پایہ کے آسائش و الامہن و سعث کے مطابق خرچ کرے اور جس کی روکی نہیں تکی ہو تو وہ اللہ کے دیے ہوئے میں سے (امہن و سعث کے مطابق) خرچ کرے۔“ (الاطلاق: ۶۵) اگر کسی عورت کا شوہر نہیں ہے تو اس کے اخراجات پورے کہنا اس کے باپ، بھائی یا بیٹے کی ذمہ داری ہے۔ اگر اس کا کوئی قربی نہ ہو تو دیگر لوگوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی ضروریات پوری کریں بیساکھ حدیث بیوی ہے: ”بے شوہر عورتوں اور مسکنوں کے لیے دُو دُو ہبپ کرنے والہ اللہ کے راستے میں جادو کرنے والے یا راث کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔“ (بخاری؛ مسلم)

* عورث اپنے پھونے پچے کی پرنسپ کی اس وقت تک زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہیں کرتی۔ اس دوڑان پچے کے والد کی ذمہ داری ہے کہ جب تک پھر اس کی گود میں ہے اس کو خرچ دے۔

* عورث کو سلام میں پہل کرنا محتب نہیں خصوصاً جب وہ بوان ہو، یا کسی فتنے کا ذرہ ہو۔

* عورث کے لیے ہر ہفتے زیر ناف بال اور بغلوں کے بال صاف کرنا محتب ہے اسی طرح ہر ہفتہ ناف کا نہیں بھی محتب ہے اور انہیں پالیں دن سے زیادہ تر کرنا مکروہ ہے۔

* عورث (یارہ) کے لیے چھے کے بال نوچتا، اسی طرح ابرو کے بال اکھینا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: **لَعْنَ اللَّهِ الظَّالِمَةِ وَالْمُتَنَقِّضَةِ**، اللہ تعالیٰ لعنت کرے کے چھے کے بال اکھیں نے اور اکھروں نے والی پر۔ (سنایہ)

* سوگ منا: شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منا عورث کے لیے حرام ہے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **إِنَّ اللَّهَ أَوْ يَوْمَ آخِرَتْ يَرْكَنُ إِلَيْكُمْ كُسْتُ عَوْرَثَ كَيْ لَعَلَّ نَمِيْنَ كَذَهْ اَنْتُمْ شُوْهَرَ كَيْ لَعَلَّهُ كَيْ مِيْتَ پَرْ تِيْنَ دَنَ سَيْزِيَادَه سُوْغَ مَنَاتَه**۔ (سنایہ) البتہ اپنے شوہر پر پار ماہ اور دس دن تک سوگ منا واجب ہے۔ سوگ کی مدت میں عورث پر واجب ہے کہ ہر قسم کی نہت اور خوشو سے پرہیز کرے، بیسے زعفران لگانا، زیور پہنانا، خواہ ایک انگوٹھی میں کیوں نہ ہو، نہت بھرے رنگیں لال پیلے کپڑے استعمال کرنا، منہنی اور میکت اپ وغیرہ کے ذریعے سے حن سنوارنا، سرمہ اور خوشبودار تیل وغیرہ لگانا۔ البتہ ناف کا نہیں کا نہیں، غیر ضروری بالوں کو زائل کرنا اور غسل کرنا باز ہے۔ سوگ منا نے والی عورث کے لیے کسی ناس رنگ کا کپڑا ضروری نہیں ہے، بیسے کالارنگ۔ عورث حدث کے ایام اسی گھر میں گزارے گی جس گھر میں شوہر کے انتقال کے وقت وہ موجود تھی، بلا ضرورت کسی اور گھر میں منتقل ہونا حرام ہے، دن کے علاوہ بلا کسی حاجت اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔

* عورث کے لیے کسی مجبوری کے بغیر سر کے بال منڈوانا حرام ہے اور بال پھونے کرنا نہ باز میں بشرطیکہ مردوں کے مشابہ نہ ہو۔ حدیث نبوی ہے: **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَا عَوْرَتَوْنَ عَنِ الْعُنْتَدِ** نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (حدیث) اسی طرح کافر عورتوں کی مشابہت نہ ہو کیونکہ حدیث نبوی ہے: **جَسْ نَهَىٰ قَوْمًا عَنِ الْأَعْيُّنِ فَلَمَّا هُوَ مُؤْمِنٌ** میں سے ہے۔ (رواۃ)

* عورث جب گھر سے نکلے تو اس پر فرض ہے کہ وہ ایسی پادر سے اپنا بدن ڈھانپ کرنکے جس میں درج ذیل شروط پائی جائیں:

- 1) پادر پرے بدن کو ڈھانپنے والی ہو۔ 2) بذات خود نہت نہ ہو۔ 3) موٹی ہو، باریکت نہ ہو کہ اس کے اندر سے نظر آئے۔
- 4) کھلی ہوتا ہے۔ 5) خوشبودار ہو۔ 6) مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔ 7) کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔
- 8) شرت کا لباس نہ ہو، یعنی نہ بہت زیادہ اعلیٰ نہ گھیٹا۔ اور ایسا لباس پہنانا بھی حرام ہے جس میں کسی انسان یا جیوان کی تصویر ہو۔ اسی طرح تصویر والے پر دے بنانا، نیزا یا لیے کپڑے کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

عورت کے دوسروں سے پر دے کی تین قسمیں ہیں: 1) نادند: عورت کو اپنے نادند سے کسی چیز کا پر دہ نہیں ہے۔ 2) عورتیں اور حرم مرد: جو چیزیں عموماً ملکاہر ہوں وہ انہیں دیکھ سکتے ہیں، مثلاً: چہرہ، بال، گردن، ہاتھ، کلائی اور قدم وغیرہ۔

3) غیر حرم مرد: غیر حرم مردوں کے لیے عورت کے جسم کا کوئی حصہ دیکھنا باز نہیں، البتہ ضرورت کے تحت یعنی منعکنی یا علاج وغیرہ کے لیے باز ہے کیونکہ عورت کا فتنہ اس کا چہرہ ہے۔ فاطمہ بنت مسدر رض کا قول ہے: ہم اپنے چہروں کو مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں۔ (مسدک ناکم) اور سیدہ عائشہ رض کا فرمان ہے: قافلے ہمارے قریب سے گزرتے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کا

کے ساتھ احرام میں تمیں۔ پنچھے جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنی چادریں سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم پڑہ ننگا کر لیتیں۔ (سن ابی داؤد)

* عدت کے مسائل: عدت کی طرح کی ہوتی ہے: ۱) حاملہ کی عدت: اس کی عدت طلاق و عدتِ وفات و ضعْ غلَبَتْ عدت وفات: جس عورت کا شوہر غفت ہو جائے اور وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدت پار میئے اور دس دن ہے۔ ۳) جس عورت کو حیض آتا ہواں کی عدت: اس کی عدت طلاق تین حیض ہے۔ تیسرا حیض سے جب پاک ہو جائے گی تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ ۴) جس عورت کو حیض نہ آتا ہو: اس کی عدت تین میئے ہے۔

طلاق رجی کی عدت گوارنے والی عورت پر اپنے شوہر کے یہاں سکونت اختیار کرنا واجب ہے اور شوہر کے لیے بھی اس کے جسم کے ہر حصے کو دیکھنا چاہزے اور عدت پوری ہونے تک غلوت بھی چاہزے۔ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں میں اتفاق پیدا کر دے۔ رجوع، شوہر کے، "میں نے رجوع کیا" کرنے سے یا ہم بستر ہونے سے ثابت ہو گا۔ رجوع کے بارے میں یہوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

* عورت از خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "جس عورت نے ملی اور سرپست کی ابازت کے بغیر از خود نکاح تو اس کا نکاح باطل ہے۔" (سن ابی داؤد)

* عورت پر حرام ہے کہ وہ اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسرے کے بال ملاٹے، یعنی جعلی بال لگائے یا اپنے جسم کو چھید کر اس میں کوئی رنگ بھرے۔ یہ دونوں کام کبیرہ گناہ میں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جعل مال ملانے والی اور ملوانے والی، نیز جسم چھید کر رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔" (بخاری، مسلم)

* عورت کے لیے حرام ہے کہ بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جس عورت نے بغیر وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر بخت کی خوبی بھی حرام ہے۔" (سن ابی داؤد)

* عورت پر واجب ہے کہ وہ نیکی کے کاموں میں اپنے غاوند کی اطاعت کرے، بالخصوص جب وہ اسے اپنے بستر پر بلائے تو اس کے مکمل کی تعظیل کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے جس کی وجہ سے اس کا شوہر غصے میں رات گوارے تو اس پر اللہ کے فرشتے صحیح لعنت بیجیج رستے میں۔" (بخاری، مسلم)

* عورت کے لیے خوبیوں کا کرباہ نکانا حرام ہے جبکہ اسے یہ معلوم بھی ہو کہ راستے میں اپنی مرد ملیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "عورت جب خوبیوں کا کرباہ نکانا ہے تو وہ اس کی خوبیوں محسوس کریں تو وہ ایسی، یعنی زانیہ ہے۔" (سن ابی داؤد)

نماز سے متعلقہ مسائل

اذان اور اقامت: مقیم ہونے کی صورت میں مردوں پر اذان و اقامت فرض کھایے ہے، مسافر اور منفرد کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔ نماز کا وقت ہونے سے قبل دی گئی اذان کافی نہیں ہوگی، ہاں فرم کی پہلی اذان آدمی رات کے بعد جائز ہے۔

نماز کی شرطیں: **۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) تمیز۔ ۴) بشرط استطاعت طهارت۔ ۵) دخل وقت۔** نہ کام وقت زوال سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تک ہے، پھر عصر کا وقت (داخل ہوتا ہے) عصر کا وقت مختار ہر چیز کا سایہ اس کے دو مشیں ہونے تک ہے، پھر غروب آفتاب تک وقت ضرورت ہے، اس کے بعد غرب کا وقت ہے یہاں تک کہ افق کی سرخی زائل ہو جائے، پھر عشاء کا وقت ہے، عشاء کا وقت مختار آدمی رات تک ہے، اس کے بعد طلوع فجر تک وقت ضرورت رہتا ہے، پھر (طلوع فجر کے بعد سے) طلوع شمس تک فجر کا وقت ہے۔ **۶)** کسی کچڑے وغیرہ سے ستہ کا پچھلا۔ **۷)** بشرط استطاعت بدن، کچڑے اور جگہ کی نیاپکی سے پر بھیز کرنا ہے۔ **۸)** حب استطاعت استقبال قبده۔ **۹)** نیت۔

نماز کے اركان: یہ پودہ میں: **۱) فرض نماز میں بشرط استطاعت قیام کرنا۔ ۲) تکبیر تحریمہ کرنا۔ ۳) سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ۴) ہر رکعت کا رکوع کرنا۔ ۵) رکوع سے اٹھنا۔ ۶) رکوع کے بعد مکل طور پر کھدا ہونا۔ ۷) سات جوڑوں پر مجید کرنا۔ ۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۹) آخری تشدید پڑھنا۔ **۱۰)** اس کے لیے بیٹھنا۔ **۱۱)** آخری تشدید میں نبی ﷺ پر درود پیشگذاشت۔ **۱۲)** پہلا سلام پیشگذاشت۔ **۱۳)** علی رکوف میں الہیان۔ **۱۴)** نکوہ اركان میں ترتیب۔**

ان اركان کے ادایکے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے، خواہ عماد ہو یا سوآ تو رکعت باطل ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات: نماز کے واجبات کل آٹھ میں: **۱) تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات۔ ۲) امام اور منفرد کا سعی اللہ لین گھنہ کرنا۔ ۳) رکوع کے بعد رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کرنا۔ ۴) رکوع میں ایک بار سبحان ربِ العظیم کرنا۔ ۵) مجیدے میں ایک بار سبحان ربِ الْأَعْلَیٰ کرنا۔ ۶) دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْيٰ کرنا۔ ۷) تشدید اول پڑھنا۔ ۸) اس کے لیے بیٹھنا۔**

ان میں سے اگر کوئی واجب جان پوچھو کر چھوڑ دیا تو اس کی تما باطل ہوگی اور اگر بھول کر چھوٹ گی تو اس کے لیے مجیدہ سوکرے۔

نماز کی سنتیں: سنتیں دو قسم کی میں: **۱) قولی سنتیں ۲) فعلی سنتیں۔** کسی بھی سنت کے چھوٹنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قولی سنتیں: دعاے استغاثہ پڑھنا، احمد بالد پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا، آمین کرنا، بھری نماز میں، بھری آمین کرنا۔ سورہ فاتحہ کے بعد جتنا میسر ہو قرآن کا کوئی اور مقام پڑھنا، (بھری نمازوں میں) امام کا بلند آواز میں قراءت کرنا، (مقدمی کے لیے بھری اقراءات میں ایک بتمنفرد کو اس کی اجازت ہے) **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَنْدًا كَثِيرًا طَبِيبًا مبارِكًا فِيهِ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا... آخرنیک پڑھنا، رکوع و مجیدہ میں ایک بار سے زائد سیچ کرنا، (ایک بار سے زائد دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْيٰ کرنا، سلام پیشگذشتے سے قبل دعا کرنا۔**

فعلی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھنے اور تشدید اول سے اٹھنے کے بعد رفع یہاں کرنا، مالت قیام میں دلیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر بینے کے نیچے رکھنا، مجیدے کی جگہ نظر رکھنا، حالت قیام میں دونوں پیڑوں کے درمیان فاصلہ رکھنا،

۱) الہورہ (ست): اس سے مراد انسان کی دونوں شرمنگاہیں میں نیز جسم کا وہ حصہ ہے جسے ظاہر کرنے میں شرم محسوس ہو۔ مرد سات سال کا ہو جائے تو اس کی دونوں شرمنگاہیں ستیں اور دس سال کا ہو تو اس کے لیے نافت سے تکنفوں تک کا حصہ ہوتے۔ اور ازاد بالف ہوت کے لیے پورا جنم پچھلانا ضروری ہے سوائے چھرے کے، (نمازوں میں) اس کے لیے چھرہ ڈھانپنا مکروہ ہے، البتہ ابھی مرد ہوں تو پھر یہ ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ جب ہوت نمازوں پر یہ طواف کرے اور اس کے جسم کا کوئی حصہ، مٹلا پتلی وغیرہ ظاہر ہو تو اس کی عبادت باطل ہو جائے گی۔ ہمارہ مظاہر: اس سے مراد قبل اور درد ہے اور انھیں نماز سے باہر بھی پچھلانا فرض ہے اور بغیر ضرورت انھیں ظاہر کرنا مکروہ ہے خواہ انسان انہیمے یا غلوت میں ہو۔

مجده کرتے وقت زمین پر پہلے دو فوٹ گھنٹے، پھر دو فوٹ ہاتھ پھر پیشانی اور ناک رکھنا، نیز اپنے دو فوٹ باز فوٹ کو پسلوں سے، بیہت کور انوں سے اور انوں کو پتھروں سے دوڑ رکھنا، دو فوٹ گھنٹوں کے درمیان فاصلہ رکھنا، اپنے دو فوٹ یہ فوٹ کو ایک دوسرے سے الگ کر کے اس طرح کھدا رکھنا کہ انگلیوں کا باطنی حصہ زمین پر ہے، دو فوٹ یا تھوں کو پھیلا کر اور انگلیوں کو ملا کر کندھوں کے پر ایر رکھنا، دو فوٹ گھنٹوں پر یا تھوں سے سارا لیتے ہوئے دو فوٹ پاؤں پر کھڑے ہو جائیں، دو فوٹ مجہوں کے درمیان اور تشدید افول میں بیٹھتے وقت اپنا (بایاں) پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھنالا، دوسرے تشدید میں توڑ کرنا، دو فوٹ مجہوں کے درمیان بیٹھتے وقت دو فوٹ یا تھوں کو پھیلا کر لہنی دو فوٹ رانوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوں، تشدید افول میں بھی اسی طرح بیٹھنا لایا کہ دایں ہاتھ کی پچھلی دو انگلیوں، یعنی پہنچنگی اور اس کے ساتھ فالی انگلی کو سمیک کر انگوٹھا اور یونچ کی انگلی سے حلقة بنا لینا اور شادت کی انگلی سے ذکر ڈعا کے وقت اللہ کی وحدتیت کی طرف اشارہ کرنا، سلام پھیرتے وقت دایں اور بائیں طرف متوجہ ہونا اور متوجہ ہونے میں دایں طرف سے ابتداء کرنا۔

تجھہ سو: نماز میں اگر بھول کر کسی "مشروع ذکر" کو کسی ایسی بگہ پر ہدے جان وہ مشروع نہیں ہے، یعنی بھجے میں قرآن مجید کی تلاوت کردے تو اس عال میں تجھہ سو سنت ہے۔ اگر کوئی منون کام چھوٹ جائے تو تجھہ سو جائز ہے۔ اگر کوئی غازی رکوع و تجھہ یا قیام و تقدہ زیادہ کردے تو اس پر تجھہ سو واجب ہے، اسی طرح اگر غازی پوری کرنے سے قبل سلام پھیرتے یا قراءت وغیرہ میں کوئی ایسی غلطی کر جائے جس سے معنی بدیں جائے میں یا کوئی واجب چھوڑ دیا کسی عمل کے زیادہ ہونے میں شکست پر گیا (تو ان تمام صورتوں میں تجھہ سو واجب ہے)۔ اگر تجھہ سو واجب تھا اور اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (غازی کو اغتیار ہے) پاپے تو تجھہ سو سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے۔ اگر غازی تجھہ سو بھول گیا اور فاصلہ لمبا ہو گیا تو یہ تجھہ ساقطاً ہو گیا۔

نماز کا طریقہ: جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہیں، امام کو اس تجھہ اور اس کے علوہ دوسری قراءت تجھہ فوٹ کو بلند آواز سے کھانا پاپیے تاکہ پتھکے کے لوگ سن سکیں۔ امام کے علاوہ باقی لوگ تجھہ فوٹ کو آہستہ کہیں گے۔ تجھہ شروع کرتے ہوئے اپنے دو فوٹ یا تھوں کو کندھوں کے مقابل اٹھائیں، پھر دایں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلانی پکڑ کر سینے سے پیچے رکھ لیں، اپنی نظر کو تجھے کی بگہ گاڑیں، پھر سنت سے ثابت شدہ کسی دعائے استفتاح کو پڑھیں، یعنی: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَسَبَّحَنَكَ أَشْتَكَ وَتَعَالَى جَدْكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"، میں تیری پاکیگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بار بکت ہے نام تیر اور بلند ہے تیری شان اور نہیں ہے کوئی معینہ تیرے سو۔ (لہوارہ)

پھر احمد عز بالله اور بسم اللہ پڑھیں (یہ تمام چیزوں آہستہ آواز سے پڑھی جائیں) اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں، مسجیب یہ ہے کہ مقتدی جہی نمازوں میں سورہ فاتحہ کو امام کے ناموش ہونے کی بگوں میں پڑھ لے، البتہ سری نمازوں میں مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، اس کے بعد قرآن سے جو کچھ میر آئے پڑھیں، مسجیب یہ ہے کہ صحی کی نماز میں طوال مفضل، مغرب میں قرار مفضل اور باقی نمازوں میں اوساط مفضل کی سورتیں پڑھیں۔

طوال مفضل سورتیں سورہ توبہ سے لے کر سورہ توبہ تک، اوساط مفضل سورہ توبہ تک اسے لے کر سورہ ضمی تک اور قصار مفضل سورہ ضمی سے لے کر سورہ نماز تک میں۔ صحی کی نماز اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں امام آواز سے قراءت کرے گا اور ان کے علاوہ (آخر کی دو رکعتوں اور باقی نمازوں) میں آہستہ قراءت کرے گا۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کریں، یہاں بھی تجھہ تحریر کی طرح رفع یہاں کیا جائے، اپنے دو فوٹ یا تھوں کو دو فوٹ گھنٹوں پر رکھ لیں، اس طرح کہ انگلیاں کھلی رکھیں اپنی بیٹھنے لمبی کریں اور سر کو بیٹھ کر براہ رکھیں، پھر تین بار "سبحان رب العظیم" کہیں اس کے بعد "سُبْحَانَ اللَّهِ لَمْ يَحْدُدْ" کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائیں، یہاں بھی تجھہ تحریر کی طرح رفع یہاں کریں، پھر جب سیدھے کھڑے ہو جائیں تو کہیں "ربنا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَبِيبًا مبارَكًا فِيهِ مَلءُ السَّمَاوَاتِ وَمَلءُ الْأَرْضِ وَمَلءُ مَا شَتَّتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ"

”اے ہمارے پروردگار! یہ سی لیے ہے ہر قسم کی تعریف اتنی کہ بھر جانے اس سے آسمان اور بھر جانے اس سے زمین اور بھر جانے ہر وہ چیز ہے تو چاہے اس کے بعد۔“ (سر)

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے چائیں، سجدے میں اپنے بازوں کو پہلو سے اور پیٹ کو دُونوں رانوں سے دوڑ رکھیں، اس طرح کہ دُونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہوں اور دُونوں قدموں کے آخری حصے پر سجدہ کریں وہ اس طرح کہ پاؤں اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں، پھر سجدہ میں تین بار **سبحان ربي الأعلى** پڑھیں، یہ بھی جائز ہے کہ حدیثوں میں وارد بعض دیگر اذکار کا اشاعت کریں یا جو دعا کرنے چاہیں کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور ہاتھیں پاؤں کو پھجا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایمیں پاؤں کا رخ قبیل کی طرف ہو یا دُونوں قدموں کو اس طرح کھدا کریں کہ ان کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور سرین پر بیٹھ جائیں اور دوبار کہیں: **رب اغفرلي**، اے پروردگار! مجھے معاف کر دے۔ ”نیز آگے یہ بھی پڑھتے میں۔ **اللهم اغفرلي و ارجعني و ارجعني و اهديني و اهديني واغفري**، اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر حرم فرمادا میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرمادا، مجھے رزق دے، مجھے بدایت دے اور مجھے غافیت دے۔“ (لہوارہ، تذكرة، ابن باری)

اس کے بعد پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کریں، پھر جب دو رکعت سے فارغ ہو جائیں تو (باہیں) پاؤں کو پھجا کر اس پر تشدید کے لیے بیٹھ جائیں، اپنے ہاتھ کو باہیں ران اور دایمیں ہاتھ کو دایمیں ران پر رکھ لیں اور اپنے دایمیں ہاتھ کی دُونوں پچھلی انگلیوں کو سمیٹ کر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے علاقہ بنا لیں اور شادت کی انگلی سے اشارہ کریں، پھر پڑھیں: **التجياث الله والصلوات والطيبات السلام عليك أبا القيبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين،أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أنَّ مُحَمَّداً عَبْدَه وَرَسُولَه**“ تمام قفل عبادات، بدین عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لیے میں، سلاموآپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبد مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول میں۔“ (ہدی، سلی)

پھر چار رکعت اور تین رکعت والی نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور رفع یہین کریں، باقی نماز بھی اسی طرح پڑھیں لیکن آخری رکتوں میں قراءت جہا نہیں کی جائے گی اور صرف سورہ فاتحہ پر اتفاقیاً جائے گا، پھر تو زک کرتے ہوئے آخری تشدید کے لیے بیٹھ جائیں (تو زک اس طرح ہے کہ) باہیں پاؤں کو پھجا کر دایمیں طرف نکال لیں اور دایمیں پاؤں کو کھدا کر کے (باہیں) سرین کو زمین پر لکھیں (تو زک، دو تشدید والی نمازوں کے دوسرے تشدید میں مشروع ہے) پھر تشدیداً (التحجۃ للہ...) پڑھ کر پڑھ کر پڑھیں: **اللهم صل على محمدٍ وعلى آل محمدٍ كذا صلیت على إبراهیم وعلى آل إبراهیم إلهٗ حبیبٌ محبیبٌ اللهم ياربِّ عَلٰى حَمْدٍ وَعَلٰى آلِ حَمْدٍ كَمَا يَأْرِكُتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّاَكَ حَبِيْبٌ حَمِيْدٌ**“ اے اللہ! رحمت نازل فرمادا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یعنی تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے قبل ہے بزرگی والا، اے اللہ! برکت نازل فرمادا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یعنی تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف کے قبل ہے بزرگی والا۔“ (ہدی)

سنت یہ ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: **اللهم إني أخوضك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر، وفتنة التحني والنسبات، ومن شر فتنة المسيح الدجال**“ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذاب جنم سے، اور عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور سچ دجال کے فتنے کے شر سے۔“ (سر)

اس کے علاوہ حدیثوں میں دیگر وارد دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں، پھر دو سلام پھیلیں، چنانچہ **السلام عليکم ورحمة الله** کہتے

ہوئے دوائیں طرف متوجہ ہوں، پھر بائیں طرف متوجہ ہوں، اسکے بعد احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔

مریض کی نماز: اگر کھدے ہو کر نماز پڑھنا مرض میں اضافے کا سبب بنے یا مریض کھدے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پت لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع و سجده کرنے سے عاجز ہو تو اشارے سے نماز پڑھے، مریض کی جوانی میں چھوٹ گئی ہوں ان کی قضاۃ اجب ہے اگر ہر نماز کو اس کے وقت پڑھنا مشکل ہو تو پچایے کہ نہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک کے وقت میں جمع کر کے پڑھ لے۔

مسافر کی نماز: اگر سفر کی مسافت 80 کلومیٹر سے زیادہ ہو اور سفر کسی جائز مقصد کے لیے ہو تو پار رکعت والی نماز کو دو رکعت، یعنی قصر کے پڑھنا پایا ہے۔ اگر مسافر سفر کے دوران میں کسی مگہ پار دن سے زیادہ تمہرنا پاہے، یعنی 20 نمازوں کی تعداد تو مجتنمے کے بعد ہی سے نمازوں پوری پڑھے گا اور قصر نہیں کرے گا۔ اگر مسافر مقیم کی اقدامیں نماز پڑھ رہا ہے یا حالت حضر کی کوئی نماز بھول گیا اور سفر میں یاد آئے یا اس کے برعکس ہو تو ان تمام حالتوں میں نماز پوری پڑھے گا۔ مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا جائز اور قصر کرنا افضل ہے۔

بعد کی نماز: بعد کی نماز نہر سے افضل ہے، یہ ایک مستقل نماز ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ نہر کی نماز ہے جسے قصر کے پڑھا گیا ہے، اسے نہ تپار رکعت پڑھنا باہر ہو گا اور نہ نہر کی نیت سے منفہ ہو گی اور نہ اسے عصر کے ساتھ کسی بھی صورت میں جمع کیا جاسکتا ہے اگرچہ وہاں جمع کے اساب پانے جائیں۔

وتراکی نماز: وترکی نماز سنت ہے، اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وترکی کم ازکم مقدار ایک رکعت اور زیاد سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔ افضل یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ کمال کا ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ دو سلام کے ساتھ تین رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری میں سورہ کافر فن اور تیسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ رکوع کے بعد ہاتھ احصار کرنے کا منتخب ہے۔ اسی طرح منفرد ہو یا جماعت کے ساتھ دعا باؤ اور باندہ پڑھنا منتخب ہے۔

۱. وَيَہ میں: تین بار أستغفِرُ اللَّهَ كَمْ كَيْ ذَكَرْ پھیں: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارِكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۚ اَسَ اللَّهُ تَوْهِی
سلامتی وَالاَسَے اوڑتیری طرف سے ہی سلامتی ہے تو بہت بار بار کرتے ہے اسے صاحب بلال وَالْإِكْرَامِ ۚ (صحیح) لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا
شريك له، لہ الملک وله الحمد، وهو على كل شيءٍ قدير، لا حول ولا قوّة إلا بالله، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيمَانَهُ لِهِ النَّعْمَانُ وَلَهُ الْفَضْلُ
وَلَهُ الْفَنَاءُ الْخَلِصُ لِهِ الدِّينُ وَلَوْ كَرِهُ الْكَافِرُونَ ۚ اللَّهُ كَمَا كَوَلَى مُبِيِّنُ شَيْءٍ، وَمَا كَيْلَاهُ، اس کا کوئی شریک
نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے (بڑی سے بڑی) پچھے
کی تہمت اور نہ نہیں کرنے کی طاقت ملک اللہ کی تقویت ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور نہیں ہم عبادت کرتے تک معرفت اسی کی،
اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے قضل اور اسی کے لیے بیتمن شتا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، فاص کرنے والے
میں (هم) اسی کے لیے بندک کو خواہ ناکار بھیں (اسے) کافر۔ (صحیح) اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مَعْنَعَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدْ
مِنْكَ الْجَدْ ۚ اَسَ اللَّهُ تَوْهِیں ہے کوئی رونکے والا اس پیچ کو تو عطا کرے اور نہیں کوئی دینے والا جس پیچ کو تو رونک لے اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحب جمیت کو تیرے ہاں اس کی جمیت۔ (صحیح) مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ وعاظ کے ساتھ دس بار پڑھ پھیلیں: لا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شريك له، لہ الملک وله الحمد بمحیی ورمیت، وهو على كل شيءٍ قدير، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وَمَا كَيْلَاهُ،
نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہی زندگی دینا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل
قررت رکھتا ہے۔ ”33 بار سیحان اللَّهِ“ اللَّهُ بات ہے۔ ”33 بار الحمد للَّهِ“ سب تعریف اللہ ہی کے لیے
ہے۔ ”33 بار اللَّهُ أَكْمَر“ اللَّهُ سب سے بڑا ہے۔ ”اوہ سوپا کرنے کے لیے ایک بار لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شريك له، لہ الملک وله
الحمد وهو على كل شيءٍ قدير“ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وَمَا كَيْلَاهُ، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی
کے لیے سب تعریف ہے اور وہی بہرچی پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“

اس کے بعد آیت اللہ سی پڑھئے، (اسن ابیری للشافعی) پھر (قَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) (قَلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (قَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پھیلیں (بَلَّاَنَدَ)
البَلَّاَنَدَ فَمَرَأَ مَرْغَبَ کے بعد سورہ اخلاص اور مہدوتین کو تین تین بار پڑھیں۔ (بَلَّاَنَدَ)

جنازے کی نماز: مسلمان میت کو غسل دینا، کھن پہنانا، اس کی نماز جنازہ پڑھنا، جنازے کو احمدنا اور اسے دفن کرنا فرض کھایا جاتے ہیں۔ شید کو نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کھنایا جائے گا بلکہ وہ جس حال میں شید ہوا ہے اسی حال میں دفن کر دیا جائے گا۔ شید کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے (واجب نہیں ہے)۔ مرد کو تین سفید کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کھنایا جائے۔ وہ کپڑے یہ ہیں: ازار، غار (اوزھنی یا رقام) فُریس اور دو پادریں۔ امام یا ایکی نماز جنازہ پڑھنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ مرد کے سینے اور عورت کی ناف کے مقابل کھرا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یہ مذکور کیا جائے، پہلی تکبیر کہ کہ آسمتہ آسمتہ اعوذ بالله، بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھیں، پھر دوسری تکبیر کہ کہ درود شریف پڑھیں، پھر تیسرا تکبیر کہ کہ میت کے لیے دعا کریں اور یہ تمیٰ تکبیر کہ کہ قدرے غاموش رہ کر سلام پھیروں۔

ایک بادشاہ سے اپر قبر کا بلند کرنا، اسے پہنچنے بنانا، اسے بوس دینا، اس پر خوبی سکانا، اس پر کچھ لکھنا اور اس پر بیٹھنا یا چلنا حرام ہے، اسی طرح اس پر جماغ چلانا، اس کا طواف کرنا، اس پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں دفن کرنا بھی حرام ہے بلکہ قبروں پر جو قبے ڈغیرہ بنے ہوں انھیں ڈھا دینا واجب ہے۔

* تعزیت کے لیے کوئی ناص الفاظ متعین نہیں ہیں، البتہ تعزیت کرنے والا ان الفاظ میں تعریف کلمات کہ سکتا ہے: **أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك** **بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى تَبَرِّعُوا بِإِيمَانِكُمْ**

* اگر کسی کافر کی وفات پر کسی مسلمان سے تعزیت کرنی ہے تو **أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك** **بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى تَبَرِّعُوا بِإِيمَانِكُمْ** (وغفرانیک جملہ نہیں کہا جائے گا) کسی کافر سے تعزیت کرنا حرام ہے، خواہ کسی مسلمان ہی کے بارے میں ہو۔

* اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اہل نانہ اس کی وفات پر نوادہ ماتم کیں گے تو اس پر واجب ہے کہ انھیں اس سے بازستنے کی وصیت کر دے ورنہ ان کے نوادہ کرنے پر اسے عذاب ہو گا۔

* امام شافعی فرماتے ہیں کہ ماتم پر ہی (تعزیت) کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے، یعنی اہل میت کا کسی ایک گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ماتم پر ہی کے لیے وہاں آئیں بلکہ پاہیے کہ ہر شخص، خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے کام میں مشغول ہو جائے۔

* میت کے اہل نانہ کے لیے کھانا تیار کرنا سنت ہے، البتہ ان کے کھانے میں سے کھانا یا وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا مکرہ ہے۔

* بغیر رخت سفر باندھے مسلمان کی قبر کی زیارت کو جانا مسنون ہے، کافروں کی قبر کی زیارت بھی جائز ہے اور کافر کو کسی مسلمان کی قبر کی زیارت سے روکا نہیں جائے گا۔

* قبرستان میں داخل ہونے والے کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: **السلام عليكم دار قوم مؤمنين (یا یہ الفاظ کے) اهل الدیار من المؤمنین و إنا إن شاء الله يکم للأخلون، برحم الله المستقدمین مثناً والمستاخرين، فسأل الله لنا ولڪم العافية، اللهم لا تخربنا أجراهم، ولا تقفيتنا بعدهم، واغفر لنا و لهم** "سلام ہو تم پر ان گھروں (قبروں) کے مومن مکینوں اور بلاشبہ تم بھی، اگر پاہالا للہ نے، تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور رحم فرمائے اللہ پہلے جانے والوں پر ہم میں سے اور بعد میں جانے والے ہم پر۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے غافیت کا۔ اے اللہ! ہمیں ان کے ابھر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے فتنے میں نہ ذال دین، ہمیں بھی اور ان کو بھی بیش دے۔" (سل)

عیدِ میت کی نماز: عید کی نماز فرض کھایا ہے، اس کا وقت بادشاہ کی نماز کا وقت ہے (سونج کے ایک نیہہ اپر آنے سے لے کر زوال سے ذرا پہلے تک) اگر عید کا علم زوال کے بعد ہو تو دوسرے دن اس کی قضا ادا کی جائے گی، دو خطبوں کے علاوہ نماز

یہ کی شرطیں تمام ترویٰ میں جو نماز مجععہ کی میں۔ عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

نماز عید کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں مکبیر تحریر کے بعد اور **أَعُوذُ بِاللَّهِ** سے قبل پچھے مکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ مکبیریں کہی جائیں گی۔ ہر مکبیر کے ساتھ فون یہمن کیا جائے، پھر اعوذ بالله پڑھی جائے، ہر سورہ فاتحہ کو باآواز بلند پڑھا جائے، پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ پڑھی جائے گی، پھر سلام ہمیں کے بعد امام مجععہ کی طرح دو خطبے دے گا اور خطبوں کے درمیان میں بہت سے مکبیر کے گلایا بھی سمجھ ہے کہ عید کی نماز امام نفل نماز کی طرح پڑھی جائے کیونکہ زائد مکبیریں اور ان کے درمیان ذکر سنت ہے (واجب نہیں ہے)۔

کوف (گہن) کی نماز: سورج یا پاندہ گہن کی نماز سنت ہے۔ اس کا وقت سورج یا پاندہ گہن شروع ہونے سے لے اس کے ختم ہونے تک ہے۔ اگر اس نماز کا سبب (گہن) ختم ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ میں جملی رکعت میں جہا فاتحہ اور کوئی لمبی سوت پڑھی جائے، پھر لمبارکوں کیا جائے، پھر **سَبِّعَ اللَّهُ لِيَنْ حَمَدَ كَتَبَ** (رکوع سے) سر اعمالیا جائے میں سجدہ نہ کرے بلکہ پھر سورہ فاتحہ اور کوئی لمبی سوت پڑھے، اس کے بعد لمبارکوں کرے، پھر رکوع سے سر اعمالیا اور اس کے بعد دو لمبے سے سجدہ کرے، پھر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور آخر میں تشدید پڑھ کر سلام پھیردے۔ اگر تقدیمی پہلے رکوع کے بعد نماز میں شامل ہوتا ہے تو اس نے پہلی رکعت نہیں پائی (اس یہ اس کی قضا ادا کرے)۔

استرقا کی نماز: جب زمین شکن ہو جائے اور بارش کی کمی ہو تو یہ نماز پڑھنی ممنوع ہے، اس کا وقت، طریقہ اور اس کے حکام نماز عید کے میں، فرق صرف یہ ہے کہ امام نماز استرقا کے بعد صرف ایک خطبہ دے گا۔ نماز کے آخر میں (فارغ ہونے کے بعد) پادر کا پلٹنا ممنوع ہے جس کا مقصود یہ نیک فال لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بدلتے۔

نفل نماز: نبی ﷺ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ روزانہ بارہ رکعت سنن راتبہ (ان سننوں کو کہتے ہیں جو فرض ماذوق سے پہلے اور بعد میں میں) پڑھتے تھے۔ دو رکعت فخر سے پہلے، پار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد دو رکعت غرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ ان کے علاوہ بھی متعدد نفل نمازوں آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔

غمونہ اوقات: جن اوقات میں نماز پڑھنے سے مطلقاً روکا گیا ہے ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ وقایت یہ میں: 1) طلوں فہر سے آفتاب کے نیڑہ برا بر باند ہونے تک۔ 2) وسط آسمان میں قیام آفتاب کے وقت تک کہ وہ بحل جائے۔ 3) نماز عصر کے بعد غروب شمس تک۔ البتہ ان اوقات میں سبی نمازوں (وہ نمازوں جو کسی سبب سے مشروط ہیں) پڑھنا صحیح ہے، یعنی تجیہ الحجہ، طافت کی دو رکعتیں، فخر کی سنتیں (جو فرض سے پہلے پڑھنے سے رہ گئیں) نماز جازہ، تجیہی الوضو سمجھہ متأذہ اور سجدہ شکر وغیرہ۔

* **مسجدوں سے متعلق احکام:** جب حاجت مسجد بنانا ضروری ہے، مسجد اللہ کے نزدیک سب سے محبوب بلگہ ہے، مسجدوں میں گام بجانا، تالمی بجانا، موستقی، حرام شر پڑھنا، مردہ عورت کا اختلاط، ہم بستری اور خرید فروخت حرام ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید فروخت کرتے دیکھے تو کہ: "اللہ تیری تجارت میں فانہ نہ دے۔" اسی طرح مسجد میں کم شدہ پھری کا اعلان کرنا بھی حرام ہے اور اگر کسی کو ایسا کرتے سن لے تو یہ کہنا سنت ہے: "اللہ اس چیز کو تمیں واپس نہ دے۔" مسجدوں میں ایسے بچوں کو نعلم دینا پڑا ہے جن سے کوئی ضرر نہیں ہے۔ اسی طرح عقد نکاح کرنا، فصلہ کرنا، پائز اشعار پڑھنا، اعتکاف کرنے والوں اور دوسروں و سوونا، محانا اور مرضیں وغیرہ کا رات گزارنا، قیبلہ کرنا جائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ مسجدوں کو شور شرابے، لوثانی جملوں، گش اور پانپنیدہ آفاؤں بلند کرنے اور ان میں بلاوجہ راستہ بنانے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی طرح مسجدوں میں بے قائدہ دنیاوی گھنٹوں کرنا مکروہ ہے۔ مسجد کی قالین، صفوں، مرجاع اور بھلی وغیرہ کو شادی و تعلیمات کی تقریبوں کے لیے استعمال نہیں کرنا پایا۔

زکاۃ کے مسائل

وہ چیزیں جن میں زکاۃ واجب ہے: زکاۃ پار قسم کے مال میں واجب ہے: (۱) پذیرے والے پہنچائے۔ (۲) زمین پیداوار (امان) (سما پاندی)۔ (۳) تجارتی مال۔

وجوب کی شرطیں: وجوب زکاۃ کے لیے پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، وہ یہ ہیں: (۱) اسلام، (۲) آزادی، (۳) نصاب کو پہنچنا، (۴) ملکیت کا کامل ہونا، (۵) زمین پیداوار کے علاوہ باقی چیزوں پر سال گرنا۔

چھپاٹوں کی زکاۃ: ایسے پہنچائے تین قسم کے ہیں، یعنی اونٹ، گائے اور بکری۔ ان میں وجوب زکاۃ کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) یہ جانوروں پر اس کا اکثر حصہ پڑا گاہ میں پذیرے والے ہوں۔ (۲) دودھ اور افرائش نسل کے لیے ہوں، ذات کام کے لیے نہ ہوں، البتہ اگر تجارت کے لیے ہیں تو ان کی زکاۃ مال تجارت کی زکاۃ ہوگی۔

اونٹ کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۲-۱	۹-۵	۹-۵	۹۰-۶۷	۵۵-۶۱	۶۰-۸۶	۳۵-۳۶	۳۵-۲۵	۲۳-۲۰	۱۹-۱۵	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	۱۳-۱۰	
مقدار	زکاۃ نہیں	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں	چار بکریاں	ایک بنت																				
زکاۃ	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے

اگر تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو ہر چھپاٹ پر ایک بکری اور ہر پارٹی پر ایک بنت لبون۔

بنت مخاض: ایک سال کی بھی کوہن بنت لبون: دو سال کی بھی کوہن: تین سالہ بھی کوہن پذیرہ: چار سالہ اونٹنی کوہن کئے ہیں۔

بکری کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۲۹-۱	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۵۹	۵۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰	۳۹-۳۰
مقدار	اس میں کوئی	ایک تبعید یا	ایک من یا	زکاۃ نہیں	پاہلیں پر ایک	منہ	زکاۃ نہیں	تبعید	زکاۃ نہیں	تبعید	زکاۃ نہیں														
زکاۃ	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے	بے

چھپاٹ کو پہنچ جائے تو ہر تیس پر ایک تبعید اور ہر پالیں پر ایک منہ ہے۔
 (تبعید یا تبعید: ایک سالہ بچپن۔ من یا منہ: دو سالہ بچپن)
 پھر اگر عدد پارٹیوں کو پہنچ جائے توہر میں ایک بکری کی زکاۃ میںزیر (جو بھتی کے لیے ہو) نہ لیا جائے گا، نہ بوزخا، نہ اندھا اور نہ وہ بکری جو اپنے پچھوں کو دو دھپر پلاتی ہو، اسی طرح نہ تو حملہ بکری، نہ بہت ابھی تندرست بکری اور نہ ابھی قیمت وہی بکری لی جائے گی۔
 (بکری بجذع الشان: بھی کاچھ ماہ کا بھی، بکری کا شن: ایک سالہ بھی)

زمین پیداوار کی زکاۃ: یہ اور پھل کی ہر اس پیداوار بطور ذخیرہ رکھی جاتی اور نامی جانے والی ہو، یعنی داؤں میں جو گیوں اور پھلوں میں انگور اور کھجور، البتہ جو غدیر یا پھل نہ تو ذخیرہ کے طور پر رکھا جاتا ہو اور نہ نامیا جاتا ہو، جیسے ساگ سبزی وغیرہ تو اس میں زکاۃ نہیں ہے۔ (۲) نصاب کو پہنچنا، یہ نصاب زیادہ ہے۔ (۳) غدیر اور پھل و توبہ زکاۃ کے وقت ملکیت میں ہو، پھلوں اور میوں میں و توبہ زکاۃ کا وقت یہ ہے کہ پھل سرخ ہو جائے یا اس میں پھیلان آجائے اور کھیتی (داون) میں و توبہ زکاۃ کا وقت داؤں کا سخت ہو جائے اور سکھ جائے۔

عشر کی مقدار: جس کھیت اور باغ کی سیخانی میں کوئی مشقت درپیش نہ ہو، یعنی بارش کے پانی یا نہرؤں سے اس کی سیخانی کی ہاتھی ہو تو اس میں عشرہ واجب ہے، یعنی ۱۰٪ اور جس کی سیخانی میں مشقت ڈالگت آتی ہو، یعنی کھوں وغیرہ کے پانی سے سیخانی کرنا پڑتی ہو تو اس میں نصف عشرہ، یعنی ۵٪ ہے، البتہ جس کی سیخانی کچھ دن تو بغیر مشقت کے اور کچھ دن مشقت ڈالگت سے ہو تو اکثریت کا اعتبار: وہ گا اور ایام مشقت اور عدم مشقت کا حساب لگایا جائے گا۔

اثان کی زکاۃ: اثان دو میں: (۱) سما: جب تک ۵ گرام کوہن پہنچانے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔

پاندی: جب تک ۵۰۰ کام کو نہ پہنچے اس پر زکاہ نہیں ہے۔ نقدی اور کافذہ کے نوؤں پر اس وقت تک زکاہ نہیں ہے۔ بہت کہ اس کی قیمت سونے یا پاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو اس کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔ اثناں (سونے، پاندی اور نقدی) کی زکاہ کی مقدار پر تمہانی عشر، یعنی (۵۔۲%) دھانی فیصد ہے۔

استعمال کے لیے رکھے گئے جائزیوں میں زکاہ نہیں ہے، البتہ جوزیوں کے لیے یاد نہیہ کرنے کے لیے ہو اس پر زکاہ ہے۔ سونے اور پاندی کا جوزیوں کا استعمال میں آتا ہے وہ عورتوں کے لیے حال ہے۔ پاندی کی معمولی مقدار برتن ڈھنیوں میں (صلاح کی غرض سے) لگانا جائز ہے، مردوں کے لیے پاندی کی تمہاری مقدار، یعنی انگوٹھی اور پٹھٹے کے فریم وغیرہ بھی جائز ہے، البتہ سونے کا معمولی ساصہ بھی برتن ڈھنیوں میں لگانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، مردوں کے لیے اس کی تمہاری سی مقدار پر کسی نہیں کے تابع ہو، یعنی کچوٹے کے بہن اور دات کا بندھن جائز ہے بشرطیکہ اس میں حورتوں کی مشاہست نہ ہو۔

اگر کسی کے پاس ایسا مال ہے جو گھنٹا بڑھتا ہے اور ہر ملنگ کی زکاہ اس کے سال پورا ہونے پر علیحدہ نکانا مشکل ہے تو سال میں ایک دن منتعین کر کے اس کی زکاہ دے دیتی چاہیے، پٹانچہ اس منعینہ دن میں حساب لگائے کہ اس کے پاس کتنا مال ہے، پھر اس میں سے دھانی فیصد (۵۔۲%) کا کال دے، خواہ اس میں وہ مال بھی شامل ہو جس پر سال پورا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب تخلّف ہے یا اس کے پاس کوئی گھریاز میں ہے جس کا کرایہ وصول ہوتا ہے اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتا تو اس پر زکاہ نہیں ہے اگرچہ وہ زیادہ ہی ہو۔ اور اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے رکھتا ہے اور اس پر سال گزرا جاتا ہے تو اس کی زکاہ ادا کرنا ضروری ہے، پھر اگر سال میں بار بار زکاہ نکانا مشکل ہے تو زکاہ دینے کے لیے ایک دن منتعین کر لے بیساکھ سے قبل ذکر ہوا۔

قرض کی زکاہ: اگر کسی کا قرض مال دار یا کسی ایسے شخص پر ہے جس کے پاس اتنا مال ہے کہ قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو قرض، خواہ جب قرض واپس لے گا تو یعنی سال گزر پکے میں ان سب کی زکاہ دے گا، خواہ گدرے سال کم ہوں یا زیادہ اور اگر قرض کا واپس لینا مشکل ہو یعنی کہ کسی فقیر پر قرض ہے تو اس پر زکاہ نہیں ہے کیونکہ وہ اس مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

سامان تجارت کی زکاہ: سامان تجارت میں وہ بوب زکاہ کے لیے پار شرطیں ضروری ہیں: ۱) مال اس کی ملکیت میں ہو۔ ۲) مال میں تجارت کی نیت ہو۔ اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو جو کہ سونے اور پاندی کا کم از کم نصاب ہے۔ ۳) اس پر سال گزرا جائے۔

اگر یہ شرطیں پائی جائیں تو اس سامان کی قیمت میں سے زکاہ نکالیں گے اور اگر اس کے پاس سونا، پاندی اور نقدی بھی ہے تو سامان تجارت کی قیمت میں ملا کر نصاب پورا کریں گے اور اگر سامان تجارت میں استعمال کی نیت کرے، یعنی کچھا، مگر اور کارو ڈھنیوں اس پر زکاہ نہیں ہے اور اگر پھر بعد میں اس میں تجارت کی نیت کر لے تو نئے سرے سے سال پورا ہونے کا حساب لگائیں گے۔

صدقہ فطر: صدقہ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عید کے دن اور رات اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زائد مال کا مالک ہو۔

صدقہ فطر کی مقدار: ہر مرد و عورت کی طرف سے اہل شہر کی عام غذا سے (۱/۲) سوادہ مکوبے۔ جس پر زکاۃ فطر واجب ہے اگر اس کے پاس ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ڈھنہ اس شخص کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالے جو عید کی شب اس کی نکالت میں ہو۔

محب یہ ہے کہ صدقہ فطر عید کے دن نماز عید سے پہلے نکالا جائے، عید نماز سے موخر کرنا بائز نہیں ہے، نیز عید سے ایک یادو دن پہلے دیا جا سکتا ہے۔ ایک جماعت کا صدقہ فطر ایک ہی شخص کو دیا جا سکتا ہے اور ایک شخص کا صدقہ فطر ایک جماعت پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

زکاۃ نکالنا: زکاۃ کا فوری طور پر نکالنا واجب ہے۔ نابالغ پچھے اپنے پاگل کے قلی کو پوچھیے کہ ان کے مال کی زکاۃ نکالے، سنت یہ ہے کہ فرض زکاۃ قابہ کر کے دی جائے اور صاحب زکاۃ خود اپنے ہاتھ سے ادا کرے۔ زکاۃ کے لیے یہ شرط ہے کہ زکاۃ دینے والے کی نیت زکاۃ دینے کی ہو اگر عام صدقہ کی نیت رہی تو زکاۃ ادا نہ ہوگی، خواہ اپنا پورا مال صدقہ کر دے۔ افضل یہ ہے کہ ہر قسم کے مال کی زکاۃ اپنے شہر کے فقراء کو دے، البتہ مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے شہر منتقل کی جاسکتی ہے۔ جب نصاب پورا ہو تو دوسرے مال کی زکاۃ ایک ساتھ پیشی دینا صحیح اور کافی ہے۔

زکاۃ کے متعلق: زکاۃ کے متعلق آئندہ میں: ۱) فقراء - ۲) مساکین - ۳) زکاۃ وصول کرنے والے - ۴) جن کی تابیف قلب مقصد ہو - ۵) گردان آزاد کرنے والے - ۶) قرض دار۔ فی سبیل اللہ (جادۂ غیرہ) ۷) مسافر۔ ان میں سے ہر ایک صفت کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا، البتہ زکاۃ کی وصولی کرنے والوں کو ان کی اجرت کے مطابق دیا جائے گا، خواہ وہ مال دار ہی یکوں نہ ہوں، اگر بغاوت کرنے والے کسی شہر پر قابض ہو جائیں تو زکاۃ ان کے حوالے کرنا بائز ہو گا۔ اگر عالم، خواہ عادل ہو یا قائم کسی سے تبردستی یا برضا زکاۃ لے لے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

کافر، اپنے غلام، مالدار اور ان لوگوں کو جن کے خرچ کی ذمے داری اپنے ان پر ہو اور جنی پاشم کو زکاۃ دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر لا علی میں کسی غیر متعلق کو زکاۃ دی اور بعد میں معلوم ہو گیا تو یہ کافی نہ ہوگی۔ ہاں، اگر کسی ایسے شخص کو قبیر سمجھ کر زکاۃ دے دی، پھر بعد میں معلوم ہو اکہ وہ تو مالدار ہے تو اس صورت میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

نعلیٰ صدقات: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ مِنَ الظَّالِمِينَ مِنْ عَتَّلِهِ وَخَسْتَاتِهِ بَعْدَ مُؤْتَهُ عَلَيْهِ أَعْلَمُهُ وَنَثَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُضْحَفًا وَرَقَّهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لَابْنِ السَّيْلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أُخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَايَهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ» «مُؤْمِن کی وفات کے بعد اسے اس کے جن اعمال اور نیکوں کا ایر پہنچتا ہے وہ یہ میں: ۱) علم جسے سکھایا اور پھیلایا، ۲) نیک اولاد جسے چھوڑ کر گیا، ۳) مسحافت، یعنی قرآن مجید، جو کسی کو دیا، ۴) کوئی مسجد بنادی، ۵) مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنادیا، ۶) کوئی نہر کھدوائی، ۷) اپنی صحت اور زندگی میں کوئی ایسا مال صدقہ کیا جس کا اجر اسے ملتا رہے۔» (ابن ماجہ)

روزے کے احکام

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور روزے پر قدرت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے۔ حیض و نفاس والی یوں اس سے مستثنی ہیں۔ الیسا بالغ بچہ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے عادت ڈالنے کے لیے اسے روزہ رکھنے کا علم دیا جاتے گا۔ ماہ رمضان کی آمد دو ذی یوں سے معلوم ہوتی ہے: ۱) پاند دکھائی دینا جس کی شادت قابل اعتماد عاقل و بالغ مسلمان دے، خواہ وہ ہوتی ہی ہو۔ ۲) شبان کے تینیں دن پورے ہونا۔

صح صادق کے طبع سے روزے کے وجوہ کی ابتداء ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک رہتی ہے، فرض روزے کی نیت طبع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزے کو توڑنے والے کام: ہم بستری کرنا۔ اس صورت میں قضا اور رکھارہ دوںوں واجب ہیں۔ کھارہ یہ ہے: ایک غلام آزاد ہرنا، نہ ملے تو دو ماہ لگاتا روزے رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سالم مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ بھی میرہ: تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ منی کا خروج، خواہ بوس و کنار کے ذریعے سے ہو: مشت زنی کے ذریعے سے، البتہ اختلام کی صورت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یا ان بوجھ کر کھان پیدا اگر بھول کر ایسا ہوا ہے تو روزہ صحیح ہے۔ سینکلی گلوانے کے ذریعے سے یا خون دینے کے لیے فون انکوانا، البتہ بیٹ وغیرہ کے لیے تھوڑی مقدار میں دیا گیا خون یا بغیر قصد و ارادہ کے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، میںے زخم لگت گیا یا تکیری پھوٹ گئی وغیرہ۔ جان بوجھ کر قہ کرنا۔

اگر غبار ازک طبع میں داخل ہو گیا یا کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی ملن نکت بچ گلیا یا سونپنے سے انزال ہو گیا یا اختلام ہو گیا یا بغیر ارادہ کے قے آگئی یا خون نکل آیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جو شخص رات سمجھ کر کھاتا پیدا رہا، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو دن تھا (فجر طبع ہو گئی تھی) تو اس پر قضا واجب ہے اور جس طبع غیر میں شکت تھا اور وہ رات سمجھ کر کھاتا پیدا رہا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوا اور جو شخص دن میں اس شکت میں کھا پی گیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس پر قضا ہے۔

روزہ اظہار کرنے والوں کے احکام: جسے کوئی عذر نہ ہواں کے لیے رمضان میں اظہار کرنا حرام ہے۔ حیض و نفاس والی ہوتے پر اظہار کرنا واجب ہے۔ جو شخص کسی معصوم شخص کی جان بچانے کے لیے روزہ اظہار کرنے کا مقابلا جو اس پر روزہ تو رہنا واجب ہے۔ وہ مسافر جو مسافت قصر تک سفر کر رہا ہے اگر اس پر روزہ رکھنا بھاری ہے تو اس کے لیے اظہار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح اس مریض کے لیے بھی روزہ اظہار کرنا سنت ہے جسے نقصان کا اندریشہ ہے۔ اگر کوئی مقیم دن میں سفر شروع کرتا ہے تو اس کے لیے اظہار جائز ہے۔ اسی طرح اس عاملہ اور دودھ پلانے والی ہوتے کے لیے بھی اظہار جائز ہے جسیں اپنے اپر یا اپنے پچے پر خوف ہو۔ عاملہ اور دودھ پلانے والی ہوتے کے علاوہ تمام مذکورین پر صرف قضا واجب ہے، البتہ عاملہ اور دودھ پلانے والی ہوتے نے اگر اپنے پچے کی وجہ سے اظہار کیا ہے تو ان پر قضا کے ساتھ ہر دن کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

جو شخص بڑھا پے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے اظہار کرتا ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں ہے تو اس پر ہر دن کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور اس پر قضا نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے عذر کی بیناد پر روزے کی قضا میں تاخیر سے کام لیا جت کہ دوسرا رمضان آگیا تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور اگر تاخیر بلا عذر تھی تو قضا کے ساتھ ہر دن کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ رمضان کے جس روزے کی قضا ادا کرناستی و کابلی کی وجہ سے رہ گئی ہے (اور اس کا انتقال ہو گیا) تو اس کے

وارث کا اس کی طرف سے روزہ رکھنا منسوں ہے۔ اسی طرح اگر نذر کاروڑہ رہ گیا ہو تو وارث کے لیے اس کی قضا بھی منسوں ہے، بشرطیکہ نذر طاعت ہو، مزید ہندر طاعت کو ادا کرنا بھی منسوں ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزہ افطار کر دیا لیکن دن ہی میں اس کا عذر ختم ہو گیا یا کوئی کافر رمضان المبارک میں دن کے وقت مسلمان ہو گیا یا حاضرہ عورت پاک ہو گئی یا مریض شفایاب ہو گیا یا مسافر والیں آگئیا یا پھر دن کے وقت بالغ ہو گیا یا بخون کو عقل آگئی اور وہ لوگ روزہ سے نہ تھے تو ان سب لوگوں پر اگرچہ اس دن کا باقی حصہ روزے سے گوار لیں، پھر بھی اس دن کی قضا واجب ہے۔ جس شخص کے لیے رمضان کے دنوں میں روزہ افطار کرنا جائز ہے، اس کے لیے اس دن کوئی اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نفلی روزے: سب سے افضل نفلی روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، پھر یہ کے دن اور ہمuras کے دن کا روزہ ہے، اس کے بعد ہر میینے میں تین دنوں کے روزے رکھنا ہے اور اس میں (تین دنوں کے روزوں میں) سب سے افضل یہ ہے کہ ایامِ یتیض، یعنی قمری ماہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھے، اسی طرح ماہِ شعبان کے بیشتر ایام کے روزے، عاشورہ، یوم عرفہ اور شوال کے پچھے دنوں کے روزے بھی منسوں ہیں، ماہِ ربج کے روزوں کا انتظام کرنا، مجمع اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا، اسی طرح تک کے دن (تین شعبان) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عید الفطر، عید الاضحی اور ایامِ تشریق کا روزہ حرام ہے۔ ہاں، وہ شخص جس کے اوپر ج تمعن اور حج قرآن کی قربانی کے بدلتے میں روزہ رکھنا ہے اس کے لیے ایامِ تشریق میں روزے رکھنا جائز ہے۔

چند ضروری باتیں:

* جبے حدث اکبر (بڑی نماپکی) لاحق ہو، یعنی بُنیٰ شخص یا حیض و نفاس والی عورت جب فخر سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کے لیے فخر کی اذان کے بعد تک غسل کا مؤثر کرنا اور ححری کو پہلے کھالیتا جائز ہے، اس کا روزہ صحیح ہو گا۔

* اگر نقصان کا خوف نہ ہو تو عورت رمضان میں حیض کو مؤثر کرنے کی دو استعمال کر سکتی ہے تاکہ عبادت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔

* روزہ دار اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے، اسی طرح اگر سینے میں بلغم ہے تو اسے بھی نگل سکتا ہے۔

* اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «لَا تَرْأَى أُمَّيَّةً يَخْتَبِرُ مَا عَجَّلُوا إِلَّا فَطَّلَّا وَأَخْرُوا السُّخُورَ»، جب تک میری امت افطار کرنے میں جلدی اور ححری کھانے میں تاخیر سے کام لے گی اس وقت تک نیت سے رہے گی۔ (اب)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: «لَا يَرَى الَّذِينَ ظَاهَرُوا مَا عَجَّلُوا النَّاسُ الْفَطَّلَ لَاَنَّ الْيَتُهُوَ وَالْعَصَارَى يُؤْخَرُونَ»، اس وقت تک دین کو غلبہ عاصل رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہ دن و نصاریٰ تاخیر کرتے میں۔ (ابادی، ابن ماجہ)

* افطار کے وقت دعا کرنا محبوب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی ایک دعا یہ ہے: «دَهْبَ الْفَلَّا وَابْتَلَ الْغَرُوْثِ وَتَبَتَّلَ الْأَجْزِإِنْ شَاءَ اللَّهُ»، پیاس رخصت ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر ملت ہوا۔ (ابادی)

* سنت یہ ہے کہ افطاری تازہ کھجور سے ہو اگر میرہ ہو تو نٹک کھجور سے اور اگر وہ بھی میرہ نہ آئے تو پانی سے افطار کرے۔

* روزہ دار کو پاہیے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے مالت روزہ میں سرمه لگانے، آنکھ اور کان میں ڈرائیں ڈالنے سے پر ہیز کرے لیکن اگر بطور علاج مذکورہ چیزوں کے استعمال کا محتاج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر علاج کا اٹھ ملن تک پہنچتا ہے تو بھی اس

کاروںہ صحیح ہے۔

* صحیح مسلک کے مطابق روزہ دار کے لیے تمام اوقات میں موک کرنا بغیر کسی کراہت کے منفون ہے۔

* روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت، چغلی اور بحوث وغیرہ سے ضرور پر ہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالیدے یا بر ابلا کے تو کہ دینا

* پاہیے کہ میں روزے سے ہوں، پچانچہ لہنی زبان اور دیگر اعضا کی گناہوں سے خالثت کر کے ہی اپنے روزے کی خالثت کی با

مکنی ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ لَمْ يَذْعُ قولَ الرُّؤْرِ وَالْعَتَلِ إِلَّا فَلَيْسَ بِلِهٗ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَتَعَاهَدْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»، جو شخص بحوث بونا اور اس کے مطابق عمل کرنائے پھر وہ تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیا سے رہنے کی کوئی

ضروت نہیں۔ ”(طہی)

* اگر کسی شخص کو دعوت دی گئی تو سنت طبقہ یہ ہے کہ اگر روزے سے بے تو دعوت دینے والے کو دعائیں دے اور اگر روزے سے نہیں ہے تو دعوت کا حملہ کھالے۔

* شب قدر سال کی سب سے افضل رات ہے، اس کا حصول رمضان کے آخری عشرے (کی عبادت) کے ساتھ خاص

ہے اور سب سے زیادہ تاکیدی رات ستائیں ہوں رات ہے، اس رات میں نیکت عمل کرنا ہمار میمینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

اس رات کی کچھ نہایاں بھی میں کہ اس رات کی صح سورج بوقت طلوع بالکل صاف ہوتا ہے، اس کی شعاعیں بہت بلکل ہوتی

ہیں اور موسم مقدوم ہوتا ہے۔ بسا اوقات مسلمان اسے پالیتا ہے لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہو پاتا، اس لیے ایک مسلمان کو

چاہیے کہ وہ رات میں عبادت الہی کی زیادہ کوشش کرے ناس کر آخری عشرے میں۔ بلکہ کوشش ہونی چاہیے کہ رمضان کی کوئی

رات بغیر قیام کے نہ گردے اور تراویح کے لیے جب جماعت میں شریک ہو تو امام کے تراویح مکمل کرنے سے قبل واپس نہ ہو

تاہم اسے پوری رات کے قیام کا اجر ملے۔

* جو شخص نظری روزہ شروع کرے تو اس کا پورا کرنا منفون ہے، واجب نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر اس روزے کو توڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی درج نہیں ہے اور نہ اس کی قضا واجب ہے۔

اعیکاف کے مسائل: کسی عاقل مسلمان کا اطاعت الہی کی نیت سے مسجد میں نہ رہنا اعیکاف ہے۔ اس کے لیے شرائط یہ میں

کہ اعیکاف کرنے والا حدث ابیر سے پاک ہو، باعث اعیکاف سے کسی غاص ضرورت کے تحت ہی باہر آئے، میںے کھانے،

قفاتے حاجت اور وابھی غسل وغیرہ کے لیے۔ بغیر ضرورت کے مقام اعیکاف سے باہر آنے اور ہم بتری سے اعیکاف باطل

ہو جاتا ہے۔ ویسے تو اعیکاف ہر وقت منفون ہے، البتہ رمضان میں اس کی تاکید ہے اور آخری عشرے میں اس کی زیادہ تاکید

ہے۔ اعیکاف کی کم از کم مدت ایک گھنٹہ ہے اور منتخب یہ ہے کہ کم از کم ایک دن رات کا اعیکاف ہو۔ عورت اپنے شوہر کی

اباہت کے بغیر اعیکاف نہ کرے۔ اعیکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ عبادت و طاعت کے کاموں میں مشغول

ہے، بہت سے جائز اور مباح کاموں سے بھی پر ہیز کرے اور لا یعنی باقتوں سے پچھے۔

حج و عمرہ کے مسائل

عمر میں ایک بار حج اور عمرہ فرض ہے، اس کے وجہ کی شرطیں درج ذیل میں ہیں: ۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) بلوغت۔

(۴) آزادی۔ استطاعت یہ ہے کہ اسے تو شہ اور سواری میسر ہو، جس شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کرنے میں لا پرواہی سے کام لیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے مال سے ایک حج اور عمرہ کا خرچ نکالا جائے گا۔ کسی کافر یا بخون کا کیا ہوا حج صحیح نہ ہو، کام کا کیا ہوا حج صحیح تو ہو، کام کا لیکن حج اسلام، یعنی حج فرض کی مدد پر انہیں کافی نہ ہو گا۔ حج کی استطاعت نہ رکھنے والا شخص، میں فتنہ اگر قرض لے کر حج کرتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے۔ جو شخص اپنا فریضہ حج ادا کرنے سے پہلے کسی اور کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا یہ حج اس کی اپنی طرف سے فریضہ حج کی ادائیگی ہو گی۔

اجرام: جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے غسل کرنا، صفائی کرنا، خوشبو لگانا، ملے ہونے کپڑے لاتا کر دو صاف سفید پادریں پہن لینا سنت ہے، اس کے بعد یہ کہتے ہوئے احرام باندھ لے: **لَبِيكَ اللَّهُمَّ عُرْمَةٌ يَا لَبِيكَ اللَّهُمَّ حَجَّاً يَا لَبِيكَ اللَّهُمَّ حَجَّاً وَعُصْرَةً**، اگر یہ خوف ہو کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے اعمال حج پورے نہ کر سکے کا تو یہ کہتے ہوئے شرط لگا سکتا ہے: **إِنَّ حَبْسَنِي حَابِسٌ فَمَتَحَلِّي حِثْ حَسْبِنِي**، جہاں تکہیں بھی کسی سبب سے تو نے مجھے روک لیا تو میں وہیں ملال ہو جاؤں گا۔ (استثناء جنہیں لیجتی)

حج کا ارادہ کرنے والے کو احتیاط ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے کسی ایک کا انتساب کر لے۔ حج تمعن، حج افراد اور حج قران، ان میں سب سے افضل حج تمعن ہے، یعنی حج کے مینے میں (میقات سے) عمرے کا احرام باندھنے، عمرہ ادا کر کے ملال ہو جائے، پھر اسی سال حج کا احرام باندھنے۔ افراد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھنے اور قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھنے یا پہلے (میقات سے تو) صرف عمرے کا احرام باندھنے، پھر طواف (قدوم) شروع کرنے سے قبل حج کی نیت کر لے۔ حج کا ارادہ کرنے والا جب اپنی سواری پر بیٹھ جائے تو ان الفاظ میں تلبیہ ہے: **لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ، لَبِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِيكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ**، اے اللہ! میں عاضر ہوں، میں عاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں عاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ (ختاری) تلبیہ کڑھ سے اور بلند آواز سے پڑھنا منتخب ہے، یہ علم عورتوں کے لیے نہیں ہے (یونکہ ان کے لیے لہنی آواز بلند کرنا منتخب نہیں ہے۔)

مجموعات احرام: (احرام کی حالت میں ممنوع کام) نو میں: ۱) بال کاننا۔ ۲) ناخ تراشنا۔ ۳) مردؤں کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ یہ ازار (تمبد) نہ مل سکے وہ پاچا مہم پہن سکتا ہے اور یہ جوتا نہ مل سکے وہ خخت (چدمی موزہ) استعمال کر سکتا ہے، البتہ انہیں اس قدر کاٹ دے کہ وہ بخنوں سے بیچے ہو جائیں۔ اس حالت میں اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔

(۴) مردؤں کے لیے سر دھانپنا۔ ۵) اپنے کپڑے یا بدن پر خوشبو لگانا۔ ۶) شکار کرنا، شکار سے مراد ملال جھکلی جانور میں۔

(۷) نکاح کرنا، حالت احرام میں یہ حرام تو ہے، البتہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ ۸) شوٹ سے بوس ڈکنار کرنا، بشہ طیکہ ہم بستری نہ کرے، اس کا فدیہ ایک بکری ذبح کرنا یا تین دن کا روتہ رکھنا یا پچھ مسکینوں کو کھانا حملانا ہے۔ ۹) ہم بستہ ہو، اگر تخلی اول سے (یوم الخر) کو کنکریاں مارنے سے) قبل یا علی ہوا ہے تو اس کا حج فاسد ہو گی اور اس پر واجب ہے کہ اس حال میں اپنا حج پورا کرے اور آئندہ سال اس کی قضا ادا کرے، ساتھ ہی ساتھ فدیہ کے طور پر ایک اونٹ ذبح کر کے مکہ کے مسکینوں پر تقسیم کر دے اور اگر تخلی اول کے بعد جام کیا ہے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوا، البتہ ایک اونٹ بطور فدیہ دینا واجب ہے اور اگر عمرے میں جام کیا ہے تو عمرہ فاسد ہو گی، بطور فدیہ ایک بکری دینے کے ساتھ ساتھ عمرے کی قضا لجھتے۔ جام کے علاوہ حج اور عمرہ کسی اور ممنوع کام سے فاسد نہیں ہوتے، ان مخطوطات و مجموعات کے بارے میں عمروت بھی مردی کی طرح ہے، البتہ اس کے لیے

سلے ہوئے کچھے پہنچا جائز ہے، نیز عورت مالت احرام میں نہ برق پہنچنے کی اور نہ نفثہ و دستانہ استعمال کرے گی۔

福德یہ: یہ دو قسم کا ہے: ۱) بطور اختیار: یہ فدیہ بال کائے، خوشبو کائے، سر دھانئے اور مردوں کے لیے سلے ہوئے کچھے پہنچنے کا ہے، پچانچے ایسے خص کو اختیار ہے کہ دو تین دن کے روتے رکھے یا پچھے مسکینوں کو کھانا مکھلانے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، یعنی تقیر بیا ذیاد کلوکے حساب سے یا ایک بکری ذبح کرے۔ اس ضمن میں شکار کا بدل بھی ہے کہ اگر اس کا شنبیہ و مشیل پتوں باعث ہے تو اسے دینا ہے اور اگر اس کا مشیل نہیں ہے تو اس کی قیمت بطور فدیہ دی جائے گی۔ ۲) بطور حرمتیب: یہ ممتنع اور قارن کافیہ ہے جو بطور بدی ایک بکری ہے۔ اور حرم کے جام کافیہ ایک اونٹ ہے اور اگر یہ میرہ ہو تو تین دنوں کے روتے رج کے دو زان میں اور سات دنوں کے روتے رج کے دو زان میں اگر رکھے جائیں، واضح رہے کہ بدی ذبح کرنا یا کھانا کھلانا صرف حرم میں رستے والے فقیہوں کے لیے ہے۔

ملکہ میں داخلہ: حاجی جب مسجد حرام میں داخل ہو تو عام مساجد میں داغلے کی دعا پڑے، پھر اگر حج تمعن کر رہا ہے تو عمر کا طواف شروع کرے اور اگر حج افرادیا حج قران کر رہا ہے تو طواف قدم شروع کرے، پچانچہ لہنی پادر کے درمیانی حصے کو دایین کندھے کے نیچے اور داؤں کناروں کو بائیں کندھے پر لکھ کر اضطلاع کرے، طواف کی ابتدا جو اسود سے کرے، اس طرح کہ حجر اسود کا بوسے لے، اسلام کرے یا صرف اشارہ کرے اور کسے: **بِسْ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ**، ایسا ہی ہر پکر میں کرے، پھر بیت اللہ کو بائیں بانب کر کے طواف کے سات پکر مکمل کرے، اگر ہو سکے تو شروع کے تین پکروں میں رمل کرے (محموٹ مجھوٹ قدم رکھتے ہوئے کندھوں کو بلا کر دوڑتے) اور باقی پکروں میں عام چال پلے، جب بھی رکن یا نی کے سامنے پہنچنے تو مکن ہو تو اس کا اسلام کرے اور داؤں رکنوں (حجر اسود اور رکن یا نی) کے درمیان یہ دعا پڑے: رینا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار^{۱۰۰} اے ہمارے پورے دگار! بھیں دنیا میں بھی اپنائی عطا فرمائ اور آخرت میں بھی اپنائی عطا فرمائ اور یہیں اُنکے عذاب سے محفوظ رکھتا۔ ^(البقرۃ: ۲۰۱)

اور پکر کے باقی حصوں میں جو دعا پاہے مانگتا رہے، پھر اگر ملکن ہو تو مقام ابراہیم کے پہنچے دو رکعت نماز پڑھے ہیں میں سورہ کافر فون اور سورہ القاص مسٹاؤٹ کرے، پھر زمزم کا پانی پیے اور خوب سیر ہو کر پیے، اس کے بعد اگر میرہ ہو تو وہاں آگر حجر اسود کا اسلام کرے، پھر ملتمم کے پاس (حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان) دعا کرے، اس کے بعد صفا پمازی کا رخ کرے اور افچہ پڑھ کریے کے: **أَبْدَأْ سَابِدَ اللَّهَ بِهِ**، میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جام سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔ ^(۳)

اور اس آیت کی تلاویٹ کرے: **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ أَعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطْوُفَ كَبِيرًا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلَيْهِ** ^{۱۰۱}، ایقنتا صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے میں تو بوکولی بیت اللہ کاں جی یا عمرہ کرے تو اس پر ان کا طواف کر لیں میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور جس نے خوشی سے بھالائی کی تو بلاشبہ اللہ قدراں ہے اور خوب جانے والا ہے۔ ^(البقرۃ: ۱۵۸) (اس آیت کے ساتھ) تکبیر و تسلیل کئے، پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ احصار کر دھا کرے، پھر اتار کر سہر نشان تکت عام پال پلے، پھر ایک سہر نشان سے دوسرے سہر نشان تکت بلکی دوڑ گائے، اس کے بعد پھر عام پال پلے ہوئے مروہ تک پہنچے اور وہاں بھی وہی کچھ (ذکر و دعا) کرے جو صفا پر کیا تھا لیکن آیت کی قراءت نہ کرے پھر اس سے اتر کر وہی غل کرے جو پہلے پکر میں کیا ہے یہاں تک کہ سات پکر پورے ہو بائیں۔ صفا سے مروہ تک جانا ایک پکر اور مروہ سے صفا تک آنا دوسرا پکر ہے، پھر بقیہ پکر بھی اسی طرح ہوں گے، اس کے بعد اپنے بالوں کو منڈوانے یا پھونوا کرائے، البتہ منڈوانا افضل ہے الای کہ حج تمعن کا عمرہ ہو (اور حج کے آنے میں ابھی وقت ہو) کیونکہ اس کے بعد حج کرنا ہے (جس میں سر منڈوانے کی ضرورت پڑے گی) اور اگر قارن اور مفرد ہے تو وہ طواف قدم شروع کے بعد طالع ہو گا یہاں تک کہ عید کے دن جمۃ عقبہ سے فارغ ہو جائے (ان تمام امور

میں) عورت بھی مردوں کی طرح ہے مگر وہ طواف اور سعی میں دوڑے گی نہیں۔

حج کا طریقہ: جب یوم التزویہ، یعنی آخرین ذی الحجہ آجائے تو حاجی اگر علال ہے تو کہ مکرمہ میں ہمہ قیام گاہ سے احرام باندھ کر منی کا رخ کرے اور وہاں نوں ذی الحجہ کی رات گزارے، پھر جب نوں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہو کر پاشناک وقت ہو جائے تو عرفات کی طرف روانہ ہو، جب سورج دھل جائے تو عرفہ میں ظہر و عصر کی نماز مجعع اور قصر کے ساتھ پڑھئے، وادی عربہ کے علاوہ عرفات کا پورا میدان موقعت (ٹھہر کی بلگہ) ہے۔ حاجی کو پایتھے کہ یہاں لا إله إلا الله وحده لا شريك له، لہ الملک و لہ الحمد و هو علیٰ کل شيء قادری "اللہ کے سوا کوئی معبد حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی بے اور ساری تعریفیں اسی کی میں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔" کا وردہ نکتہ سے کتاب ہے، دعا، توبہ اور رجوع الی اللہ میں انتہاد سے کام ہے، پھر جب سورج دھل جائے تو الاطیان و سکون کے ساتھ پڑھ کر وہیں رات گزارے، پھر اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر دیہنکت دعا کرتا ہے یہاں نکتہ کہ جب خوب روشنی پھیل جائے تو سورج نکلنے سے قبل وہاں سے منی کے لیے رخصت ہو، جب وادی محسر نکتہ پہنچ جائے وہاں ملکن ہو تو تیری پلے اور منی پہنچ کر بھرہ عقبہ کو غذف کے ہر ابر (پنے سے بڑی اور بندق سے پھوٹی) سات لکنکریاں مارے، ہر لکنکری کے ساتھ اللہ اکبر کے اور لکنکری مارتے وقت ہاتھ بند کرے، لکنکری مارنے میں یہ شرط ہے کہ لکنکریاں حوض میں گریں، خواہ ستون میں جا کر لگیں یا نہ لگیں، جب لکنکری مارنا شروع کرے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دے، پھر قربانی کر کے اپنا سر منڈوانے یا لکڑوانے، البتہ منڈوانا افضل ہے۔

لکنکریاں مار لینے اور حلقت کروانے کے بعد حاجی کے لیے عورت کے علاوہ ہر چیز علال ہو جاتی ہے، اس کو تحمل اول نہیں۔ اس سے فارغ ہو کر کہ باکر طواف افاضہ کرے، یہی وابحی طواف ہے جس کے بغیر حج محلہ ہو گا، پھر اگر میتھیت ہے یا طواف قدوم کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی نہیں کی ہے تو سعی کرے جب اتنا کام کر لیا تو حاجی کے لیے ہر چیز علال ہو گئی حتیٰ کہ اس کی بیوی بھی، یہ تحمل ٹھانی کھلاتا ہے۔ پھر منی اگر وابحی طوپر وہاں راتیں گزارے اور ہر روز نوال کے بعد بترات کو لکنکریاں مارے، ہر ہر سے کو سات سات لکنکریاں ماری جائیں گی، بھرہ اولنی سے شروع کرے، اسے سات لکنکریاں مارے اور تمہارا آگے بڑھ کر کھڑا ہو کر دعا مانگے، پھر درمیان کے بھرہ کے پاس اگر اس طرح اسے بھی سات لکنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کرے، پھر بھرہ عقبہ کو سات لکنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، اس طرح دوسرا دن بھی کرے، اب اگر جلدی کرنا پاپتا ہے (منی میں دو ہی دن گوارنا پاپتا ہے) تو سورج دو بنے سے قبل منی سے نکلنے جائے اور اگر 12 تاریخ کو منی میں سورج دھل گیا تو وہاں (13 تاریخ کی) رات گوارنا اور دوسرا دن لکنکری مارنا ضروری ہو گا، البتہ اگر منی سے نکلنے کا عزم کر لیکن بھرہ وغیرہ کی وجہ سے نہیں نکل سکتا تو سورج دو بنے کے بعد بھی نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اعمال حج میں قران کرنے والے اور افراد کرنے والے برابر ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ قارن پر میتھیت کی طرح قربانی واجب ہے، پھر جب اپنے گھر واپس ہونا چاہے تو بغیر طواف و دعا کیے کہ سے باہر نہ جائے، ایسا ہونا چاہیے کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، البتہ حیض و نفاس والی عورت کو اس کی رخصت ہے۔ اگر طواف کے بعد خرید و فروخت میں مشغول ہو گیا تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف و دعا کیے بغیر روانہ ہو گیا اور دور نہیں گیا ہے تو واپس اگر دور نکل گیا ہے تو اس پر دم واجب ہے۔

حج کے اركان چار میں: ۱) احرام باندھنا، یعنی نکت میں داثنے کی نیت۔ ۲) عرفہ میں قیام۔ ۳) طواف زیارت یا افاضہ۔ ۴) حج کی سعی۔

حج کے واجبات آٹھ میں: ۱) میقات سے احرام باندھنا۔ ۲) رات نکت (سورج دو بنے تک) عرفات میں قیام۔ ۳) آدمی رات نکت مزدلفہ میں قیام۔ ۴) ایام تشریع میں منی میں شب باشی۔ ۵) لکنکریاں مارنا۔ ۶) بال منڈوانا یا کھوانا۔

۷) طواف وداع۔ ۸) حج تمعن اور قارن کرنے والے کے لیے قربانی ذبح کرنا۔

عمرے کے تین اركان میں: ۱) احرام باندھنا۔ طواف عمرہ۔ ۲) سعی عمرہ۔

عمرے کے واجبات دو میں: ۱) میقات سے احرام باندھنا۔ ۲) حلق یا القصیر۔

جو شخص کوئی رُکن پچھوڑ دے تو بغیر اس کے ادا کئے حج و عمرہ صحیح نہیں ہو گا اور جو کوئی واجب پچھوڑ دے تو دم دینے سے اس کا کفارہ ہو جائے گا اور جس نے سنت کو پچھوڑ دیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

کعبہ کے طواف کی صحت کے لیے ۱۳ شرطیں میں: ۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) نیت کی تعین۔

۴) طواف کے وقت کا داخل۔ ۵) حب قدرت ستر عورت۔ ۶) نجاست سے پاکی، پنچھی کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔

۷) سات پکروں کا لیقینی طور پر پوچھ کرنا۔ ۸) کعبہ باہیں طرف ہو، اس بارے میں جہاں غلطی ہو جائے تو اس کا اعادہ کرنا۔ ۹) حدم رتوں۔ ۱۰) پلنے پر قدرت رکھنے والے کے لیے پلانا۔ ۱۱) تمام پکروں کے درمیان موالات۔ ۱۲) مسجد حرام کے اندر طواف۔ ۱۳) محجر اسود سے طواف کی ابتداء۔

طواف کی سنتیں: محجر اسود کو پچھوڑنا یا بوس دینا، بوس دیتے وقت بخوبی کرنا، اپنی اہنگ بگد پر رمل کرنا اور عام پال پلانا، اضطلاع کرنا، دوران طواف دعا و ذکر کرنا، بیت اللہ کے قریب رہنا، طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دور کھٹت نماز پڑھنا۔

سعی کی شرطیں: اور یہ تو میں: ۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) نیت۔ ۴) موالات۔ ۵) پلنے پر قادر کے لیے پلانا۔

۶) سات پکر پورے کرنا۔ ۷) دونوں پہاڑوں کے درمیان مسافت کا پورا کرنا۔ ۸) طواف صحیح کے بعد سعی کرنا۔ ۹) طاف پکر (7,5,3,1) کی ابتداء صفا سے اور جفت پکر (6,4,2) کی ابتداء مروہ سے کرنا۔

سعی کی سنتیں: نجات و گندگی سے پاکی، ستر عورت، سعی کے دوران میں ذکر و دعا، عام پال کی بگد پلانا اور دوڑنے کے مقام پر دوڑنا، دونوں پہاڑوں پر چڑھنا، طواف و سعی کے درمیان موالات کو قائم رکھنا۔

تسلیبیہ: افضل یہ ہے کہ ہر دن کی لکھریاں اسی دن ماری جائیں۔ اگر ایک دن کی لکھریاں کل پر مال دی گئیں یا تمام لکھریوں کو ایام تشریف کے آخری دن پر مال دیا تو یہ بھی کافی ہو گا۔

قربانی: قربانیست مولکہ ہے۔ جب عرشہ ذی الحجہ داخل ہو جائے، یعنی ذی الحجہ کا پاندھ نظر آجائے تو قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے اہنگ قربانی ذبح کرنے تک بال و مانش اور جسم کے کسی بھی حصے سے کچھ کاشنا (یا اکھرنا) باز نہیں ہے۔

حقیقت: حقیقت سنت ہے، حقیقت میں لوکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے جو ولادت کے ساتھ دن بطور استحباب ذبح کی جائے گی، حقیقت میں لوکے کے بال مونڈا اور بالوں کے پر ابر پاندھی صدقہ کرنا منسون ہے۔ اور اسی روز پچے کا نام رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ عبد اللہی یا عبد الرسول وغیرہ نام رکھنا حرام ہے۔ اگر حقیقت اور قربانی کا دن اکھنا ہو جائے اور ایک کام دوسرا سے کفایت کر جائے گا۔

فائدہ: جو شخص مسجد نبوی میں داخل ہو سب سے پہلے دور کھٹت تجیہ المسجد ادا کرے، پھر بنی صالحؑ کی قبر کے پاس آئے۔

پھر قبلہ کی طرف کر کے بنی صالحؑ کے چھے کے مقابل کھڑا ہو جائے۔ دل میں یہ تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں، پھر ان الفاظ کے ساتھ سلام کرے: السلام عليك يا أبا بکر الصدیق، السلام عليك يا عمر الفاروق... اے اللہ! انہیں

ایک ہاتھ دیکھ جانب ہو کر یوں کہے: السلام عليك يا ابا بکر الصدیق، السلام عليك يا عمر الفاروق... اے اللہ! ان کے بنی اور اسلام کی طرف سے بمتین بدله عطا فرم۔ پھر قبلہ رخ ہو کر محجر کو اہنگ باہیں جانب کر کے دعا کرے۔

متفرق فائدے

*** برائی اور گناہ:** ذیل کے کاموں سے گناہ منانے اور معاف کیے جاتے ہیں: بھی توبہ، استغفار، نیک اعمال، مصائب و تکالیف میں مبتلا ہونا، صدقہ و خیرات، کسی مسلمان کی دعا، اس کے بعد بھی اگر کوئی گناہ باقی رہ گیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا تو قبیر میں یا حشر کے دن آگ کی سرادے کر گناہوں سے پاک و صاف کر دیا جائے گا، پھر اگر بندے کی وفات توحید پر ہوئی ہے تو جنت میں داغل ہو گا اور اگر اس کی وفات کفر یا شرک یا نفاق پر ہوئی ہے تو جنم میں ہمیشہ ہمیشہ ربے گا۔ اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے بہت سے بے آگار بندے پر ظاہر ہوتے ہیں: گناہوں کے آگار دل پر: دل میں وحشت و تلہت، ذلت اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے، نیز گناہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتے ہیں۔ گناہوں کے آگار دل پر: مذکورہ آگار کے علاوہ منیز یہ کہ اطاعت الہی سے محروم رکھتے اور رسولوں، فرشتوں اور مومنین کی دعاؤں سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔ گناہوں کے آگار روزی پر: گناہ روزی سے محروم رکھتے ہیں، نعمت کے زوال اور مال کی برکت ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ گناہوں کے آگار افراد پر: عمر کی برکت کو مناتے، تنگ نہیں، زندگی پیدا کرتے اور معاملات میں چیخیگی پیدا کرتے ہیں۔ گناہوں کے آگار اعمال پر: اعمال صالح کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ گناہوں کے آگار معاشرے پر: امن و امان بیسی نعمت کے زوال، مسکانی، قائم حاکم اور دشمنوں کے تسلط اور قحط سالی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ منیز آگار بد بھی ہیں۔

*** غم و پریشانی:** دلوں کا سرور اطبیان اور غم و پریشانی سے نجات ہر ایک کو مطلوب ہے اور اسی سے اطبیان بخش ننگی میں مانسل ہوتی ہے، اس نعمت کے حصول کے چند معنی، قدرتی اور عملی اسباب ہیں جو کامل طور پر صرف مسلمان ہی کو حاصل ہو سکتے ہیں، ان میں سے بعض اسباب یہ ہیں: ۱) ایمان بالله۔ ۲) حکم الہی کی بجا آوری اور گناہوں سے پر ہیز۔ ۳) قول و عمل اور ہر بھلائی کے ذریعے سے مخلوق پر احجان۔ ۴) عمل خیر، دینی علوم اور نفع بخش دنیاوی علوم میں مشغولیت۔ ۵) ماضی اور مستقبل (بیم) کے کاموں میں سوچ و فکر نہ کر کے روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہنا۔ ۶) کثرت سے ذکر الہی۔ ۷) اللہ کی ظاہری و باطنی تعلقتوں کا بیان کرنا۔ ۸) اپنے سے کم درج لوگوں کی طرف دیکھنا اور جھینیں اپنے سے زیادہ دنیاوی نعمت مانسل ہوان کی طرف توجہ نہ کرنا۔ ۹) غم و امیگن پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنا اور راحت و سرور ہمیشہ اکرنے والے اسباب کے حصول کی کوشش کرنا۔ ۱۰) بعض ان نبوی دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہیں کی مدد سے اللہ کے رسول ﷺ نے غم و پریشانی دوڑ ہونے کی دعا کرتے رہے۔

فائدة: ابراء نیم خواص بھائیت نے فرمایا: "دوں کا علاج پانچ چیزوں سے ہے: غور و فکر سے تلاوت قرآن، غالی پیٹ، رات کے قیام، سحر کے وقت گریہ زاری اور نیک لوگوں کی ہم نشینی۔" (علییہ ال اولیاء)

*** نکاح:** ایسا ساحب شوت ہے اپنے اپنے زنا کا خوف نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا سنت ہے۔ اور جس کے اندر شوت نہ ہو اس کے لیے چائز ہے۔ اور جسے اپنے اپنے زنا کا خوف ہو اس کے لیے نکاح کرنا واجب ہے اور جو فرض پر اسے مقدم رکھا جائے گا۔ غیر محروم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے، بیوی عورت اور امرد (نو خیز لاکے) کی طرف شوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔

شر وطن کا نکاح: مرد و عورت کی شادی چند شرائط کے ساتھ صحیح ہے: ۱) دھما اور دھمن کی تعیین، پستانچہ اگر کسی کی ایکت سے زائد لڑکیاں ہوں تو اس کا یہ کہنا صحیح نہیں: ہو کا کہ میں ہمیں کسی ایک لڑکی سے تھاری شادی کرتا ہوں۔ ۲) بالغ و عاقل شوہر اور آزادہ عاقل عورت کی رضامندی۔ ۳) عورت کے لیے ملی کا محدود، پستانچہ عورت کا خود اپنا نکاح یا کسی غیر قابل کا اس کا نکاح کرنا صحیح ہے: ہو گا الایہ کہ اس کا قابل اس کے، "کتو" سے اس کا نکاح کرنے سے انکار کر دے۔ عورت کا قابل بننے کا سب سے زیادہ قدر اس کا باپ ہے، پھر دادا، اس طرح اپنے باپ، پھر اس کا باپ، پھر پوتا، پھر اس طرح پیچے تک، پھر اس کا ساگا بھائی، پھر عالی بھائی

(جن کا باپ ایک اور مائیں الگ ہوں)، پھر اخیافی بھائی (جن کی ماں ایک اور باپ الگ ہوں)، پھر بھیجا... **غیرہ ۴**) گواہوں کی موجودگی، چنانچہ نکاح صحیح ہونے کے لیے دو عاقل، بالغ اور قابلِ اختداد مرد و میں کی گواہی ضروری ہے۔ **۵**) دلما اور دلم موانع نکاح سے غالی ہوں، یعنی وہ اساباب نہ ہوں جن سے مرد و عورت کا باہم نکاح صحیح نہیں ہوتا، جیسے رحمات یا سرالی رشتہ۔

*** محمات نکاح:** ۱) ابی محمات: ان کی تین قسمیں ہیں: ۱- وہ عورتیں جو نبی طور پر حرام ہیں، جیسے ماں، دادی اس طرح اپنے تک، بنتی پوتی نیچے تک، ہن مطلاقاً، بھائیجی کی لڑکی، بھائیجی کی بیوی، پوتی، نواسی، بھیجیوں کی لڑکیاں، بھیجیوں کے لڑکوں اور لڑکوں کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک پہلی بائیں، پھر بھیجی، غالہ، خواہ اپنے تک پہلی بائیں۔ ۲- وہ عورتیں جو رحمات سے حرام ہیں: رحمات سے بھی وہی تمام عورتیں حرام ہیں جو نسب سے ہیں حق کہ رحمات سے متعلق سرالی رشتہ بھی۔ ۳- سرالی رشتہ سے حرام عورتیں: بیوی کی ماں، اس کی دادیاں اور نب میں اپنے کے تمام مردوں کی بیویاں، اسی طرح بیوی کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک۔

۲) وقتوں میں: ۱) ایک ساتھ ہونے کے سبب: جیسے دو ہنسوں کا ایک آدمی کے نکاح میں ایک ساتھ رکھنا غیرہ۔ ۲) عارضی طور پر حرام: ہو سکتا ہے کہ یہ عارضہ ختم ہو جائے، جیسے کسی کے عقد میں موجود عورت۔

فائدہ: لوگ کے والدین کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے کسی ایسی عورت سے شادی پر مجبور کریں جسے وہ نہیں پاہتا اور اس بارے میں پچھے پر والدین کی اطاعت ہی واجب ہے اور نہ یہ ان کی نافرمانی ہی شمار ہوگی۔

*** طلاق کے مسائل:** حالت حیض یا نفاس میں اور ایسے طلاق دینا حرام ہے جس میں بیوی سے جام کیا ہو اور اگر اسی نے اس مال میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، بلا وجہ طلاق دینا مکروہ ہے اور ضرورت کے پیش نظر جائز ہے اور جس شخص کے لیے عورت کو نکاح میں رکھنا باعث ضرر ہواں کے لیے طلاق دینا سنت ہے۔ طلاق کے بارے میں والدین کی اطاعت واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا پاہتا ہے تو ایک ساتھ ایک سے زائد طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جام نہ کیا ہو۔ سنت یہ ہے کہ ایک طلاق دے کر دوسری طلاق دیے بغیر بیوی کو مجبور دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ جس عورت کو طلاق رجی دی گئی ہو شوہر کے گھر سے اس کا نکانا حرام ہے، نیز عدت پوری ہونے سے قبل شوہر کا اپنے گھر سے نکانا بھی جائز نہیں ہے۔ طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرنے سے طلاق واقع ہوگی، صرف نیت کر لینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

*** قسم و علفت کے مسائل:** قسم میں کفارے کے وہوب کے لیے پار شرطیں ہیں: ۱) قسم کھانے کا قصد: اگر زبان سے لفظ قسم ادا ہوا لیکن قسم کھانے کا ارادہ نہیں تھا تو قسم منعقد نہ ہوگی، ایسی ہی قسم کو، "بین لغو" کہا جاتا ہے، جیسے بات کے دو ران میں "لَا وَاللهُ اُولَئِكَ بِإِلَهٍ يُؤْمِنُونَ" وغیرہ کہنا۔ ۲) مستقبل کے لیے کسی ملن الوقوع چیز سے متعلق قسم کھانے۔ چنانچہ ماضی میں پیش آمد کسی امر سے متعلق لاملی کی بنیاد پر قسم کھانے یا اپنے کو چاکھتے ہوئے کسی چیز کی قسم کھانے کی وجہ کر جوئی قسم کھانے تو قسم منعقد نہ ہوگی بلکہ ایسی ہی جھوٹی قسم کو، "بین غُوس" کہا جاتا ہے جس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مستقبل سے متعلق اپنے آپ کو چاکھتے ہوئے قسم کھانے ہے لیکن بعد میں اس کے خلاف ثابت ہو، تو اس صورت میں بھی قسم منعقد نہ ہوگی۔ ۳) قسم کھانے والا اپنے اختیار سے قسم کھانے، کسی نے قسم پر اسے مجبور نہ کیا ہو۔ ۴) اپنی قسم پوری نہ ہے اسی طرح کہ جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھانی ہے اسے کر گردے یا جس کے نہ کرنے کی قسم کھانی ہے اسے نہ کرے۔ جو شخص قسم کھانے کے ساتھ ان شاء اللہ کہ دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اس کی دو شرطیں ہیں: ۱) ان شاء

الله قسم کھانے کے ساتھی کے۔ ۲) قسم کھاتے وقت ان شاء اللہ کے تواس سے مقصہ قسم کو معلن کرنا ہو، یعنی یوں کہ کہ قسم ہے کہ ان شاء اللہ (میں ایسا کروں گا)۔

اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھالیتا ہے لیکن بعد میں دیکھتا ہے کہ (میرا قسم کھانا) مصلحت کے خلاف ہے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو ہمارا اور مصلحت پر مبنی ہے۔

قسم کا کفارہ: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یعنی اشیائے خودنی میں سے ہر مسکین کو آدھا صاع (تقریباً سوا کلو) طعام دینا یا دس مسکینوں کو بابس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا، پھر جسے یہ چیزوں میسر نہ آئیں وہ تین دن بلا نامہ رفتے رکھے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھلانے یا کچرا پمنا نے پر قدرت رکھنے کے باوجود رقتہ رکھتا ہے تو بری الذمہ نہ ہو گا۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد دونوں طرح دیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایک چیز پر ایک سے زائد بار قسم کھاتا ہے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور اگر متعدد امور پر قسم کھاتا ہے تو کفارے بھی متعدد ہوں گے۔

* **نذر ماننے کی متعدد قسمیں:** 1) **نذر مطلق:** یہ یوں کہ: "اگر میں شفایا ب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہوں۔" اتنا کہ کر ناموش ہو جائے اور کسی متعین چیز کا ذکر نہ کرے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شفایا بی کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

2) **غصہ اور بحث و بدال کی نذر:** وہ اس طرح کہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی نیت سے اپنی نذر کو کسی شرط پر معلن کر دے، یہی یہ کہنا کہ "اگر میں نے تجھ سے بات کی تو میرے اپنے سال بھر کے رفتے میں۔" اس کا حکم یہ ہے کہ اس بارے میں نذر ماننے والے کو انتیار ہے کہ جس چیز کا اتزام اپنے اپنے لیا ہے اسے پورا کرے۔ اور اگر بات کرتا ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے (لیکن یاد رہے کہ تین دن سے زیادہ کلام نہ کرنا معصیت کے زمرے میں آتا ہے، لہذا تین دن کے بعد کلام کر لے اور قسم کا کفارہ دے۔)

3) **بائز نذر، یعنی اس طرح کہنا:** "اللہ کے لیے میں یہ عمد کرتا ہوں، یعنی نذر ماناؤں کو اپنا کچرا پمنوں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ کچرا اپنے اور کفارہ دینے میں سے اسے کسی ایک کا اختیار ہو گا۔

4) **مکروہ نذر، یعنی یہ کہنا:** "میں اللہ کے لیے یہ عمد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دؤں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں سنت کاظمیہ یہ ہے کہ وہ اپنی نذر کے لیے قسم کا کفارہ ادا کرے اور نذر پوری نہ کرے اور اگر اپنی نذر پوری کرتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

5) **نذر معصیت، یعنی گناہ کی نذر، یعنی کہ:** "اللہ کے لیے میں یہ عمد کرتا ہوں کہ چوری کرؤں گا۔" اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے اور قسم کا کفارہ دیا جائے گا اور اگر وہ کام کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، البتہ وہ شخص گناہ کا گار ہو گا۔

6) **نذر طاعت، یعنی تقرب الی اللہ کی نیت سے یہ کہ:** "میں اللہ کے لیے عمد کرتا ہوں کہ اتنی اتنی رکعت نماز پڑھوں گا۔" اور اگر اس نذر کو کسی شرط سے مشروط کیا، یعنی مریض کی شفایا بی وغیرہ تو شرط پانی جانے پر اس کا پورا کرنا واجب ہو گا اور اگر کسی شرط سے مشروط نہ کیا تو مطلقاً پورا کرنا واجب ہے۔

* **رضاعت:** دو دفعہ پینے سے بھی حرمت اسی طرح ثابت ہوتی ہے جس طرح نسب سے، البتہ اس کے لیے چند شرطیں میں: دو دفعہ ولادت کی وجہ سے آرہا ہونہ کہ کسی اور وجہ سے۔ ولادت کے بعد دو سال کے اندر پھر دو دفعہ پیے۔ یقین طور پر پانچ بار یا اس سے زیادہ دو دفعہ پیے۔ ایک بارے مراد یہ ہے کہ پچ پچھاتی کو منہ میں لے کر جو سے اور خود ہی پھیلو دے، آسودہ و شکم سیرہ: مانہ شرط نہیں ہے۔ رضاعت سے حق نقطہ و میراث ثابت نہیں ہوتا۔

* **وصیت:** جس شخص پر کوئی حق ہے قرض وغیرہ جو اور اس پر کوئی دلیل نہ ہو تو اس پر موت کے بعد کے لیے وصیت کرنا واجب ہے، پرانچ وہ صاحب حق کے لیے اس کی ادائیگی کی وصیت کرے۔ اور جو شخص بہت زیادہ مال پھیلو رہا ہو اس کے لیے

وَصِيتُ كُمَا مَسْنُونٌ هے، پھانچے اس کے لیے یہ مُسْتَحْبٌ ہے کہ وہ اپنے مال کے پامبجیوں حصے کی وَصِيتٍ اپنے کسی غیرِ قریبی رشته دار کے لیے کر دے بشرطیہ وہ وارث نہ ہو، اور اگر کوئی قریبی رشته دار نہ ہو تو کسی مسکین، عالم اور نیک شخص کے لیے وَصِيت کرے۔ جس فقیر شخص کے وارث ہوں تو اس کا وَصِيت کرنا مکروہ ہے اور اگر وُثناء مالدار ہوں تو جائز ہے۔ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وَصِيت کسی اجنبی کے لیے جائز نہیں ہے اور وارث کے حق میں کسی بھی چیز کی وَصِيت، خواہ وہ قلیل مقدار میں ہی ہو جائز نہیں ہے۔ یا ان، اگر وفات کے بعد باقی وُثناء اس پر متفق ہوں تو جائز ہے۔ اگر وَصِيت کرنے والے اس طرح کہہ دے کہ میں (لہنی وَصِيت سے) رجوع کر رہا ہوں یا اسے باطل کر رہا ہوں یا بدلتا رہا ہوں یا اس قسم کے دیگر الفاظ کے تو وَصِيت باطل ہو جائے گی۔

ابتدائے وَصِيت میں یہ لکھا مُسْتَحْبٌ ہے: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** یہ فلاں کی وَصِيت ہے اور وہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں ہے، وہ آکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول میں اور یہ بھی گواہی دے رہا ہے کہ جنت حق ہے، جنم حق ہے، قیامت حق ہے، اس کی آمد میں کوئی شہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اہل قبور کو حضور اٹھانے گا، میری اہل نادہ کو وَصِيت ہے کہ وہ اللہ سے دُر تر رہیں، اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح رکھیں۔ اور اگر وہ حقیقی مومن میں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، میں انھیں اس پیزی کی وَصِيت کرتا ہوں جس کی وَصِيت حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب عليهما السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی: ﴿يَنْهَا إِنَّ اللَّهَ أَصْطَطَنِي لَكُمْ الَّذِينَ فَلَا تَمُوتُنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ۱۰۰ میں میتوال اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دن اسلام کا انتخاب کیا ہے اس لیے تم لوگ مسلمان ہو کر ہی مرنا۔ (بخاری: 132)

کے بعد حقوق وغیرہ سے متعلق جو وَصِيت کرنی ہے، لکھے۔

* جب اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجا جائے تو مُسْتَحْبٌ یہ ہے کہ درود کے ساتھ سلام کا ذکر بھی کیا جائے، صرف ایک ہی پر اکتفا نہ کرے۔ انبیاء ﷺ کے علاوہ اور لوگوں پر درود و سلام ابتداء اور مُستقلان نہیں بھیجا جائے گا، پھانچے یوں نہیں کہا جائے گا کہ لوگوں پر بھیجا یا الوبک ﷺ، ایسا کتنا مکروہ تینی ہی ہے، البتہ غیر نبی پر نبیوں کے ساتھ اور ان کی ایجاد میں درود بھیجا متفق طور پر جائز ہے، پھانچے اس طرح کہا جا سکتا ہے: **اللَّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذَرِيَّتِهِ** ۱۰۱ اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر، حمتیں بھج۔

صحابہ کرام، تابعین نظام اور ان کے بعد علماء و صاحبوں اور تمام بزرگان دین کے لیے رضا اور رحمت الہی کی دعا کرنا مُسْتَحْبٌ ہے، پھانچے اس طرح کہا جائے گا کہ لوطینی، مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنہم یا ایشانی۔

* **فِيْجِه:** نکلی کا راستے والا ہر ہد بانور جس کا کھانا جائز اور اس کا پکڑنا ممکن ہے تو اس کے حال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ ذبح کے لیے پار شرطیں میں: ذبح کرنے والا (مسلمان) عاقل ہو۔ ذبح کرنے والا آئندہ ناخن و دانت کے علاوہ کسی اور دھات سے بنا ہو کیونکہ ناخن اور دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ حلقوم، زخرا (جسے بلوم کہتے ہیں) اور گردن کی دو نوں موٹی رگوں کا یا ایک رگ ہی کا کھننا۔ جب ذبح کے لیے ہاتھ کو حرکت دی جائے تو بسم اللہ کھانا، بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کھانا بھی سنت جائے، لا علی کی بنیاد پر نہیں لیکن اگر بھول کر کسی نے بسم اللہ پھر جھوڑ دی تو، **بِسْمِ اللّٰهِ** "ساقِ جو جائے گی اور فوجیہ طال ہو گا۔

* **شکار:** جو طال بانور طبعی طور پر جنگلی ہوں اور قابو میں نہ کیے جاسکتے ہوں انھیں نشانہ بنانے کو شکار کہتے ہیں۔ شکار کی رغبت رکھنے والے کے لیے شکار کرنا جائز اور کھلی تماشا کے طور پر مکروہ ہے۔ شکار کا پچھا کرنے سے اگر لوگوں کی کھیتی اور جائے رہائش وغیرہ کو نقصان ہو تو اس شکار کرنا جرام ہے۔

شکار پار شرطوں کے ساتھ جائز و حلال ہے: 1) شکار کرنے والا شخص ایسا ہو جس کا ذیجہ طالع ہے۔ 2) ایسا آہ استعمال کیا جائے کہ جس کے ساتھ ذبح کیا گیا جانور طالع ہو، یعنی آہ دھار والا ہو، جیسے نیزہ اور تیر وغیرہ۔ اور اگر کسی شکاری جانور سے شکار کیا جا رہا ہو، جیسے کتا، بازا وغیرہ تو ضروری ہے کہ وہ سدھایا ہوا ہو۔ شکار کرنے کا ارادہ ہو، وہ اس طرح کہ شکار کی نیت سے آہ شکار پھرورا جائے اور اگر بلا ارادہ شکار ہو گیا تو کھانا جائز نہیں ہو گا لایہ کہ وہ زندہ ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے۔ آہ شکار کو استعمال کرتے وقت بسم اللہ کتنا، اس موقع پر اگر بسم اللہ کتنا بھول گیا تو بسم اللہ ساقطنا ہو گی، بسم اللہ کے بغیر اس کا کھانا حرام ہو گا۔

* **کھانا:** ہر وہ چیز جو کھانے اور پینے میں آتی ہے اسے "طعام" (کھانا) کہتے ہیں۔ اس بارے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر چیز طالع ہے، چنانچہ کوئی بھی کھانا تین شرطوں کے ساتھ طالع ہے: کھانے کی وہ چیز پاک ہو۔ اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔ بذات خود وہ گندگی نہ ہو۔

ہر اس چیز کا کھانا حرام ہے جو ناپاک ہو، جیسے خون اور مرداریا جو باعث ضرر ہی، جیسے زہر، اور بونگٹہ سمجھا جاتا ہو، جیسے لید پیٹشاب، جوں، کھٹل اور پھر وغیرہ۔

خمل میں رستے والے درج ذیل جانور حرام ہیں: پا تو گدھا، ہر وہ جانور جو اپنے دانت سے پھاڑ کر کھاتا ہو، جیسے شیر، پیتا، بھیڑیا، تینڈا، لکڑا، سو، بندر، بلی، خواہ وغیرہ، اسی طرح لوہری اور گھری وغیرہ، البتہ لگڑا بھگا اس سے مشتبہ ہے۔ چڑیوں میں سے ہر وہ پرندہ حرام ہے جو اپنے پنچ سے شکار کرتا ہو، جیسے عقاب، شکرہ، باشق (شکرے میسا پنہ)، شامیں، چیل اور الوہ وغیرہ۔ اور ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو، جیسے لگدھ، سارس وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ جانور حرام ہے جسے عرب کے شہری باشدے غبیث اور گندہ سمجھتے ہوں، جیسے پرگاد، پیہا، بھر، مکھی، شدکی مکھی، پروانے، بدبد، سامی، سانپ اور نیص، یعنی بڑی سایہ۔ اسی طرح کہیے مکوئے بھی حرام ہیں، جیسے پھونے کیڑے، پوچے، بگریلے اور پھچپلی۔ اور ہر وہ جانور حرام ہے جس کے قتل کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے، جیسے پھونی یا اس کے قتل سے شریعت نے روکا ہے، جیسے چیونی وغیرہ اور ہر وہ جانور حرام ہے جو ایسے دو جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہیں میں ایک کا کھانا طالع ہے اور دوسرا کا حرام ہے۔ "معنی" (بیسیلے کے ملاپ سے بخوبی کا بچ) "البتہ وہ جانور خود و طالع جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو تو حرام نہیں ہے، جیسے خپڑوں میں گائے اور گھوڑے سے تولد ہوا ہو۔

مذکورہ تمام قسموں کے علاوہ بقیہ جانور میں سب طالع ہیں جیسے پا تو پوچپائے اور گھوڑا۔ اور وحشی جانور بھی طالع ہیں، جیسے زراف، فرگوش، ذبر، (ذبر: بلی سے پھونا ایک جانور ہے جس کی دم اور کان پھونے پھونے ہوتے ہیں۔) یہ بوج (یہ بوج: پھجہے کے مانند ایک جانور جس کی اگلی ناٹکیں پھونی اور پھچپلی ناٹکیں بڑی جگہ دم لمبی ہوتی ہے۔)، ساندا، ہرن اور پرندے بھی، جیسے شتر مرغ، مرغی، مو، طوطا، کبوتر پڑیاں، بیٹھ اور مرغابی۔ اسی طرح پانی میں رستے والے تمام پرندے اور پانی کے جانور بھی طالع ہیں، البتہ مینڈک، سانپ اور گھریوال (گھریچہ) اس سے مشتبہ ہیں۔ اسی طرح وہ کھیتی اور پھل جسے ناپاک پانی سے سینچا کیا ہو یا ناپاک مادہ بطور کھاد استعمال ہوا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے لایہ کہ نجاست کا اثر اس میں منزہ اور بلوکی ٹھکل میں ظاہر ہو جائے تو حرام ہو گا۔ کوئندہ، منی اور پچھر کا کھانا مکروہ ہے، اسی طرح پیاز اور لسن وغیرہ کو بغیر پاک نہ کھانا مکروہ ہے اور اگر بھونک کی وجہ سے مجرور ہو گیا تو اتنی مقدار میں کھانا واجب ہے جس سے اس کی جان بچ سکے۔

* کافروں کے تواروں کے موقع پر انھیں مبارک باد پیش کرنا، ان کے تواروں میں شریکت ہونا اور انھیں سلام میں پہل کرنا حرام ہے اور اگر وہ سلام کرنے میں پہل کریں تو، "وعلیکم" کہہ کر ان کا عواب دینا واجب ہے۔ کافروں کے لیے اور کسی بد مقیت کے لیے کھدا ہونا حرام اور ان سے مصالحت کرنا مکروہ ہے، ان کی تعزیت و عیادت بھی بغیر کسی شرعی مصلحت کے حرام ہے۔

شرعی جہاز پھونک

۱۴۵

سنت الیہ پر خود کرنے والا جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے مصیبت و پریشانی اللہ تعالیٰ کی سنت ثابتہ و مقدارہ اور سنت کوئی نہ قدریہ رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَبَلُّوْكُمْ هِنَّىءٌ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٌ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالآنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَقَبْرُ الْأَنْتَدِيرَتِ﴾، اور ہم کسی طرح تحریک آنماں ضرور کریں گے دشمن کے ذریعے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھولوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو غنیمہ جیتی دے دیجئے۔ (الجریحۃ ۱۵۵)

اس شخص کا سمجھنا غلط ہے جو یہ کہتا ہے کہ نیک بندے بلاء و مصیبت سے بعید اور بعید تر میں بلکہ یہ تو ایمان کامل کی دلیل ہے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ زیادہ سخت مصائب کا سامنا کن لوگوں کو کہنا پوتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: «الآنِیَّةُ لَمْ الْأَمْنَلْ فَالْأَمْنَلُ مِنَ النَّاسِ، يُبَتَّلُ الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِينِهِ، إِنَّ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلَالٌ بَيْدَ فِي بَلَائِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِفْقٌ خَفَّ عَنْهُ»، انبیاء پھر صالحین، پھر لوگوں میں سے زیادہ بہت، پھر ان سے کم تر، آدمی کو اس کے دن کے حاب سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دن میں ثابت قدیم اور مکمل ہے تو اس کی آنماں سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دن میں بلکہ ہوتا ہے تو اسے بلکہ آنماں میں والا جاتا ہے۔ (مساعد)

المصیبت میں پرانا تو بندے سے محبت الہی کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَنْتَلَاهُمْ»، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آنماں میں ذات ہے۔ (ترمذی، احمد)

نیز مصیبت میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے بھلانی کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَغْيَهُ الْخَيْرَ عَجَلَ لَهُ الْغَنْوَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَغْيَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ "خیر" کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا مدد دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ "شر" کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا و کارروکے رکھتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدله دے۔ (تجذی)

اسی طرح مصیبت و پریشانی، خواہ تمہاری ہی کیوں نہ ہو وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصْبِنَهُ أَذى شَوْكَةً فَتَأْقُلُهَا إِلَّا سَخَرَ اللَّهُ بِهَا سَيْنَاتِهِ كَتَأْخُلُ الشَّجَرَةَ وَرَقَهَا»، کسی مسلمان کو جب کانٹا یا اس سے پھوٹی ہوئی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدے میں گناہوں کو ایسے جہاز دیتا ہے میں درخت اپنے (سوکھے) پتے جہاز دیتا ہے۔ (تجذی، مسلم)

اس یہ مصیبت میں گرفتار مسلمان اگر نیک کارہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے یا پھر درجات کی بلندی کا سبب ہے اور اگر مصیبت میں گرفتار مسلمان گناہ کارہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ اور ان کی خطاویکی، کی یادداہی ہے، چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿طَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْأَرْضِ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتِ أَيْدِيَ النَّاسِ لِيُذْهِبُهُمْ بِعَصْمَ الَّذِي عَلَوْا عَلَاهُمْ رَبِّهِمْ رَبِّهِمْ﴾، نیکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فداء پھیل گیا تاکہ اللہ انھیں ان کے بعض اعمال کا مزہ پکھاتے جو انھوں نے کیے تاکہ وہ رجوع کریں۔ (الروم: ۴۱)

آنماں کی قسمیں: بلاء و مصیبت مختلف طرح کی ہوتی ہیں: نیز و بھلانی کے ذریعے سے آنماں، جیسے بہت زیادہ مال، اور بری چیز کے ذریعے سے آنماں، جیسے خوف، بھوک، پیاس اور مال کی کمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَبَلُّوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فَشَنَّةٌ﴾، ہم بطريق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برافی بھلانی میں مبتلا کریں گے۔ (انبیاء: ۳۵)

بری چیزوں کے ذریعے سے آنماں میں بیماری و موت بھی داخل ہے جس کا بہت برا سبب نظر بد اور جادو ہے جو حد کی وجہ سے

پیدا ہوتے میں، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «أَكْفَرُ مَنْ يَمْوَثُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللَّهِ وَقَتْرَهُ بِالْعَيْنِ»، قضا و قدر الای کے بعد (طبعی) مت کے بعد) میری امت کے زیادہ لوگ نظر بد لگنے کی وجہ سے میں گے۔ ”(بلیس)

جادو اور نظر بد سے بچاؤ کے ذرائع، یعنی پرہیز: ہمیں پائیے کہ جادو اور نظر بد لگنے سے قبل ان سے بچاؤ کے اسباب کو پہچانیں اور ان کے مطابق عمل کریں کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ جادو اور نظر بد سے بچاؤ متعدد ذرائع سے ہوتا ہے: * توحید پر استقامت، اس کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ کو مانتا اور کثرت سے نیک اعمال کرنا۔ * اللہ تعالیٰ کے ساتھ حنثیں، اس پر توکل، ہر عارضی بیماری اور نظر بد کے بارے میں اس وہم میں مبتلا ہو: ممکن کہ اس کا سبب کون سا ہے کیونکہ وہم خود ایک مرض ہے۔ * جس شخص کے بارے میں مشور ہو جائے کہ وہ عان ہے (اس کی نظر بد لمحتی ہے) یا جادو گر ہے تو ذریکی وجہ سے نہیں بلکہ تلاش سبب کے طور پر اس سے دور رہیں۔ * وجہیں ابھی لگے تو اسے دیکھ کر اللہ کا ذکر اور برکت کی دعا کریں، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا رَأَى أَحَدَنَّمَ مِنْ نَفْسِهَا أَوْ مَالِهِ، أَزْأَجْهِهِ مَا يُجْبِي، فَلَيْسَ إِنَّمَا، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَتَّىٰ»، جب کسی کو این ذات، اپنے مال یا اپنے بھانی کی کوئی وجہیں ابھی لگے تو اس پر برکت کی دعا کر کے کیونکہ نظر کالگنا حق ہے۔ ”(اصدیق)، برکت کی دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کے: ”بِارَكَ اللَّهُ لَكُ“، اس میں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے برکت دے یا اس پر جو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے باعث برکت بنائے۔ ”اور“، ”بِارَكَ اللَّهُ“، اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے ”سے بولے۔ * جادو سے بچاؤ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ روزانہ صح کو مدینہ منورہ کی جگہ نامی کھجور کے سات دانے کھائے۔ * اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اس پر توکل کرے، اس کے ساتھ حنثیں رکھی، نظر بد اور جادو سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہے، صح و شام کے اذکار و موعذات کا اہتمام کرے، اذکار و موعذات کے بحکم الہی اثر انداز ہونے کی کمی بیشی میں دو باتوں کا بہت بڑا دخل ہے: ① اس بات پر ایمان و یقین کہ جو کچھ ان دعاؤں اور اذکار میں مذکور ہے وہ حق اور حج ہے اور وہ باذن اللہ ہی مفید ہے۔ ② ان اذکار کو زیان سے ادا کرے، کان سے نے اور دل سے ان پر متوجہ ہو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی دعا ہے اور لاپروا اور غافل دل سے کی گئی دعا قبول نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

ذکر اور موعذات کا وقت: صح کے اذکار نماز فہر کے بعد ادا کیے جائیں جبکہ شام کے اذکار عصر کی نماز کے بعد کیے جائیں۔ جب کسی مسلمان کو یہ اذکار بھول گئے یا ان سے غلطیت میں پہنچا تو جب یاد آئے کہ لے۔

نظر بد وغیرہ لگنے کی علامات: حکمت (علان و معابر کاما دی طریقہ) اور شرعی بحاظ پہونچ میں کوئی نکراہ نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید میں بھانی و رومانی دُنوف طرح کے امراض کی شفایہ ہے۔ اگر انسان بھانی بیماریوں سے محفوظ ہے تو نظر بد اور جادو وغیرہ کی علامتیں غالباً اس طرح ظاہر ہوتی ہیں: ایک جگہ سے دُسری جگہ منتقل ہونے والا دردسر، پھرے کا پیلا پن، بار بار پیٹشاپ کی حاجت ہونا، کثرت سے پمپینہ اما، بھوک کم لگنا، پاتھر پاؤں پر چیونی کے پلنے میںی کیفیت دُسر سراہت ہونا، جزوؤں میں سردی یا گرمی کی کیفیت، دل کی دھڑکن کی تیزی، بیٹھ کے نچلے حصے اور کندھوں کے درمیان ادھر اور منتقل ہونے والا درد، ٹکنی وہ بیٹھنی، رات میں بے پیشی، شدید خوف، شدید غصہ، کثرت سے دکار لینا، بھانی لینا، آہ بھرنا، تہنائی پسند کرنا، سستی و کابلی، کثرت سے نیند کی رغبت اور صحت و تندرتی کے متعلق ایسی پریشانیاں ہن کا کوئی معروف طبی سبب نہ ہو، مرض کی شدت و عدم شدت کے اعتبار سے یہ علامات ساری یا بعض پائی جاتی ہیں۔

ایک مسلمان کو پائیے کہ دل اور ایمان کے لحاظ سے اس قدر قوی ہو کہ اس میں وہ مسول کا دخل نہ ہو سکے، چنانچہ ایسا ہے کہ مذکورہ علامات میں سے کسی ایک علامت کے وہودے وہم میں مبتلا ہو جائے اور یہ بکھنے لگے کہ اسے کوئی نہ کوئی مرض ضرور لاقع

ہے کیونکہ وہم کا علاج تمام پیاریوں کے علاج کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذکورہ بعض علمتیں ان لوگوں میں بھی پانی باقی میں جو بالکل تندرتست ہوتے میں اور بسا اوقات ان کا سبب کوئی جسمانی مرض ہوتا ہے اور بھی کچھاران کا سبب ایمان کی کمزوری بھی بنتی ہے، یعنی تنگ دل، غم اور سُنّتِ غیرہ، ایسی صورت حال میں اے اللہ کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں نظرِ ایمانی کرنی پڑتی ہے۔ اگر پیاری کا سبب نظر بد^۱ ہے تو باذن اللہ اس کا علاج دو میں سے کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: ۱) نظر لگانے والا شخص اگر معلوم ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا علم دیا جائے تو اس پانی یا اس کے باقی حصے سے غسل کیا جائے۔ ۲) نظر لگانے والا شخص معلوم نہ ہو سکے تو دعا، بحاجز پھونکت اور پھجھنہ لگو اکر علاج کیا جائے۔

اگر پیاری جادو^۲ کی وجہ سے ہے تو باذن اللہ اس کا علاج ذیل میں مذکور کسی ایک ذریعے سے ہو سکتا ہے: ۱) اگر جادو کی یہ معلوم ہو تو اسے نکال کر معمودتین پڑھتے ہوئے اس کی گریں کھول دی جائیں، پھر اسے جلا دیا جائے۔ ۲) شرعی بحاجز پھونکت: قرآنی آیات، ناس کر معمودتین، سورہ بقرہ اور دعاوں کے ذریعے سے، عنقریب وہ دعا میں بھی ذکر کی جا رہی میں۔ ۳) نشرہ کے ذریعے سے اور نشرے کی دو قسمیں میں: ۱) حرام نشرہ: جادو کا توز جادو کے ذریعے سے اور جادو کو ختم کرنے کے لیے جادو گر کے پاس جانا۔ (ب) جائز نشرہ: اس کی ایک صورت یہ ہے کہ بیری کے سات پتے لے کر دو ہتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں کوئیں، پھر تین بار اس پر سورہ کافرون، سورہ اخلاص اور معمودتین پڑھ کر اسے پانی میں ڈال دیں اور بار بار اسے پیا کریں اس سے غسل کریں یہاں تک کہ اللہ کے علم سے شفایاصل ہو جائے۔ (منٹ بدرازان) ۴) جادو نکالنا: جادو کا اثر اگر پیٹ میں ہے تو دست آور دواستغافل کر کے پیٹ کو صاف کر دیا جائے اور اگر پیٹ کے علاوہ کہیں اور ہے تو سُکلی^۳ لگوانے کے ذریعے سے۔

دم کرنا:

اس کی پندرہ شرائط میں: ۱) اللہ کے ناموں اور صفتوں کے ذریعے سے ہو۔ ۲) عربی زبان ہو یا ایسے کلمات ہوں جن کے معنی بھی میں آتے میں۔ ۳) یہ اعتقاد رہے کہ بحاجز پھونکت بذات خود اٹھ نہیں کرتے بلکہ شفاذینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ بحاجز پھونکت کرنے والے کے لیے شرائط: ۱) متحب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، نیک اور پر ہیزگار ہو۔ جو شخص جس قدر پر ہیزگار ہو گا اس کے دم کا اثر بھی اتنا زیادہ ہو گا۔ ۲) دم کرنے کے دوران میں صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اس طرح کہ زبان و دل دفعوں عاضر ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر دم کرے کیونکہ دوسرا کا دل غالباً غافل رہتا ہے اور یہ بھی واضح

۱) نظر بد عام پر طور پر جنوں کے باذن اللہ تکلیف دنے کے سبب ہے جو تی ہے وہ یوں کہ دیکھنے والا کسی ایسی مجلس میں جسی میہم جن موبہود ہوتا ہے اس شخص کا وصفت پیش کرتا ہے جس کو نظرِ لمحتی ہے، اب اگر وہاں کوئی رکاوٹ، یعنی تنگ و تماز وغیرہ نہیں پانی باقی تو فکر الہی جن کا اس پر اثر ہو جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوئی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”نظر لگانے حق ہے۔“ (بیہقی) سنت ۵۷۴۰^(439/2) ایک اور روایت میں ہے: ”وہاں شیطان اور انسان کا جسد موجود رہتے ہیں۔“ اس کے بعد یہی وصف کا پیشان ہوتا ہے، اس کا کام پیشی نے اسے بھی کہ اور اس کے شوہد بھی ہیں۔ نظرے اسے اس لیے تعمیر کیا گیا ہے کہ دیکھنے کے بعد یہی وصف کا پیشان ہوتا ہے، اس کا کام مطلب نہیں ہے کہ انکو یہ خود نقصان پہنچانی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات انہے کی بھی نظر لگت باقی ہے، مالاکہ وہ دیکھنا نہیں ہے۔

۲) بادو پھونکریں، بحاجز پھونکت اور اپنے کلمات میں بخوبی پڑھ کر کچھ عمليات کر کے جس پر بادو کیا جائے اس کے جسم یا دل یا عقل پر سیدھے اٹھ دالا جاتا ہے، بادو کی الواقع ایک حقیقت ہے، چنانچہ بعض بادو انسان کو قتل کر دیتے ہیں، بعض کے اثر سے انسان یاوار ہو یا پاتا ہے، بعض کے اثر سے ایک مرد ملہنی بیوی سے ہم بستر نہیں ہو پاتا، بعض بادو ایسے ہیں کہ ان کے اثر سے میاں بیوی میں تغیرت ہو جاتی ہے۔ بادو کی بعض صورتیں شرک و نظریں اور بعض کرنے کی بھیہ میں۔

۳) اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ بہترین چیز جس کے ذریعے سے تم علاج کر، وہ سُکلی لگوانا ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہست سے ایسے جسمانی امراض جن کا سبب نظر بد اور جادو ہوتا ہے، میں کیسر وغیرہ سے اللہ تعالیٰ شفاذینا ہے، اس بارے میں منفرد و افات ماثبت میں۔

ہے کہ کوئی کسی کی ضرورت و پریشانی کو اس سے زیادہ نہیں بانتا اور پریشانی حال کی دعا کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ جس پر دم کیا جائے اس کے لیے شرائط:¹ متحب یہ ہے کہ وہ شخص مومن و صاحب بنہ ہو۔ ایمان کے بقدر دعا کا اثر پڑتا ہے بیساکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ یہ قرآن جو تم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا و رحمت ہے، باقی قاتلوں کو مجرم انفصال کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ ^(دقیق استاذ) صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ اللہ اسے شفاء ۔³ شفا کے حصول میں بدل بازی نہ کرے کیونکہ دم کرنا بھی ایک دعا ہے اور دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ اس کی دعاقبول نہ ہو، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿إِنْتَجَابَ لِأَخْدِثَ مَا تَمَّ يَعْجَلُ يَقُولُ: ذَعُورُثُ قَلْمَنْ يَسْتَجِبُ لِي﴾، تھا رے ایک کی دعاقبول کی باقی ہے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، میں یہ کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔ ^(وہی، سمی) دم کرنے کے معتقد طریقے:¹ دعا پڑھ کر اس طرح دم کرنا کہ پھونک کے ساتھ معتمل ساتھ حکم بھی نہ کر۔² صرف پڑھنا (پھونک نہ مارنا)۔³ انگلی پر تھوک لگا کر منی میں ملانا، پھر اس منی لگی انگلی کو تکلیف کی جگہ رکھ کر دعا کرنا۔⁴ دعا پڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ پھینہ۔

پہنچ آیات و احادیث جن کے ذریعے سے مرض پر دم کیا جائے:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقِيُومُ لَا تَأْخُذْهُ سِنَّةٌ وَلَا تُوْمَّلُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْهُ إِلَّا يَأْذِنُ لَهُ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلَفُهُمْ وَلَا يُجْعِلُنَّ دَشْعًا مِنْ عَلَوْهُ إِلَيْمَاشَاةً وَسِعَ كُرْسِيُهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَنْعُودُهُ حِفْظَهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ ^۱ **أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا أَتَيْنَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ** ^۲ **أَمْ أَنَّ رَسُولَنَا أَنْزَلَ إِلَيْهِمْ رِزْقًا وَالْمُقْسُوْنَ كُلُّ أَمَنٍ بِاللَّهِ وَمَلِكِكُلِّهِ وَكُلِّهِ وَوُسِيلَهِ لَا نَغْرِيُ بَيْتَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَيِّعُنَا وَأَطْعَنَّا غُرْفَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمُعْصِيْمِ﴾ ^۳ **لَا يَكْفُرُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسْبَتْ وَعَلَيْهَا مَا كَتَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا إِنْ تَسْبِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رِبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُعَذِّبْنَا لَا تَأْخُذْنَا إِنْ تَأْخُذْنَا فَنَحْنُ نَأْمَدُ وَلَا تَنْعِذْنَا** ^۴ **فَسَيَكْفِيْكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ****

¹ **وَاللَّهُ هُبَّ اس کے ساکوئی (چا) ممبوعد نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اوں گئی ہے نہ نہیں، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی ایمازت کے بغیر غارش کر سکے؟ وہ بانتا ہے، کونکہ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی پیچ کو اپنے امامتے میں نہیں لاسکتے، سوانح اس بات کے جو وہ پاہے۔ اس کی کری نے آسمانوں اور زمین کو کھمیر کھاہے، اور اسے ان دونوں کی خلافت تحریکاتی نہیں اور وہ بلند تر، شہیدِ ظلت و الا ہے۔** (البقرۃ: 255)

² **کیلے وہ اس پر لوگوں سے حد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے خانل سے خانل سے دیا ہے۔** (النہایۃ: 54)

³ **رسول اس (بیات) پر ایمان لائے میں ہوں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وَكَتَبَتْ مِنْ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ بکھرتے ہیں: ہم نے (طیل) سنا اور الطاعۃ لی، اے ہمارے رب! ہم تیری تیری سی طرف لوٹ رہا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بچا کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کانہ اس کا مکمل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اصلیہ ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یعنک ہو جائے تو ہماری رفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر الیسا بوجہہ دال جو تو نے ہم سے پچھلے لوگوں پر دال تھا۔ اے ہمارے رب! اسی بوجہ کو اخلاق نہیں کی ہم میں تاقت نہیں وہ ہم سے نہ اخروا اور ہم سے درگز فرمادا، میں تاخت دے، اور ہم پر رتم کا فربا، تو ہمی ہمارا کار ساز ہے، پس تو کافروں کے مقابله میں ہماری مدد فرماء۔** (البقرۃ: 285-286)

⁴ **اللہ تعالیٰ ان سے غفرتیاب آپ کی تکالیف کرے گا، اور وہ خوب سننے اور بانے والا ہے۔** (البقرۃ: ۱۳۴)

يَنْقُومُونَا أَجِبُوْدَاعِيَ اللَّهُ وَأَمْتُوْبِيَهِ يَغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَجُنُوكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِينِ
وَنَزِلَ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا
وَإِذَا مِرْضَتْ فَهُوَ شَفَاءٌ^۳ لَوْ أَرَنَا هَذَا الْقُرْءَانَ عَلَى جَلْلَرَاتِهِ خَشِعًا تَصَدَّعَ عَنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
وَيَسْفَ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ^۴ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ^۵
فَارْجِعْ أَبْصَرَهُلْ تَرَى مِنْ قُطُورٍ^۶ شَمْ أَرْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ^۷
وَلَنْ يَكُنْ أَذْلِنَ كَفُرُوا لِنْ لَعْنُكَ بِأَنْصَرَهُ لَمْ يَسْمَعُوا الْكِرْكِ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ مُلْجُونُ^۸
وَأَوْجَسْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفَ مَا يَأْتِي فَكُونَ^۹ فَوْقَ الْحَقِّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ^{۱۰}
فَعَلَيْهِ أَهْنَالِكَ وَأَنْقَبُوا صَغِيرِينَ^{۱۱} فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيْكَدَهُ بِجُنُونِهِ لَمْ تَرُوهَا^{۱۲}
فَالْأَوْلَى يَنْهَا مَعَ إِمَانِ تُلْقِي وَإِمَانًا أَنْ تَكُونَ أَوْلَى مِنَ الْقَنِ^{۱۳} قَالَ بَلْ أَقْلَوْهَا إِلَيْهِمْ وَعَصَيْهِمْ بِخَلْلِ إِلَيْهِ مِنْ
سَحْرِهِمْ أَهْنَاهُمْ^{۱۴} فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيمَةً مُوسَى^{۱۵} قُلْنَا لَا تَحْسَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى^{۱۶} وَالْأَقْمَافِ يَمِينِكَ
لَقْفَ مَا صَنَعُوا إِلَمْ اسْنَعُوا إِلَكَ سَحْرٍ وَلَا يَقْلِعْ السَّاحِرُ حِثْ أَنِ^{۱۷}
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَزْمَمَهُ كَلِمَةَ النَّقْوَى^{۱۸}
أَلَّا تَرْضُوا أَنَّ اللَّهَ عِنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا يَأْبُونَكَ تَحْمَلُ أَشْجَرَ قَلْمَلَ مَلَقْ قَلْوَبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنْذَهُمْ فَتَحَاقِرِيَّا^{۱۹}
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَرْدَادُوا إِيمَانَهُمْ إِيَّنِهِمْ^{۲۰}

- ۱۔ اے ہماری قوم اللہ کے بلانے والے کام کاموں اس پر ایمان لا د تو اللہ تمارے گناہ بخشن دے گا اور تمیں الماک عذاب سے پناہ دے گا۔
- ۲۔ [الافت: ۲] اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (عن اسرائیل: 82)
- ۳۔ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ (الشیر: 80)
- ۴۔ اور ہم یہ قرآن پیساز پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے دوکی وجہ سے ریڑہ ریڑہ ہو جاتا۔ (ابو: 21)
- ۵۔ اور مومنوں کے سینتوں کو شفا (محبک) دیکھتے کا۔ (الجی: 14)
- ۶۔ کہ دیکھیے: وہ ان کے لیے، جو ایمان لائے، بدلت اور شفا ہے۔ (زم الجہ: 44)
- ۷۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اہم طرف سے تسلیم نازل کی اور (ان کی مد کے لیے) ایسے لکھا رہے جھیں تم منیں دیکھتے۔
- ۸۔ (ایضاً: ۲۶) یوں لئا تاہے بیٹے کافر لہنی (بری) نظرؤں سے آپ کو بسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن) سننے میں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔
- ۹۔ (ایضاً: ۵۱) (اومن: ۱۱۷-۱۱۹) اس پر اہمیت کی طرف وہی کی کہ تو (بھی) اپنا عصا ڈال۔ (جب اس نے ڈالا) تو وہ دیکھتے دیکھتے (اٹھا بن کر ان سانپوں کو) لٹکنے لگا جو وہ (بادوگ) گھر میتے تھے۔ بالآخر حق ثابت ہو گیا اور جوچہ ووگ کر رہے تھے باطل ٹھہرا۔ تب وہ بادوگ وویں مظلوب ہو گئے اور ذیلیں خوار ہو کر پھر بہت آگئے۔
- ۱۰۔ (اومن: ۱۱۷-۱۱۹) پھر اللہ نے اس پر اہمیت نازل کی اور اسے لکھنے سے اس کی مدد کی جھیں تم نے منیں دیکھا۔ (ایضاً: 40)
- ۱۱۔ (ان جادوگر کوں نے) کہا: اے موی! یا تو تو دیا ہم ہی ہوں پہلے ڈالنے ڈالے؟ موی نے کہا: بلکہ سمجھی ڈالوں پھر ہماکاں ان کے بادوگی وہ جس سے موی کو یہ خیال گورنے لگا کہ ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں بلاشبہ دوڑھی میں۔ پھر موی نے اپنے ڈال میں غوف محوں کیا۔ ہم نے کہا: خوف نہ کھا، بے شک تو ہی ٹال رہے۔ اور جو (لاٹھی) تیرے دیں پا تھیں ہے اسے ڈال دے، وہ انکل جائے گی اس کو جوچہ انھوں نے بیٹا ہے، اس انھوں نے تو بادوگ کا فیہب تراٹا ہے، اور بادوگ جال سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔ (غیر: 65-69)
- ۱۲۔ (واللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسلیم نازل کی، اور ان کو تقویٰ کی بات پر مثبت قدم رکھا اور اس کے زیادہ حق اور اہل تھے۔) (الجی: 26)
- ۱۳۔ (یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے پیوست کر رہے تھے، چانچوں ان کے دلوں میں ہو (غلوس) تھا، وہ اس نے بیان لیا تو اس نے ان پر تسلیم نازل کی اور بدے میں انھیں قبیب کی قیمت دی۔) (الجی: 18)

درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنا:

* اسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمَ أَنْ يَتَبَيَّنَكَ². (سات مرتب)

* أَعِذْكَ بِكَلَامِ اللَّهِ الْقَائِمَةَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةَ³. (تین دفعہ)

* اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبْ إِلَيْكَ شَفَاعَةَ أَنَّتِ السَّافِ لَا شَفَاعَةَ إِلَّا شَفَاعَةً لَكَ شَفَاعَةً لَا يُقْدَرُ سَقْمًا⁴. (تین دفعہ)

* اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَقَاهَا وَبَرَدَهَا وَصَبَهَا⁵. (ایک بار)

* حَسْنِي اللَّهُ لِإِلَهٍ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوْكِيدٌ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ⁶. (سات دفعہ)

* يَنْهِي اللَّهُ أَرْقَيْكَ مِنْ كُلِّ ذَاءٍ يُؤْذِنُكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْيٍ أَوْ عَيْنٍ حَسِيدٍ، اللَّهُ يَتَفَقَّدْ يَسِيمُ اللَّهُ أَرْقَيْكَ⁷. (تین دفعہ)

* يَسِيمُ اللَّهُ⁸ اللَّهُ کے نام کے ساتھ۔ (تین بار کے) : أَغُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَفَدَرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجَدُ وَأَحَادِرُ⁸. (سات بار).

بعض ضروری یاتیں:

1 عائن (جس کی نظر لگتی ہے) سے متعلق خرافات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے، بیسے یہ کہ (اطمئنانت) اس کا پیشہ بھیتا وغیرہ۔

2 جس پر نظر بید کا ذرہ ہو تو اس ذرے سے اس کے پاس چلا، لکھن اور بیٹھن وغیرہ کی صورت میں تقویٰ لکھنا جائز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا خدا داد ہے: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكُلِّ إِلَيْهِ»، جو شخص کوئی پھر لکھتا ہے تو اسے اس کے والے کر دیا جائے۔ (تجھی)

اگر وہ لکھنی بانے والی تجھی قرآنی تقویٰ ہو تو اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے، البتہ اس سے پرہیز بہتر ہے۔

3 ما شاء اللہ، تبارک اللہ لکھنا، توار، محمری اور انگل کی تصویر بنانا، گاڑی میں قرآن رکھنا یا گھروں میں قرآن مجید کی بعض آیات کا

لکھنا یا تمام چیزوں نظر بید سے نہیں مچاتیں، بلکہ ممکن ہے کہ یہ چیزوں نام جائز تقویٰ کے زمرے میں آئیں۔

4 مریض پر واجب ہے کہ دعا کی قبولیت پر یقین رکھے۔ شفایابی میں دیر ہو رہی ہو تو اس پر توجہ نہ دے کیونکہ اگر اس سے یہ کہا

جانے کے تیری شفا اس میں ہے کہ یہ دوا تو زندگی بھر استعمال کرے تو وہ پریشان ہے وہاگا برخلاف اس کے کچھ مدت تک بھاڑ

پھونک کرنے کو کہا جائے تو اکتا جاتا ہے، حالانکہ بھاڑ پھونک کے ہر لفظ کے بدے ہو وہ پڑھ رہا ہے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی

کا اجر دس گناہ میں ہے اس لیے اسے پالیے کہ دعا اور استغفار کو لازم پڑے اور کثرت سے صدقہ و خیرات کر کے کیونکہ صدقہ ان

چیزوں میں شامل ہے جن سے شفا حاصل کی جاتی ہے۔

5 انتہائی طور پر تلاوت، قرآن و سنت کے خلاف ہے اس کا اثر ہست ہی کم ہوتا ہے۔ یہی علم میپ ریکارڈ پر اتنا کرنے کا بھی

ہے کیونکہ اس طرح نیت کا فقدان ہوتا ہے جبکہ دم کرنے والے کے لیے نیت شرط ہے۔ یہ لگت مسئلہ ہے کہ اس کا سنتا خیر

و بھلائی سے غالی نہیں ہے، شفا پانے تک بار بار دم کرتے رہنا مسنوں ہے اور اگر بار بار دم کرنا مشقت و پریشانی کا باعث ہو تو

¹ وَهِيَ بِهِ جَسْ نَهْ مُؤْمِنُوْنَ كَهْ دَلُونَ مِنْ تَكْيِينَ نَازِلَ كَيْ مَكَانَ كَيْ اِيَّانَ مِنْ اَوْرَ (منیز) ایمان کا انشاف ہو۔ (الف: ۴)

² مِنْ سَوْالٍ كَرَتَهُوْنَ بَيْزِيْتِيْلَكْتَ وَالَّهُ سَيْ عَرْشَ عَظِيمَ كَارَبَ ہے کہ وہ محسن شفا عطا فرمائے۔ (تجھی)

³ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ تَكْلِيلَ كَلَمَاتِ كَيْ بَنَاهُ مِنْ آتَاهُوْنَ بَرْ شَيْطَانَ اوْزِيْرَ بَلِيْلَ بَانَےِ والَّلِ نَظَرَےِ۔ (تجھی)

⁴ اَسَ اللَّهِ لَوْلُكَ کَيْ یُرَدَّ کَارِیَارِی کَوَدَرَدَےِ (مریضوں کو) شفا عطا فرمیا، تو یہ شفا دینے والا ہے تیری شفا کے ملاؤہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرمائی جائی کوئی شے پھر فرمے۔ (ع: ۳)

⁵ اَسَ اللَّهِ اَسَ (مریض) کی کرمی دسردی اور بیماری کو دور کر دے۔ (مساء)

⁶ مُجَمِّعِ اللَّهِ کافی ہے۔ اس کو عطا کرنے کی مدد بھر قریں نہیں، اسی پر میں نے بھروسکیا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ (ع: ۲۶)

⁷ اللَّهُ کے نام کے ساتھ میں مجھے دم کرتا ہوں ہر بیماری پرے جو تمہے لیے تکلیف کا باعث ہے، ہر لفظ کے شرے یا حد کرنے والے کی انگل

سے، اللہ مجھے شفا عطا فرمائے، اللہ کے نام کے ساتھ میں مجھے دم کرتا ہوں۔ (ع: ۲۷)

⁸ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ عَرَتْ اُورْ قَدْرَتْ کَيْ پَنَاهَ مِنْ آتَاهُوْنَ اسَ شَرَ سَےِ جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈنتا ہوں۔ (ع: ۲۸)

اس میں کمی کر دے، کسی دعا یا آیت کا کسی متعینہ تعداد کے ساتھ پڑھنا بغیر کسی دلیل کے صحیح نہیں ہے۔

۶ بعض ایسی علامتیں میں جن کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ دم کرنے والا قرآن سے دم نہیں کر رہا ہے بلکہ جادو سے کام لے رہا ہے، ایسے بعض لوگوں کی ظاہری دینداری سے آپ کو دعوٰ کا نہیں کھانا پائیے، چنانچہ بسا اوقات ابتدا تو قرآن پڑھنے سے کرتے ہیں لیکن جلد ہی اسے بدلتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے مسجدوں میں بھی آتے جاتے ہیں اور بسا اوقات آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ آپ کے سامنے ذکر الہی بھی کرتے ہیں۔ خبردار ایسے لوگوں سے: «شایر میں دعوے کے میں نہ آئیں۔

جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی چند علامتیں: * بیمار سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھنا کیونکہ نام کی معرفت و عدم معرفت علاج میں موثر نہیں ہے۔ * مریض کا کوئی کپڑا طلب کرنا، یعنی کرتا یا بنیان۔ * مریض سے کبھی بھار ناص صفات کا لوٹی پانورما لگا جاتا ہے تاکہ اسے جن کے نام پر ذبح کرے اور بسا اوقات اس کا خون مریض پر لگایا جاتا ہے۔ * ایسے طلسمی الفاظ کا لکھنا یا پڑھنا جن کے معنی غیر مفہوم ہو یا بے معنی ہوں۔ * مریض کو ایسے کاغذات دینا جن پر کچھ ثانے بنے ہوں اور ان میں کچھ نمبر یا تردد لکھے ہوں اسے جاپ یا تعریف کئے ہیں۔ * ایک متعینہ مت کے لیے کسی تاریک کمرے میں مریض کو تنہائی میں رہنے کا حکم دینا، اس کو ”ججہ“ (پلہ) کہتے ہیں۔ * ایک متعینہ مت کے لیے مریض کو پانی پہونچنے سے روکنا۔ * زمین میں دفن کرنے کے لیے مریض کو کوئی پیڑ دینا یا جلانے اور دھونی لینے کے لیے کوئی کاغذ دینا۔ * مریض کو اس کی بعض وہ پوشیدہ باتیں بتانا جسے کوئی اور نہ بتاتا ہو، اسی طرح مریض کے بتانے سے قبل اس کا نام اور اس کی بیماری بتانا دینا۔ * مریض کے پختے ہی اس کی حالت کی لمحیں کرنا یا میل فون اور ڈاک کے ذریعے سے مریض کے مرض کی لمحیں کرنا۔ **۷** اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جن انسانوں میں داعل ہو جاتا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿أَلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَرْبَوَا لَا يَعْوُمُونَ إِلَّا كَمَا يَعْقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾، سود نور لوگ نہ کھوئے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ شخص کھرا ہوتا ہے جسے شیطان پھوک خلیٰ بنادے۔ ”(ابن القیم: ۲۷۵)

مسنون اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ پاگل ہیں ہے جو جنون کے انسان کے اندر گھس جانے سے ہوتا ہے۔ تتمہ: بادو کا حکم: بادو برحق ہے اور اس کی تائیہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ وہ حرام ہے اور کبیرہ (ہمت بردا) گناہ ہے۔ اس کی دلیل بنی ملکہ کی حدیث ہے: ﴿إِجْتَنَبُوا السَّبَعَ الْمُوَبِّقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشَّرِكَ بِاللَّهِ، وَالسَّخْرُ...﴾، سات ہلکاں کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ بلا ک کر دینے والے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، بادو کرنا.....“ (بخاری، مسلم) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْرَكَهُمْ مَا فِي الْأَخْرَةِ مِنْ خَلْقٍ﴾، یقیناً انہیں علم ہے کہ جو اسے ماضی کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں: **۱** گریں اور بھار پھونکت جس کے ذریعے بادوگر بادوگریہ کو نقصان پہنچانے کے لیے شیاطین لکھ رسانی ماضی کرتا ہے۔ **۲** ایسی ادویات کا استعمال جو بادو زدہ کے بدن، اس کی عقل و ارادہ اور میلان کو متاثر کرتی ہیں جسے صرف اور عطف کہتے ہیں۔ بادو زدہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیز بدل گئی ہے یا حرکت کر رہی ہے یا پل رہی ہے یا اس طرح کے دیگر محسوسات۔ پہلی صورت کا کرنا شرک ہے کیونکہ شیاطین بادوگر کی اس وقت تک مدد نہیں کرتے جب تک وہ اللہ کے ساتھ کفر نہ کرے۔ دوسری صورت کبیرہ اور تباہ کرنے والا گناہ ہے۔ ان دونوں سے اللہ کی قدر کے مطابق نقصان ہوتا ہے۔

دعا کے مسائل

ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی محتاج اور اسی کی ضرورت مند ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز اور مستغنى ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دعا کرنا واجب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَذْعُونَهُ أَسْتَجِيبْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مُّسْكِنٍ عَنْ عِبَادَتِهِ سَيَدِ الْخَلْقِ جَهَنَّمَ كَاهِرٌ بِهِ﴾، مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا، یقین ماؤ کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ غنیقہ ڈلیں ہو کر جنم میں پہنچ جائیں گے۔ (الموسی، ۶)

اس آیت میں عبادت سے مراد دعا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ لَمْ يَتَسَأَّلْ اللَّهُ يَعْصِبْ عَلَيْهِ﴾، وہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ابن حیی)

نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سوال پر فوٹ ہوتا ہے اور عاجزی سے دعا کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور انھیں اپنے قریب کرتا ہے۔

صحابہؓ کرام ﷺ نے اس چیز کو محسوس کیا تھا، چنانچہ وہ کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانجھنے کو قہیر نہیں سمجھتے تھے اور نہ اپنا دست سوال ہی کسی مخلوق کے سامنے پھیلاتے تھے۔ ایسا صرف اس لیے تھا کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا، وہ اللہ کے قریب تھے اور اللہ ان کے قریب تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادُهِ عَنِّي فَلَمَّا قَرِيبٌ﴾، جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ان سے کہ میں کہ) میں ان کے قریب ہوں۔ (ابن حیی، ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا کا بڑا اونچا مقام ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محترم چیز دعا ہے، بسا اوقات دعا سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے اور اگر قبولیت کے اسباب موجود ہوں اور رد کے اسباب نہیں ہوں تو مسلمان کی دعا بلاشبہ قبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے جن کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْرَةٍ لَّيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطْبِيَّةٌ رَّجِمٌ إِلَّا أَغْطَأَهُ اللَّهُ بِهَا إِنْتَهَىٰ تَلَاقُكَ إِنَّمَا أَنْ شَفَعَ لَهُ دَعْوَةُهُ، وَإِنَّمَا أَنْ يَدْعُرَكَ اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنَّمَا أَنْ يَضْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ﴾، جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ کے کام یا قفع رحمی کا مطالبہ نہیں ہوتا تو اس دعا کے بدے اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے یا تو جلدی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس دعا کے بدے اس بیسی کوئی مصیبت مال دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہؓ کرام ﷺ نے عرض کی: ہم تو پھر کتنے دعا کریں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ بھی بست زیادہ دینے والا ہے۔" (مسند احمدی)

دعا کی قسمیں: دعا کی دو قسمیں ہیں: 1) دعاۓ عبادت، یعنی نماز اور روزہ وغیرہ۔ 2) دعاۓ طیور سوال و طلب۔

اعمال میں فرق مراتب: س: کیا قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے یا ذکر الہی یا دعاۓ طلب و مدد؟ ج: قرآن مجید کی تلاوت مطلق تاماً اعمال سے افضل ہے، پھر ذکر اور حمد باری تعالیٰ، اسکے بعد دعاۓ طلب، یہ فرق مراتب اجمالی طور پر ہے، البتہ بعض ایسے حالات میں کہ غیر افضل، افضل سے اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ عرف کے دن دعا کرنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد مسنون ذکر و اذکار میں مشغول ہونا تلاوت قرآن سے افضل ہے۔

دعا کی قبولیت کے اسباب: دعا کی قبولیت کے کچھ ظاہری اسباب میں اور کچھ باطنی اسباب۔

1) ظاہری اسباب: دعا سے پہلے کوئی نیکت عمل کرنا، یعنی صدقہ، وضو، نماز، استقبال قبید، باتحم الحمام، اللہ تعالیٰ کی شایان شان اس کی حمد و شنا، جس قسم کی دعا کی جارتی ہے اس کے مناسب اسماۓ حسنی کے استعمال سے وسید لیتا۔ چنانچہ اگر جنت کی دعا کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فعل و رحمت کا واسطہ دے کر اس کے سامنے گوگرائے اور اگر کسی قائم پر بد دعا کر رہا ہے تو اس وقت رحمان یا کریم یعنی ناموں کا واسطہ نہ دے بلکہ صرف قار و جبار یعنی ناموں کا ذکر کرے۔ دعا کی قبولیت کے اسباب ظاہری میں یہ بھی

دانل ہے کہ دعا کی ابتداء میں، درمیان اور آخر میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجئے، اپنے گناہوں کا اعتراض کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اسی طرح ان بیشتر اوقات کو دعا کے لیے غنیمت سمجھے جن کے بارے میں دلیل وارد ہے کہ اس وقت دعا کی قبولیت کی امید رہتی ہے اور ایسے اوقات بہت سے میں۔ * رات دن میں: رات کا آخری تھانی حصہ جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے، اذان واقعہ کے درمیان کا وقته، وضو کے بعد، سجدے کی حالت میں، نماز میں سلام پھیلنے سے قبل، نمازوں کے بعد، ختم قرآن کے وقت، مرغ کی آواز سن کر، سفر کے دوران میں، مظلوم کی دعا، پیشان عالی کی دعا، والد کی دعا اپنے بیٹے کے لیے، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پیغمبر ﷺ کے دعا اور جگہ میں دشمنوں سے مدحیہ کے وقت دعا۔ *

ہفتہ میں: بیجعے کے دن، غاص کر دن کے آخری حصے میں۔ * میہینوں میں: رمضان المبارک میں اظہاری اور محرومی کے وقت، شب قدر میں اور عرف کے دن۔ * مبارک مقامات میں: مسجد میں عمومی طور پر، کعبہ کے پاس اور بالخصوص ملئیم کے پاس، مقام، ابراہیم علیہ السلام کے پاس، صفا اور مروہ پر، ایام حج میں عرفات، مژده اور منی میں، زمزم کا پانی پیتے وقت وغیرہ۔

(2) **باطنی اسباب:** بیتے دعا سے قبل پھی توہب، تمللی گھنی پیچوں کی والہی، کھانے پینے، جنینے اور رہن سمن میں پاک کائی، حلال کائی، طاعت الہی و طاعت پیغمبر ﷺ میں کشت، حرام سے پرہیز ہشے اور شوت کے امور سے پرہیز، دعا کے دوران میں دینی، اللہ پر پورا اعتماد، وقت امید، اللہ ہی سے التجا رہنا اور عاجزی و مسکنت قابو کرنا، تمام معاملات کو اللہ کے حوالے کرنا اور غیر اللہ سے تعلقات کو توڑنا۔

دعا کی قبولیت میں مانع امور: بسا اوقات انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی یا قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے، اس کے اسباب بہت سے میں، ان میں سے بعض درج ذیل میں: * اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی دعا کرنا۔ * دعا میں (بلادجہ) تفصیل، بیتے جنم کی گرمی سے، اس کی تنگی سے اور اس کی تاریخی سے پناہ مانگنا، حالانکہ اتنی تفصیل کی وجہ سے صرف جنم سے یا آنک سے پناہ مانگ لیتا کافی ہے۔ * مسلمان کا اپنے آپ پر دعا کرنا یا کسی اور پر ناقص بد دعا کرنا۔ * گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا، * دعا کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر متعلق کرنا، بیتے کہنا کہ اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو مجھے معاف کر دے وغیرہ، * قبولیت دعا میں جلد بازی کرنا، بیتے یہ کہنا کہ میں نے دعا تو کی لیکن بیوں قبول نہیں ہوئی، * دعا سے آتنا باندا، وہ اس طرح کہ تمکھ کر دعا کرنا چھوڑ دینا، * دل غافل سے دعا کرنا، * آداب الہی کو ملحوظ نہ رکھنا، اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا جبکہ اس نے (دعا سے قبل) اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو آپ نے فرمایا: «عجل ھذا، ثم دعاء فقل له ألم لغيره: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَيَبْتَدِأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالْقَوَاعِدِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لَيُصْلِلْ عَلَى اللَّهِ لَمْ لَيَذْعُ بَعْدَ بِسْمَةً»، اس نے جلد بازی سے کام لیا۔ ”پھر آپ نے اسے بلا کریا کیا وہ سے فرمایا: ”جب تم میں کوئی شخص نماز کے آخر میں دعا کرنا پاپے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر سے ابتداء کرے (یعنی التحیات پر) پھر بنی ﷺ پر درود بھیج پھر جو دعا کرنا پاپے کرے۔“ (رواہ ترمذی) * کسی ایسی پیچی کے لیے دعا جس کا معاملہ تمام ہو پوکا ہے، بیتے دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے دعا کرنا، * اسی طرح دعاء میں تکف سے سمجھ و متفق الفاظ استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَذْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخَفْقَةً إِنَّمَا لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾، تم لوگ اپنے رب کو پکارو گرگرا کر بھی اور چکے چکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ (المرافت: ۵۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دعاء میں سمجھ و متفق عبارت سے پرہیز کرنا کوئیکہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایسا ہی کرتے، یعنی اس سے پرہیز کرتے دیکھا ہے، (۱۰۴) * اسی طرح دوران دعا میں آواز زیادہ بلند کرنا (بھی دعا کی قبولیت میں مانع ہو سکتا ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَجْهَرَ بِصَلَاةِكَ وَلَا عَنْ حَفَاظَتِهَا وَإِبْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾، یعنی نماز میں نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی کرو بلکہ درمیانی صورت اختیار کرو۔“ (حقیقت اسراء: ۱۱۰)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرماتی میں: یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
متحب یہ ہے کہ دعا کرنے والا ہمیں دعا میں اس ترتیب کو ملاحظہ کرے: ۱) اللہ تعالیٰ کی مد و شنا۔ ۲) بنی ملکیتؓ پر درود و سلام۔ ۳) توبہ اور اپنے گناہوں کا اعتراف۔ ۴) لعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ۔ ۵) دعا شروع کرے اور اس بات پر حواس رہے کہ انھی جامیں دعا میں کا انتخاب کرے جو اللہ کے رسول ﷺ اور سلف سے ثابت میں۔ ۶) درود پر دعا ختم کرے۔

وَهُوَ أَمِنٌ دُعَائِينَ جَهِينَ يَا دَكْرَ لِيَنَا يَا يَهِيَّ

دعا: بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دعا کی مناسبت

ونے سے قبل دعا: بخششک اللہُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا

جب نینہ سے پیدا ہو دعا: وَالْخَلَدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا يَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ التَّشْوُرُ

خواب میں ذہنے کی دعا: وَأَغْوَدُ بِسَكَلَاتِ اللَّهِ الْقَاتَمَاتِ مِنْ عَظِيمَةِ وَعَقَابِيهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَّاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَعْضُرُونَ،^۱
خواب دیکھنے کی دعا: ..اگر کوئی شخص اپنا خواب دیکھے توی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے اس بے اللہ تعالیٰ کی مد و شنا کرے اور لوگوں سے اس کا تذکرہ کرے۔ اور اگر کوئی اپنا غرباً دیکھے ہے وہ مایوس کرنا ہے توی شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے یا یہ کہ اس کے شرے اللہ کی پناہ مانئے اور کسی سے بیان نہ کرے، اس طرح وہ اس کوئی ضرر نہ پہنچائے گا۔^۲

محمر سے نکلنے کی دعا: وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوَدُ بِكَ أَنْ أَضْلَلُ أَوْ أَضْلَلُ، أَوْ أَذْلُلُ أَوْ أَذْلَلُ، أَوْ أَظْلِمُ أَوْ أَظْلَمُ، أَوْ أَجْهَلُ أَوْ أَجْهَلُ عَلَىِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: «بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»^۳

مسجد سے نکلنے کی دعا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَنْ لِي أُتُورَاتِ رَحْمَتِكَ^۴

مسجد سے نکلنے کی دعا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَنْ لِي أُتُورَاتِ فَضْلِكَ^۵

دو لمب کے لیے دعا: وَتَارِكُ اللَّهِ تَلَكَ، وَتَارِكُ عَلَيْكَ، وَجْهَ بَيْتِكَتَانِي فِي خَيْرٍ^۶

مرغ کی آواز اور گدھ کی رینک (آواز) کی دعا: ..جب تم لوک گھے کا سیکنا سفوتو شیطان سے اللہ کی پناہ پا ہو یعنیکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے اور جب مرغ کی آواز اور گدھ سے اس کے فضل کا سوال کرو یعنیکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ ”ایک اور حدیث میں ہے: ..جب تم لوک رات کے وقت کتے کا بھونانا اور گھے کا سیکنا سفوتو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو...“

حضرت انس بن مالکؓ سے مردی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے یاں سے ایک شخص کا گردہ ہوا اور یہاں ایک اور شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس بیٹھنے ہوئے شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں، ایسے کیا تھا کہ اس سے دریافت کیا: ..کیا تم نے اسے بتالا دیا ہے؟“ اس نے جواب دیا: نہیں، ایسے کیا تھا کہ اسے بتالا دیا ہے۔ ”وہ شخص اس سے بتالا دیکھنے لگا: میں اللہ کے کیا لے آیے سے محبت کرتا ہوں، اس دوسرے صحابی نے جواب دیا: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَيْتَنِي لَهُ“ وہ ذات بھی ایسے محبت کرے جس کے لیے آپ نے مجھ سے محبت کی ہے۔“

بُشْ كُوئي نَجَّ

دَكَهْ وَأَبَ

سَالَدَكَ لَيَ

مُحْبَتْ كَرَتَاهَ

^۱ تیسرا ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔

^۲ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے مکمل ہے جس نے ہمیں زندہ لیا، یعنی اس کے کام نے ہمیں زندگی کی طرف اٹھ کر بنا لیے۔

^۳ میں پناہ مانکتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہے، اسی کا ماضی اور اس کیمیا سے اور اسکے بندوق کے شر اور شیطانوں کے ظہور ڈالنے (لما ہوں پر ابخار نے اور آکیا ہے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) سمجھے یا سی ایں (اوہ مجھے پہکائیں)۔

^۴ اے اللہ! میکر تیجی پناہ میں لی ہوں (اس بات سے) کہیں گھر ہو جاؤں یا مجھے گھر ہو جاؤ۔ میں پھر بیٹھے پھسلا دیا ہے، میں

تلک کر کوں یا مجھے ٹلک کریا ہے، میں کی سے جات سے پیش اون یا یہی سے ساتھ جات سے پیش لایا ہے۔

^۵ اے اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ میں دے اور میرے لیے ہمیں رحمت کے دروازے کھول دے۔

^۶ اے اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

^۷ برکت کرے اللہ تیرے لیے اور برکت کرے تجوہ پر اور مجع کرے تم دُنُون کو نیر (بجلائی) میں۔

<p>جب کسی کو مجھیک آئے تو کہ: الْخَدُولُ إِلَيْهِ أَوْسَ کے بجائی یا ساتھی کو پایے کہ کہ: يَرْجِعُ إِلَهُكَ پھر خودی کے: يَهْدِيْكَ إِلَهُكَ وَيُضْلِعُ بِالْكُنْ۔ اور جب کافر کو مجھیک آئے اور وہ الْخَدُولُ إِلَيْهِ کے تو اس کے بواب میں يَهْدِيْكَ إِلَهُكَ کے اور يَرْجِعُ إِلَهُكَ نہ کے۔</p>	<p>كَسِ مُسْلِمٍ بِهَا فِي كَوْمِيْكَ أَتَتْ تَوْسِيْكَ دِيْنَ</p>
<p>ثُمَّ مُشْكِتَ * ، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَزِيزِ الْعَظِيمِ، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَزِيزِ كِي دِيْنَ</p>	<p>كَلِمَةِ الْكَرِيمِ * ، اللَّهُ إِلَهُ الرَّقِيْ، لَا أَنْفُكُ بِهِ شَيْئًا * ، يَا أَنْتَ يَا قَيْوُمَ بِرِحْكَتِ أَسْتَغْفِرُكَ * ، سِيَخَانَ اللَّهُ الْعَظِيمِ</p>
<p>دِعَوْنَ کے لیے بد دعا * ، اللَّهُمَّ مُزْدَلِ الْكِتَابِ وَمُخْرِجِ السَّحَابِ سَرِيمَ الْحَسَابِ أَغْرِمَ الْأَخْرَابَ، اللَّهُمَّ اغْرِمْهُمْ وَرَزِّلْهُمْ</p>	<p>جب کسی کام میں سویت محسوس کرے * ، اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَ سَهْلًا وَإِنْ تَعْجَلَ الْحَوْنَ إِذَا شَتَّتْ سَهْلًا،</p>
<p>قرض کی ادائیگی کی دعا * ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْدُكَ مِنْ أَنْتَ الْهَمَّ وَالْحَزَنُ، وَالْعَجْزُ وَالْكَسْلُ، وَالْجُنُونُ وَالْبَخْلُ، وَضَلَّلَ النَّاسُ، وَغَلَّةُ الرِّجَالِ،</p>	<p>بِتِ الْعَالَمِ (عام) جب بیت الکلام داصل ہو تو کہ: * ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْدُكَ مِنْ أَنْتَ الْقِبْطُ وَالْجَبَابُ، أَوْ جَبْ لَكَ تُوكَ کے: * ، غُفرانِكَ،</p>
<p>نماز میں وہوس بار تھوک دے۔</p>	<p>”یَخْرُبُ نَمَى شَيْطَانَ (کی وجہ سے)“ ہے۔ جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ پاہے اور بابیں طرف تین</p>
<p>تجھے کی * ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَلِكَ مَذْهَلَةً وَأَوْلَاهُ وَآخِرَةً وَغَلَابِيَّةً وَبَرَّةً؟ * ، سُبْحَانَكَ رَبِّي وَتَحْمِيدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي؟ * ، اللَّهُمَّ</p>	<p>دعا * ، إِنِّي أَغُوْدُكَ مِنْ سَخْطِكَ وَبِعِصْمَاقِكَ مِنْ عَغْوَتِكَ وَأَغُوْدُكَ مِنْ مَثْلِكَ لَا أَنْجِي ثَنَةً غَلَبْتَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَنْتَ عَلَيْنِي</p>
<p>تجھے تلاوت کی دعا * ، اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّهِ خَلْقَهُ وَصَوْرَهُ وَسَقَعَ سَعْدَهُ وَبَصَرَةَ تَبَارِكَ</p>	<p>الله أَحْسَنُ الْحَالَيْنِ</p>
<p>تمازک کے شروع کی دعا * ، اللَّهُمَّ يَا عَدُّ بَيْنِ خَطَايَايِي كَمَا يَا عَدُّ بَيْنِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ تَقْعُنْ مِنْ خَطَايَايِي كَمَا يُنْتَقِلُ</p>	<p>تمازک کے شروع کی دعا * ، اللَّهُمَّ يَا عَدُّ بَيْنِ خَطَايَايِي كَمَا يَا عَدُّ بَيْنِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ تَقْعُنْ مِنْ خَطَايَايِي كَمَا يُنْتَقِلُ</p>
<p>نماز کے آخر میں دعا * ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَلَّمَتْ نَفْسِي ظَلَّمَأَكِيرًا وَلَا يَغْفِرُ التَّوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عَنْدِكَ وَارْجُنْيَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ</p>	<p>(سلام سے پہلے) الرَّجِيمُ¹²</p>
<p>نماز کے بعد * ، اللَّهُمَّ أَعُنْ عَلَى ذِكْرِكَ وَلَكَ حُسْنُ عِبَادَتِكَ،</p>	<p>13 * ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْدُكَ مِنْ الصَّفَرِ وَالْفَقْرِ وَعِذَابِ الْقَبْرِ</p>

”میں کوئی معبد مگر اللہ (و) بت عظمت والا برا بردار (ہے)“ شہیں کوئی معبد مگر اللہ (و) رب (ہے) کوئی معبد مگر اللہ (و) رب (ہے) انسانوں اور زمین کا اور رب (ہے) عرض کریم کا اللہ، اللہ میرا رب ہے، شہیں شریک محمد اہمیں ایک کے ساتھی کو اے دے! اے قام! میں تم تحری رحمت میں یا خوبی کا غلبہ کارہوں۔ پاک ہے اللہ بت بلند۔ ”کتاب مازل کرنے والے، کتاب کروہوں (لکھن) کو لکھتے سے دپاڑ فرماء، اے اللہ! ان شکست دے اور ان لوگوں کو دسخ“

”اے اللہ! شہیں کوئی کام آسان رکھوئی ہے کہ کردے تو آسان اور تو کر دیا ہے مسکل کام کو آسان جب تو یا ہے۔“

”اے اللہ! تیریں تیریں پناہ میں آہوں، پریشانی اور غم سے، عاجز ہو یا نے اور کامل و سکی سے، بڑی اور مغلی سے، قرض کے بوجہ اور لوگوں کے مطام سے۔“

”اے اللہ! میں تیریں تیریں اور شہیں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

”اے اللہ! میرے بچے میں تیریں تیریں (پاہتا ہوں)۔“

”اے اللہ! میرے بچے اور بچے اے اور بعد اے، اعلانیہ اور پوشیدہ تمام کے تمام گناہ معاف فرمادے۔“

”پاک ہے تو اے میرے رب! تیری تیریت کے ساتھ اے اللہ! تجھے میں تو نے خواہ اپی تیریت کی سمجھ۔“

”اے اللہ! تیرے لے ہی میں نے سمجھ لیا، اور جھوٹی ہے میں ایمان لایا ہوں اور تیرے ہی لے میں فرمائی دارہوں، تجھے کیا میرے چھے نے اس ات کو جس نے اے پیدا افریلیا، اور اس نے اس کے کان اور انگل کے سوراخ بنائے، پر بایارکت سے اللہ تعالیٰ ہو بیٹن فالت ہے۔“

”اے اللہ! میرے اور میرے کتابوں کے درمیان دوہی ڈال دیے، میں تو نے دوہی ڈالی مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! صاف کر میں تیری خطاوں سے بچنے کے لئے طلاق سے بچنے کے لئے طلاق ساف کیا باتیں پانی، غصہ کی پانی، برف اور اولوں سے۔“

”اے اللہ! بیاشی میں نے طلاق کیا باتیں پانی، برف، بچنے کے لئے طلاق ساف کیا باتیں میں معاف کر ملکا ہوں (لو) سوائے تیرے پس تو معاف فرمادے مجھے نے ناس مجھیں سے اور مجھی رحم فرمی، بیاشی تو بچنے کے لئے طلاق ساف کیا باتیں میں معاف کر ملکا ہوں (لو)“

”اے اللہ! تو میرے مدد فرمی، بیاشی اور اپنے شکر پر اور اپنے طریقے سے بیاشی عبادت بجا لانے پر۔“

”اے اللہ! میں فخر، فقر (مقاتی) اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

جو آپ کے ساتھ کوئی بھالی کی جائے تو وہ بھالی کرنے والے سے کہے: جزاک اللہ خیر (اللہ کجھے بہترین بدله دے)	بھالی کرے تو اس نے تعریف کرنے میں مدد کر دی۔، پھر دوسرا یوں کہا دے: وجزاک یا پھر یوں کہے: ویتاک (اور کچھے بھی)۔
جب بارش نازل ہو، اللهم صننا نافعا ^۱ ، مطرنا بفضل الله ورحمنه	جب تیز ہوا یا یلے اللهم إِنِّي أَسأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ^۲
جب ۳۰ ماہ تو کا یادہ دستکے اللهم أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامُ عَلَى أَهْلِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ^۳	کی مسافر کو رخت کرے اور سفر اس کا بواب اس طرح دے: أَسْتَوْدُعُكُمُ اللَّهُ دِيْنَكُمْ وَأَمْانَتَكُمْ وَحَوَّاتِنَّكُمْ عَمَلَكُمْ ^۴
کی سفر کی دعا اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كَانَ لَهُ مُثْرِّيزٌ * وَإِنَّا إِلَيْهِ رَبِّنَا تَسْلِيمٌ	کی مسافر کی دعا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَيْثُنَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْقَوْمِ، وَمِنَ الْعَذَابِ مَا لَيْسَ بِمُرْكَبٍ، اللَّهُمَّ هُوَ عَلَيْنَا سَفَرًا هَذَا وَاظْهِرْ عَنَّا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلْقِ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنْ وَعْدَ النَّاسِ وَكَاتِبِ الْأَسْنَافِ وَسُوءِ الْسَّنَقِ فِي التَّنَاجِلِ وَالْأَهْلِ، ^۵
او سفر سے ظالہی یہ بھی یہی الفاظ کئے اور ان میں اضافہ کرتے: لَيْلَةُ ثَانِيُّونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ^۶	
بسترہ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ تَشْبِيْهِ إِلَيْكَ وَقَوْضَتِ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتِكَ كَلْفَرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ	بانے کی أَمْتَنَتِي بِسَعْيَكَابِلِكَ الَّذِي أَتَرْلَتِ وَبِتَبَيْنِكَ الَّذِي أَرْسَلَتِ ^۷ * اللَّهُمَّ قَبِينَ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبَيَّنَ عَبْدَكَ ^۸
دعائیں أَخْنَذُ لَهُ الَّذِي أَظْعَنَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآتَانَا فَكَمْ مِنْ لَا كَافِ لَهُ وَلَا مُؤْرِي ^۹	* سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي يَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَيَكَ أَرْفَعْتُ إِنْ أَمْسَكْتَ تَفْسِيْفِي قَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاقْحَفَطْهَا بِمَا تَحْفَظْ بِهِ ^{۱۰}
* بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورہ حمودہ اور سورہ ملک پر یہ بغیر شیئں سوتے تھے۔	* بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورہ حمودہ اور سورہ ملک پر یہ بغیر شیئں سوتے تھے۔

۱ «اے اللہ! (بنا اس) بارش کو فائدہ منہ۔» (دیوبین بار) «

۲ «بم بارش سے تو اسے کے اللہ کے فعل اور حمت سے۔»

۳ «اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھے اس سے بھالی کا فارس جیکی بھالی کا جو اس میں ہے اور اس پھر کی بھالی کا جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھے اس کے شر سے، اور اس جیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس پھر کے شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو۔»

۴ «اے اللہ! تو طوع فرمائے تم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ بھیجا بھالی کا پانہ ہو، اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تیرا بھی۔»

۵ «میں سید کرتا ہوں اللہ کے تمہارے دین اور محاری ملانت کو اور تمہارے آخری علی لو۔»

۶ «میں پر کرتا ہوں میں اس اللہ کے کہ نہیں شانع ہوتیں اس کے سپرد کی وہی جنہیں۔»

۷ «اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے دو ذات جس نے کام کر دیا ہمارے لیے اے دوڑہ نہیں تھے ہم اے قلموں میں ایکنے

وائے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھے سوال کرتے ہیں اسی شر میں یہی اور یقینی کا اور ایسے عمل کا ہے تو پیدا فرمائے۔ اے اللہ! اسان فرمادے ہم پر ہمارا یہ سفر اور پیٹ دے ہم سے اس کی بھی سماقت کو۔ اے اللہ! تو یہ (عماڑا) سماجی ہے اس شر میں اور (تو یہ) ہمارا باشنی ہے ہم (اکھر) والوں میں، اے اللہ! میں کیری پناہ میں آتا ہوں شرکی مشقت سے اور (اس کے) تکینہ دہ منظر سے اور بڑی تہمیل سے مال میں اور گھر والوں میں۔»

۸ «ہم والیں لوئے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔»

۹ «اے اللہ! میں نے تائیں کر دیا ہے اپنے انس لوئیتے اور سونپ دیا اپنا معلمہ بھی اور متوجہ یا میں نے لپا چڑھتے ہی طرف اور جھکانی لہنی پشت تیری طرف ثواب میں رفتہ کرتے ہوئے اور ذرے تیرے تیرے مذاب سے، نہیں ہے کوئی پناہ ہا، اور نہ جانے جگہ تھوڑے طریقے ہی بارگاہ میں، میں ایمان لایا تیرمی اس کتاب پر جے تو نے مائل فرمایا اور تیرمی اس نبی پر جے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔»

۱۰ «ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پالیا اور ہمیں کافی ہو گیا، اور ہمیں محکما دیا، (وہ) کتنے ہی ایے لوگ میں جن کی

ذکوئی کھات کرنے والا ہے اور نہ محکما دینے والا۔»

۱۱ «اے اللہ! مجھے بھیجا (اس دن) اپنے مذاہب سے جس دن تو اخراج کے گا اپنے بندوق کو۔»

۱۲ «پاک ہے تو اسے میرے رب ایتمے نام کے ساتھ ہی رکھا میں نے اپنا پسلو (بنتی) اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو اخماں کا، لہذا اگر تو میری روح کو رونک لے تو اس پر رحم فرمائنا اور اگر تو اسے مجھوڑے تو اس لی ایسے خلافت فرمائیں تو خلافت فرمائے ہے اپنے نیک بندوق کی۔»

۱۳ بنی تیلہ ہیں بسترہ آتے تو ہمیں دنوں تھیلیاں متع کرتے **فَلَمَّا أَعْوَدَ بَرِّثَ الْفَلَقِ** اور معموتین **فَلَمَّا أَعْوَدَ بَرِّثَ الْفَلَقِ** اور **فَلَمَّا أَعْوَدَ بَرِّثَ الْفَلَقِ** پھر ان میں پھوٹھے پھر اپنے جسم پر جان باتک طاقت ہوئی پھیرتے۔

نفع میخ ش تجارت

الله تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت میخی، خصوصی طور پر اسے نعمت کلام سے نوازا اور اسے زبان عطا فرمائی، یہ ایسی نعمت ہے جس کا استعمال اچھے اور برے دونوں کاموں کے لیے ہوتا ہے، لہذا جس شخص نے اس نعمت کا استعمال اچھے کام کے لیے کیا تو اسے دنیا میں سعادت اور جنت میں اونچے مقام تک پہنچا وہی ہے اور جس نے اس کا استعمال اس کے خلاف کیا تو اسے دنیا و آخرت میں بلاکت کی محنتی میں دھلیل وہی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر عمل جس کے لیے وقت صرف کیا جائے وہ ذکر الہی ہے۔

ذکر کی فضیلت: ذکر کی فضیلت کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، انہی میں سے آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

﴿أَلَا إِنَّمَا يُحِبُّ بَشِّرًا غَنِيمَةً وَأَرْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْقِعُهَا فِي دَرْجَاتِكُمْ، وَتَحْفِرُ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَذَابَكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ؟﴾ قالوا: بَلْ، قَالَ: ذَكْرُ اللَّهِ، كُمْ مُسْتَحْسِنُمْ إِيمَانُكُمْ أَيْكَمْ إِيمَانُكُمْ نَهْ بِإِلَّا دُوْنَ بِهِ تَحْمَارَ سب سے بہتر عمل ہو، تمہارے رب کے نزدیک سب سے پاک و طیب ہو، تمہارے درجات کی بندی میں سب سے اونچا مقام رکھتا ہو، تمہارے لیے سونا پاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دیکھوں سے بھروسہ تم ان کے سر قلم کرو اور وہ تمہاری گردنبین ماریں؟ صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا: "اللہ کا ذکر۔" (ترجمی)
اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے: "مَقْلِلُ الدِّيْنِ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَقْلِلُ النَّحْيِ وَالنَّيْتِ"، جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اوس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا تھا اور مردہ کی ہے۔" (۵۵)

نیز حدیث قدسی میں ہے: "أَكَانَ عِنْدَ ظُلْمٍ عَبْدِيٍّ بِيْ، وَأَكَانَ مَعَةً إِلَّا ذَكْرِيٌّ فِي ظُلْمِيْ، وَإِنْ ذَكْرِيٌّ فِي مَلَأِ ذَكْرَتُهُ فِي مَلَأِهِ خَيْرٌ مِنْهُ، وَإِنْ تَقْرَبَ إِلَيْيَ تَقْرَبَ إِلَيْهِ ذَرَاعَاهُ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک باشت میرے قریب بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔" (ترجمی)

نیز اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہے: "سَبِّقَ الْمُقْرُّبُونَ، قَالُوا: وَمَا السُّفَرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي كَيْفَيْنَ وَالَّذِي كَيْرَاثَ" "سفردان سبقت لے گئے، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سفردان کون سے لوگ میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللَّهُ تَعَالَى كَاثِرٌ" سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔" (۳)

نیز آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی: "لَا يَرْزَالُ لِسَائِلَتِ رَبِّلَتِيْ مِنْ ذَكْرِ اللَّهِ" تمہاری زبان کو ذکر الہی سے بر ابر تر برہنا پائیے۔" (ترجمی)

اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ذکر کی فضیلت میں وارد ہیں۔

اجر و ثواب میں زیادتی: جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کے اجر میں بڑھوڑی ہوتی ہے، وہ اس طرح: دل میں ایمان و اخلاص، اللہ کی محبت اور اس کے متعلقات (کی زیادتی) کے اعتبار سے۔ اس اعتبار سے کہ اس کا دل ذکر الہی میں کس قدر لگت رہا ہے، اور کہتا غور و فکر کر رہا ہے صرف زبان ہی سے کلمات ذکر کی ادائیگی نہیں ہے۔ چنانچہ اگر یہ چیزیں مکمل میں تو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پورے اجر سے نوازتا ہے، اس کے برخلاف مفترضت و اجر میں کمی و نقصان بھی اسی اعتبار سے ہے۔

ذکر الہی کے فوائد: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دل کے لیے ذکر الہی وہیسا ہے جیسے پھملی کے لیے پانی تو بتلائیں کہ پھملی اگر پانی سے دور ہو جائے تو اس کی کیا کیفیت ہوگی؟

* ذکر اللہ کی محبت، قرب اور اس کا خوف پیدا کرتا ہے، زدن میں اللہ کا خوف اور اس کی نگرانی کا تصور بخاتا ہے، رجوع الی اللہ فرمادیت کا چند بیان پیدا کرتا ہے اور اس کی اطاعت پر مدد کرتا ہے۔ * ذکر دل سے غم و فکر کو دور کرتا ہے، خوشی سے بھروسہ دیتا ہے مزید ل کو وزنگی، وقت اور صفائی فرام کرتا ہے۔ * دل میں ایک ایسی محتاجی ہے جسے ذکر الہی سی پورا کرتا ہے اور ایک ایسی حقیقتی ہے جسے ذکر الہی کے علاوہ کوئی اور چیز نہ زم و ملائم نہیں کر سکتی۔ * ذکر دل (کی بیماریوں) کا علاج، اس کی دعا اور رُفُوی ہے اور اس کے لیے ایسی لذت ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی اور لذت نہیں کر سکتی۔ * اور غسلت دل کی بیماری ہے۔ * ذکر الہی میں کسی ماق کی دلیل ہے اور اس کی کثرت وقت ایمانی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پری محبت کی دلیل ہے کیونکہ جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اسے کثرت سے یاد کرتا ہے۔ * اگر بندہ راحت و خوشی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے تو حقیقتی و پریشانی کے وقت بھی ہے اسے کثرت سے یاد کرتا ہے۔ * رحمتوں کی برسات اور فرشتوں کے استغفار کے حصول کا سبب ہے۔ * ذکر الہی میں مشغول ہو کر زبان، لغبات، فیضت، غلی، بحوث وغیرہ ایسی رام و مکرہ باقیوں سے محفوظ رہتی ہے۔ * ذکر الہی سب سے نجات، سکینت اور الطیان کے بدل، رحمتوں کی برسات اور فرشتوں کے استغفار کے حصول کا سبب ہے۔ * ذکر الہی میں مشغول ہو کر زبان، لغبات، فیضت، غلی، بحوث وغیرہ ایسی رام و مکرہ باقیوں سے محفوظ رہتی ہے۔ * ذکر الہی کا اہتمام کرنے والے کے چہرے پر رعب، رُفُق، ترویانگی ہوتی ہے، نیز ذکر الہی دنیا، قبر اور آخرت میں نور کا سبب ہے۔ * ذکر کرنے والے کے لیے ذکر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاؤں کا سبب ہے بے رُفُق اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذکر کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ * سب سے افضل عمل والے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر رُنے والے میں، پنجاہ سب سے افضل رُفُق داروں ہے جو رُفُق کی حالت میں کثرت سے ذکر الہی کرنے والا ہو۔ * ذکر الہی ہر مشکل کو آسان کرتا اور حقیقتی کو سزمی میں بدل دیتا ہے مشقت کی جگہ راحت کو لاتا ہے، رُفُقی کا سبب اور جسم کو وقت عطا کرتا ہے۔ * ذکر شیطان کو بمحکما، اس کا قلع قمع کرتا، اسے ذلیل و خوار کرتا ہے اور رب کی رضا مندی کا سبب ہے۔

صح و شام کے یومیہ اذکار

یومیہ اذکار	تعداد اور وقت	اثر اور فضیلت
۱ آیہ الکرسی:	صح و شام، سو نے سے پہلے اور فرض دخول بخت کا سبب ہے	شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا، نمایوں کے بعد
۲ سورہ بقر کی آخری دو آیات:	بوقت شام اور سو نے سے پہلے	ہر چیز کے شر و برآنی سے کافی ہوں گی
۳ سورہ اخلاص اور معمودین: (الثقلان اور الناس)	تین مرتبہ صح، تین مرتبہ شام ہر چیز (کی بانی) سے بچا لیں گی	بوقت شام اور سو نے سے پہلے
۴ (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْهَمِ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)	تین مرتبہ صح، تین مرتبہ شام اسے کوئی نگرانی اقتضی نہیں ہے حقیقتی اور شکاری پر نقصان پہنچانے کی	تین مرتبہ صح، تین مرتبہ شام

۱ ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهٗ إِلَّا هُوَ الْحٰلِمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَمْ يَمْأُوا مِنْ
بَدِيهِمْ وَمَا مَلَكُهُمْ وَلَا يُحْطِمُونَ بَشَّٰنٌ وَمِنْ عَلِيِّهِمُ الْأَيْمَاشَةٌ وَسِعٌ كُوْسِيَّهُ أَسْمَوَتٌ وَالْأَرْضُ
وَلَا يَتُوَدُّهُ حَفَظُهُمْ وَهُوَ الْمَلِّ الْعَظِيمُ﴾
﴿عَمَّنَ الرَّسُولُ يَمْأُوا أَنْزِلَ إِلَيْهِمْ رَبَّهُمْ وَالْمَوْمُونُ كُلُّهُمْ أَمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَكِهِمْ وَكُلُّهُمْ
وَرَسُولِهِ لَا تَنْزِلُنَّ بَيْنَ أَهْدِيَنَّ لَهُمْ لَا يَنْزِلُنَّ بَيْنَ أَهْدِيَنَّ لَهُمْ
لَمَّا أَوْسَعْنَا أَلْعَنَّا عَفْرَاتَ الْأَنْبَكَرِ بِرَبِّهِنَّ إِلَيْنَاهُ تَقْسَمَتْ
وَلَمَّا تَوَلَّنَّا إِنْ كَيْسَنَا أَوْ أَخْطَلَنَا رَبِّنَا وَلَا تَعْلَمُ عَلَيْنَا إِنْ سَرَّا كَمَا حَكَلَنَّا
وَلَمَّا أَعْفَعْنَا أَعْفَرْنَا وَلَمَّا حَنَّا أَنْتَمْ مَوْلَنَا فَأَنْصَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾
۲ اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے مام کے ساتھ زمین کی اورہ آسمان کی کوئی چیز ضرر پہنچا سکتی ہے اور وہی سننے والا، جانے والا ہے۔ ”

				5 (أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) ۱
نے مقامات میں ہر ضر سے محفوظ رکھتی میں	بوقت شام تین بار کسی نے تمام بروز	کے وقت	بوقت شام سات مرتبہ	(حَسِبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوْكِيدٌ وَهُوَ رَبُّ
دُنیا و آخرت کے تمام فکر و کلموں کے لیے اللہ کافی ہو گئے گا	صح و شام سات مرتبہ			الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) ۲
(رضیت بالله ریا، وبالاسلام دینا، وبمحمد ﷺ نبیا) ۳	صح و شام تین مرتبہ	الله تعالیٰ یہ حق ہے کہ اسے راضی کر دے		
اس کی ترغیب آتی ہے	صح و شام	اُن کی ترغیب آتی ہے	اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ خَيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النَّشُورُ)	
او شام کے وقت اس طرح کے: (اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ خَيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)	ایک مرتبہ			۴
نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے	بوقت صح		(أَصْبَحْنَا عَلَى فَطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلْمَةِ الْإِحْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَمَلَةُ	۵
اس نے اپنے دن اور رات کا شکریہ ادا کر لیا	صح و شام	ایک مرتبہ	أَبِيَّنَا إِبْرَاهِيمَ ﷺ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ) ۶	۶
او بوقت شام اس طرح کے: (اللَّهُمَّ مَا أَمْسَيْتَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَأْخَدَ مِنْ	صح و شام	ایک مرتبہ	(اللَّهُمَّ مَا أَضَبَّيْتَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَأْخَدَ مِنْ خَلْقَكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)	۷
کو یاد رکھنے والے کو	یار مرتبہ	یار مرتبہ	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهُدُكَ وَأَشْهُدُ حَمْلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَجَنِيعَ	۸
الله تعالیٰ اک سے آزاد کر دے گا۔			خَلْقِكَ يَا أَنْتَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ) ۸	۹
اس طرح کے: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ أَشْهُدُكَ وَأَشْهُدُ حَمْلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَجَنِيعَ خَلْقِكَ يَا أَنْتَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ)				۱۰
شیطانی و موسوس سے بچاؤ کرتے میں	صح و شام اور سوئے	وقت ایک مرتبہ	(اللَّهُمَّ فاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ	۱۱
و ملیکہ اشهد ان لا إله إلا أنت، أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشیطان و شرکہ وأن أفتر على نفسي سوءاً أو أجرأه إلى مسلم)			وَمَلِكَكَ أَشْهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ	۱۲
			الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهُ وَأَنْ أَفْتَرَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَأَهُ إِلَى مُسْلِمٍ) ۹	

۱۔ میں الله تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شرے۔

۲۔ مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کافی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

۳۔ تم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔

۴۔ اے اللہ! اتیرے (علم کے) ساتھ ہم نے صح کی ہے، اور اتیرے (یہ علم کے) ساتھ ہم نے شام کی تھی، اور اتیرے (علم کے) ساتھ ہم زندگی کرارتے ہیں اور اتیرے (یہ علم کے) ساتھ ہم میں کے، اور اتیرے طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔

۵۔ اے اللہ! اتیرے (علم کے) ساتھ ہم نے شام کی ہے، اور اتیرے (یہ علم کے) ساتھ ہم نے صح کی تھی، اور اتیرے (علم کے) ساتھ ہم زندگی رستے میں اور اتیرے (یہ علم کے) ساتھ ہم میں کے، اور اتیرے طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

۶۔ ہم نے صح کی فطرت اسلام پر اور کل افلاس پر، اور اپنے بنی ہم ﷺ کے دین پر اور اپنے یک رخ باب ابراتم ﷺ کے دین پر اور وہ مشکین میں سے نہ تھے۔

۷۔ اے اللہ! جس نعمت نے مجھی میرے ساتھ (یا تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ) صح کی ہے تو صرف تیرے الیک کی طرف سے ہے (اس میں) تیرا کوئی شرکت نہیں ہے، لہذا تیرے ہی تیرے تیرے کوئی شرکت نہیں ہے، اور تیرے فرشتوں کو تیرے نہیں کو اور تیرے نہیں کو کوہ بناتا ہوں اور تیرے کے مالیں کو تیرے فرشتوں کو تیرے نہیں کو اور تیرے نہیں کو ساری مخلوق کو کوہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ تو ہی اللہ ایسا ہے کہ تیرے سما کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک ملک ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول میں۔

۸۔ اے اللہ! بے شک میں نے صح کی ہے میں بھی گواہ بناتا ہوں اور تیرے فرشتوں کو تیرے نہیں کو اور تیرے نہیں کو ساری مخلوق کو کوہ بناتا ہوں کہ تیرے سما کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک ملک ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول میں۔

۹۔ اے اللہ! انسانوں اور زمین کو پیغمبر ﷺ کے شراؤ شیطان کے شراؤ شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں اپنے افس پر بانی کا اڑکاب کرؤں یا اس بانی کو سی مسلمان کی طرف پہنچوں۔

الله تعالیٰ یہ شانی و غم کو دوڑ کر دیتا اور قرض پکا دیتا ہے	ایک مرتبہ صحیح ایک مرتبہ شام	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجَزِ وَالْكَلَّ) وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَنِّ وَالْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبةِ الدِّينِ وَفَهْرِ الرِّجَالِ) ^۱	13
جن نے اس پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت پڑھا، پھر اسی دن فوت ہو گی، یا رات کے وقت پڑھا، پھر اسی رات فوت ہو گی تو وہ بُختی ہے	سید الاستغفار صحیح و شام ایک مرتبہ	(اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَلَقْتَنِي وَأَنَا عَذَّلَكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَغْوَدْتُكَ مِنْ شَرٍّ مَا صَنَعْتُ أَبُوَكَ بِعِنْدِكَ عَلَيَّ وَأَبُوكَ لَكَ يَدِئِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ) ^۲	14
نبی ﷺ نے قاطر کو اس کی وسیت کی	صحیح و شام ایک مرتبہ	(يَا حِيْ يَا قِيْمَوْ بِرْ حِمَنْكَ أَسْتَغْفِيْ أَصْلَحْ لِي شَانِي كَلَهْ وَلَا تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةِ عَيْنِ) ^۳	15
نبی ﷺ سے یہ دعاواردہ نبی ﷺ سے یہ دعاواردہ	صحیح و شام تین مرتبہ	(اللَّهُمَّ عَافِي فِي بَدْنِي، اللَّهُمَّ عَافِي فِي سَعِيِّ، اللَّهُمَّ عَافِي فِي بَصَرِّي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْفَقَرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لِإِلَّا أَنْتَ) ^۴	16
نبی ﷺ صحیح و شام ان کلمات کے ذریعہ دعا کرناترک نہیں کرتے تھے	صحیح و شام ایک مرتبہ	(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدِنْيَاهِي وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتَرِ عَزْوَاقِي وَأَمِنْ رَوْعَاقِي، اللَّهُمَّ اخْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيِّي وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمْنِي وَعَنْ شَمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أَغْنَالَ مِنْ تَحْنِي) ^۵	17
فہرست پاٹت کے وقت تک ذکر کے لیے بیٹھنے سے بہتر ہے۔	تین مرتبہ صحیح	(سَبِّحَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ عَدْدُ خَلْقِهِ، وَرَضَا نَفْسِهِ، وَزَنَةُ عَرْشِهِ، وَمَدَادُ كَلَّاهِ) ^۶	18

- ۱۰۰۱۔ اے اللہ! میں پہنچانی اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں یہ دلی اور بھکلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں قرضے کے قلبے اور لوگوں کے قمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
- ۱۰۰۲۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے طلاوہ لوئی مسیود برحق نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حق المقدور عمد اور وحدے پر قائم ہوں، میں تجوہ سے ہر اس عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، میں نے کیے ہیں، میں اپنے اپنے تیری نعمت کا اعتراض کرتا ہوں اور میں اپنے کنہ کا بھی اقرار کرتا ہوں، لہذا تو مجھے بخشش دے کر منکر تیرے طلاوہ کا نہ ہوں کوئی بھی بیخُثے والا نہیں ہے۔
- ۱۰۰۳۔ اے زندہ ہاؤی! اے قائم و داعم رحمنے والے (کائنات کی ہر چیز)! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کنائ ہوں کہ تو میرے تمام تر معاملات کو درست فرمادے اور مجھے اکتو بھنچنے کے قدر بھی میری جان کے پیدا شد کر۔
- ۱۰۰۴۔ اے اللہ! مجھے میرے بدن میں تدرستی عطا فرماء، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں تدرستی عطا فرماء، تیرے سوا کوئی مسیود برحق نہیں ہے، اے اللہ! بے شک میں تجوہ سے کھڑا اور فرقے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجوہ سے قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔
- ۱۰۰۵۔ اے اللہ! میں اپنے دین لہیت دیا اپنے اہل اور اپنے مال میں تجوہ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پرداہ وال دل دے، اور میری کھجرا ہمتوں کو امن میں لک، اے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میری دامن طرف سے اور میری باہیں طرف سے اور میرے اپنے سے میری خلافت کر، اور اس بات سے میں تیری خلقت کی پناہ پا جائتا ہوں کہ اپناتک اپنے پیچے سے بلاک کیا جاؤ۔ [ابوداؤد، ابن ماجہ]
- ۱۰۰۶۔ میں پاکیزی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی تکفون کی تعداد کے برابر، اور اس کی ذات کی رشمندی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاحتی کے برابر۔

اے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے

حدیث سے اجر و ثواب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فضیلت و اے اذکار و اعمال

جو شخص ایک دن میں سوبار: **اللَّهُ أَكْرَمُ وَالْمُحْمَدُ أَكْرَمُ شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَتَحْمِيدُ عَلَى مُلْكِهِ** کے کاتو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے پر ایک ہو گا، اس کے لیے سو نبیکار بھی یا بیس ایکس، اس کے سو گناہ منانے یا بیس کے اور اس دن شام تک شیطان سے خلافت رہے کی، اور کسی کا بھی کوئی عمل اس سے بہتر نہ ہو گا لایہ کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔

سبحان الله العظيم وتحمدو (میں بہت ہی بڑے اللہ کی پاکیگی بیان کرتا ہوں اس کی تعزیت کے ساتھ) پرے کاتو اس کے لیے جنت میں ایک بھروسہ کا درخت لگایا جائے گا۔

جو شخص صح و شام سوبار **سبحان الله وتحمدو** (یاک ہے اللہ ہم تعریفوں کے ساتھ) پڑھتا ہے، اس کے تمام کناہ منادیے یا تے میں، خواہ سمندر کی جھاک کے پر اسی کیوں نہ ہوں اور قیامت کے دن کوئی دوسرا اس سے بہتر عمل کرنا آئے گا لایہ کہ کوئی شخص اسی بیساک عمل کرے یا اس سے زیادہ کرے۔

نیز فرمایا: ”وَكُلْيَ عَلَى حَانَ كُوْبَتْ تَبَرَّعَ بَلَدَ مِنْ بَشَرَ بَلَدَ مِنْ بَشَرَ بَلَدَ مِنْ بَشَرَ بَلَدَ“ **سبحان الله وتحمدو سبحان الله العظيم** (یاک ہے اللہ ہم تعریفوں کے ساتھ، یاک ہے اللہ بہت عظیم)

کیا میں تجھے جنت کا ایک خزانہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور بتالیے، تو آپ **سُلَيْمَانَ** نے ارشاد فرمایا: وہ خزانہ ہے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اورہ برائی سے مجھے کی بہت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

جنت کا سوال کیا اور ”**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**“ نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اورہ برائی سے مجھے کی بہت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔ **لَكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا** تین بار دو ذخیر کی اگ سے پناہ مانگتا ہے تو انکی کمی ہے: اے اللہ! اے جنت میں داخل فرماؤ جو شخص

”**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**“ نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اورہ برائی سے مجھے کی بہت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔ **مجلس کا کفارہ** تین بار دو ذخیر کی اگ سے پناہ مانگتا ہے تو انکی کمی ہے: اے اللہ! اے جنت میں داخل فرماؤ جو شخص

”**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**“ نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اورہ برائی سے مجھے کی بہت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔ **موقوفہ کی مدد** میں کوئی دیتا ہوں یہ کہ شہر ہے کوئی معمود موائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تو جسے اورہ بوج کرتا ہوں تیری طرف تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

سونہ بہت کی دس آئیں یاد کرنا ”**جس شخص نے سونہ بہت کی اپہنی دس آنکن کوید کریا تو وہ دبال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔**“

”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ **دروڑ و سلام** ”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ بے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں مازل فرماتا ہے اور اس کے سو گناہ منانے جاتے میں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے میں۔ ایک رؤایت میں یہ بھی الفاظ میں: ”**اس کے لیے دس نبیکار بھی یا تی میں۔**“

”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ **قرآن مجید سے پچھے آیات کی تلاوت** ”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ رات اور دن میں پھیچاں آئیں پرے کے گاے ناقلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص سو آئیں پرے کے گا اس کا نام فرمابرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص دو سو آئیں پرے کے گا تو قرآن مجید قیامت کے دن اس کے غلاف جھٹ نہ بنے گا، اور جو یاچ سو آئیں پرے کا تو اس کے نام اب کا ایک دھیر لکھ دیا جائے گا۔

نیز فرمایا: ”**(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)** ایک تھانی قرآن کے پر ایسے ۔“

”**مَوْلَانَ** کی آئوان جو کوئی ہے، اُن انسان ستا ہے یا کوئی اور چیز سنتی ہے تو قیامت کے دن یہ سب اس کے لیے گواہی دیں گے۔“ **نیز آیہ مُلَكَّلَةَ** فرمایا: ”**إِذَا ذِيَّنَ دِيَّنَ دِيَّنَ فَالْوَلَى كَيْرَدَنَى رُوزَقِيَّةَ تَامَ لَوْلَوَنَ سَطَوَلَنَ ہوں گی۔**“

”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ **مَوْلَانَ کی اذان کا جواب اور اذان کے بعد دعا** ”**بَنِي عَلَيْلَةَ**“ ”**اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَزْوَةِ**“ **الْقَائِمِ، وَالصَّلَوةُ الْقَائِمَةُ، آتِيْتَ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَةَ، وَأَبْعَثْتَ مَقَامًا مُحَمَّداً الْأَوَّلَ وَعَدْتَهُ** ”**اللَّهُمَّ** رب اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے، عطا کر محمد **سُلَيْمَانَ** کو فاس تقرب اور ناس فضیلت اور انہیں فائز فرماں مقام مُحَمَّدِ جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔“

۱۲ اممی طرح وضو ..بس شخص نے وضو کیا اور ابھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے میں حق کرنا مخفون کے نیچے سے بھی بھر جاتے میں۔ "	..تم میں سے جو شخص وضو کرے اور مکمل طور پر کرے، پھر کے: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ (میں شادت دیتا ہوں کہ کوئی (چا) معمود نہیں سوانے اللہ اکیلے کے، ان کا کوئی شریک نہیں، اور میں کوایتی دیتا ہوں کہ محمد علی چنان اس کے بندے اور اس کے رسول میں) تو اس کے لیے جنت کے آسمون دروازے کھول دیے جاتے میں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ "
۱۳ وضو کے بعد کی دعا ..جو مسلمان ابھی طرح سے وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ قلب و قاب سے اللہ کی رکعت پڑھا	..تم میں سے جو شخص وضو کرے اور مکمل طور پر کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ قلب و قاب سے اللہ کی رکعت پڑھا
۱۴ وضو کے بعد دعا ..جو شخص مسجد بیانت کی طرف باتا ہے تو آتے باتے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی کی گئی باتی ہے اور مسجد کی طرف اٹھنے	..جو شخص مسجد بیانت کی طرف باتا ہے تو آتے باتے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی کی گئی باتی ہے اور فالے قدموں کی کھلت دوسرے قدم پر ایک گناہ منادیا جاتا ہے۔ "
۱۵ جنم کی تیاری اور اس کے لیے بلدی ہاتا ..جو شخص مجتمع کے دن غسل کرے، اپنے سرا اور جسم کو ابھی طرح دھونے، پھر مجتمع کے لیے بانے میں بلدی کرے، پل کر جانے اور سوارہ ہو اور امام کے قبیل بیٹھ کر ظہبہ خور سے نے اور کوئی فضول رکٹ نہ کرے تو توبہ قدم کے بدھے اسے ایک سال را رفہ رکھنے اور نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ " دوسری حدیث میں فرمایا: "کوئی شخص جو مجتمع کے دن غسل کرتا ہے اور حق الامکان ابھی طرح پاکی ماحصل کرتا ہے، تبل لکھتا ہے اور (میرہ) ہو تو اپنے گھر والوں کی خوبیوں سے استعمال کرتا ہے، پھر مسجد کے لیے لکھتا ہے اور دو ایک ساتھ پڑھنے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالتا، پھر جس قدر مقدر ہے نماز پڑھتا ہے اور جب امام ظہبہ دینے لگے تو ناموش رہ کر سکتا ہے تو اس کے ایک مجتمع سے دوسرے مجتمع نکل کر گناہ معاف کر دیے جاتے میں	..جو شخص مجتمع کے دن غسل کرے، اپنے سرا اور جسم کو ابھی طرح دھونے، پھر مجتمع کے لیے بانے میں بلدی کرے، پل کر جانے اور سوارہ ہو اور امام کے قبیل بیٹھ کر ظہبہ خور سے نے اور کوئی فضول رکٹ نہ کرے تو توبہ قدم کے بدھے اسے ایک سال را رفہ رکھنے اور نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ " دوسری حدیث میں فرمایا: "کوئی شخص جو مجتمع کے دن غسل کرتا ہے اور حق الامکان ابھی طرح پاکی ماحصل کرتا ہے، تبل لکھتا ہے اور دو ایک ساتھ پڑھنے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالتا، پھر جس قدر مقدر ہے نماز پڑھتا ہے اور جب امام ظہبہ دینے لگے تو ناموش رہ کر سکتا ہے تو اس کے ایک مجتمع سے دوسرے مجتمع نکل کر گناہ معاف کر دیے جاتے میں
۱۶ حکیم اپنی کاپا ..جو شخص رضاۓ الٰی کے لیے یا مالیں دن اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ محکیم اپنی یاتارہے، تو اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی میں: جنم سے براءت اور نفاق سے براءت۔ "	..جو شخص رضاۓ الٰی کے لیے یا مالیں دن اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ محکیم اپنی یاتارہے، تو اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی میں: جنم سے براءت اور نفاق سے براءت۔ "
۱۷ فرض نماز باجماعت ..مشاء اور فجر کی نماز	..باجماعت پڑھی کی گئی نماز اکیلے پڑھی کی گئی نماز سے سائنسی گناہ افضل ہے۔ "
۱۸ باجماعت پڑھنا ..مشاء اور فجر کی نماز	..جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو کویا اس نے آدمی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت باجماعت پڑھنا
۱۹ نماز سے پار کی ..اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صوت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کیا اجر ہے، پھر وہ بغیر نماز	..قرص اندازی کے اسے حاصل نہ کر سکیں تو شرود اس کے لیے قرص اندازی بھی کریں۔ "
۲۰ سن مونکہہ ..جو شخص رات اور دن میں پارہ رکھات (سنت) پڑھے کا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، پارہ رکھت مذاومت	..کثر سے پچھلے، دو رکعت نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ "
۲۱ نماز سے نفل نماز ..تو کھڑت سے بھجے کر (نفل پڑھ) کیونکہ جب تو اللہ کی رضاۓ الٰی کے لیے ایک بھجہ کرے گا تو اس کے ذریعے پڑھنا اور اسے چھٹی	..اللہ تعالیٰ تیرا ایک درج بندہ کرے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔ " (نیز آپ نے فرمایا: "آدمی کا رکھنے کی کوشش کرنا
۲۲ الہی بگے پر نماز ادا کرنا جہاں اے لوگ نہ دیکھیں لوگوں کے سامنے پھیلیں نمازوں پڑھنے کے ہر ایسے۔ "	..الہی بگے پر نماز ادا کرنا جہاں اے لوگ نہ دیکھیں لوگوں کے سامنے پھیلیں نمازوں پڑھنے کے ہر ایسے۔ "
۲۳ فجر سے پیدا کی ..اوفر میا: ..بس شخص نے فجر کی نماز پڑھی، وہ اللہ کی خلافت میں آگیا۔ "	..فجر کی دو رکھات (سنت) دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر میں۔ "
۲۴ پاشت کی نماز ..ہر سچ تھمارے ہو جو اور ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، پچانچوں ہر یعنی ایک صدقہ ہے، ہر تجھید صدقہ ہے، ہر تسلی صدقہ ہے، ہر تکمیر صدقہ ہے، بھلائی کا علم دینا صدقہ ہے، برائی سے روک دینا صدقہ اور پاشت کی دو رکعت نماز ان تمام کی طرف سے کافی میں۔ "	..ہر سچ تھمارے ہو جو اور ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، پچانچوں ہر یعنی ایک صدقہ ہے، ہر تجھید صدقہ ہے، ہر تسلی صدقہ ہے، ہر تکمیر صدقہ ہے، بھلائی کا علم دینا صدقہ ہے، برائی سے روک دینا صدقہ اور پاشت کی دو رکعت نماز ان تمام کی طرف سے کافی میں۔ "

<p>”فرمی شے تمہارے ایک کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی بانے نماز میں رہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے، فرمی شے کہتے ہیں : اے اللہ! اسے معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرم۔“</p>	<p>لطف بانے نماز میں بیٹھ کر ذکر ایسی میں مشغول رہنا</p>	<p>25</p>
<p>فرمی شے باجماعت پڑا کہ سورج طلوع ہونے ”جو شخص فوج کی نماز باجماعت ادا کرے اور سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے، پھر دو رکعت نماز پڑھ لے تو ایک مکمل حج اور مکمل عمر کے کاموں میں ہے۔“</p>	<p>فوج کی نماز باجماعت پڑا کہ سورج طلوع ہونے</p>	<p>26</p>
<p>بورات کو اخیر کر نماز پڑھے اور ”جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کر کے دو قوں مل کر دو رکعت نماز پڑھ لیں تو ان کا نام بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی خواتین میں لوگ دیا جاتا ہے۔“</p>	<p>بورات کو اخیر کر نماز پڑھے اور</p>	<p>27</p>
<p>”جن نے رات کو تجوہ کی نیت کی ”جو شخص کی عادت رات میں نماز پڑھنے کی ہو پھر اس پر (کسی رات) نیند کا غلبہ ہو جائے (کہ انہیں نیند کے غلبے سے سوچا رہے) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نماز تجوہ کا اجر لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔“</p>	<p>جن نے رات کو تجوہ کی نیت کی</p>	<p>28</p>
<p>”بازار داخل ہونے کی دعا“ کا کوئی شریک نہیں، اسی کی باذشابت ہے اور تمام تعریفوں کا سارا اوارہ وہی ہے۔ وہ زندگی اور موت دینتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنے لگے۔ اسی کے ہاتھ میں بھالی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ”الله تعالیٰ اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھ دینتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دینتا ہے، نیز اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمادیتا ہے۔“</p>	<p>بازار داخل ہونے کی دعا</p>	<p>29</p>
<p>”جو شخص ہر نماز کے بعد 33 بار ”سبیخان اللہ“ کے، 33 بار ”الحمد لله“ کے، 33 بار ”اللطف لله“ کے، 33 بار ”الله اکبر“ کے تو 99 کی تعداد ہوئی اور سوکی تعداد پروری کرنے کے لیے ”لا إله إلا الله وَحْدَهُ لا شريك له، لَهُ الشَّكْلُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ کے تو اس کے گناہ معاف کردیے جاتے میں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“</p>	<p>فرض نماز کے بعد 33 بار</p>	<p>33.33</p>
<p>”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں روکھی۔“</p>	<p>فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی کی تلافت</p>	<p>31</p>
<p>”جو مسلمان کی مسلمان کی عیادت کے لیے صحیح کو بتاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کر کر لیے نکلتا ہے تو صحیح تک ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں تازہ بھروسہ کا ایک درخت ہو گا۔“</p>	<p>پیار کی عیادت</p>	<p>32</p>
<p>”جن نے آنساں یا یادی میں مبتلا کسی شخص کو بیکار یہ دعا پڑھی : الحمد لله الذي عاقلاني مما اعلاق به وَفَضَلَنِي عَلَىٰ كَيْفَيَتِ مَنْ خَلَقَ تَقْضِيَلًا“ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس آنساں سے غافیت میں رکھا جس میں تو مبتلا ہے اور مجھے اپنی بست سی مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت بخشی۔“ اسے یہ یادی یا آنساں بھی نہیں آئے کی۔</p>	<p>آنساں یا مسیبت میں مبتلا شخص کو بیکار کیا پڑھا جائے</p>	<p>33</p>
<p>”جو کسی مسیبت زدہ کو سسلی دے تو اسے بھی اس کے برابر ہے گا۔“ نیز فرمایا : ”ہم مون آپنے کسی مسلمان بھائی کی اس کی مسیبت میں تعجب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شرف و کرامت کا جواہر سانے گا۔“</p>	<p>جو کسی مسیبت زدہ کو سلسلی دے</p>	<p>34</p>
<p>”جو شخص نماز پڑھنے تک جزا میں شریک رہا تو اس کے لیے ایک قیاطا اجر ہے اور وہ شخص دفن تک شریک رہا اسے دو قیاطا اجر ہے گا۔“ آپ ﷺ سے پوچھا گیا : یہ دو قیاطا کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا : ”دو بڑے پسراؤں کے برابر۔“ یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ہم نے بہت سے قیاطا کم کر لیے (صرف نماز میں شریک رہنے اور دفن میں شریک نہ ہونے)“</p>	<p>جانے کی نماز اور دفن تک شریک رہنا</p>	<p>35</p>
<p>”جو شخص اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائے، خواہ وہ مسجد قطلاۃ، یعنی پڑیا کے گھوٹلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“</p>	<p>اللہ کے لیے کوئی مسجد بنانا</p>	<p>36</p>

<p>”بہر روز جب بندے صح کرتے میں تو دو فرشتے نہال ہوتے میں، چنانچہ ایک کہتا ہے: اے اللہ خرج کرنے والے کو منید دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! رونگے والے کے مال کو تفت کر دے۔“</p> <p>”صدقة مال کو کم نہیں کرنا، غنوف درگز سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اشاعت ہی کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے مرتبے کو بندہ کرتا ہے۔“ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس میں سے ایک کو اس نے صدقہ کر دیا، اور دوسرا شخص اس کے پاس بہت مال تھا، چنانچہ اس نے اپنے مال کے ایک حصے سے ایک لاکھے کو صدقہ کر دیا۔“ نیز آپ کا فرمان ہے: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا چین کاشت کرتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان یا جانور کھاتے میں تو یقیناً اس کے حق میں صدقہ قصور ہو گا۔“</p>	38 صدقہ کرنا
<p>”جو مسلمان کسی مسلمان کو دوبار قرض دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ایک بار صدقہ کرنے کے برابر ہتا ہے۔“</p>	39 بغیر فالندے کے قرض دینا
<p>”جس نے کسی تھنگ دست کو مملت دی تو اس کے لیے قرض کی واہی تھک ہر روز اتنی رقم کے صدقۃ کا ٹوپ ہو گا۔ اور قرض کی واہی کے وعدے کے وقت کے بعد اگر اس کو مزید مملت دے تو اسے ہر روز مطلوب رقم سے دو گناہ صدقہ کا ٹوپ ہو گا۔“</p>	40 ٹھنگ دست کو مملت دینے کا ٹوپ
<p>”جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے پھرے کو ہمیں سے ستر سال کی دوڑی پر کر دے گا۔“</p>	41 اللہ کے لیے ایک دن کا روزہ
<p>”ہر میںے تین دنوں کے روزے، اور رمضان کے بعد اگلے رمضان کے روزے، ہمیشہ روزے رکھنے کے قائم مقام میں۔“ آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”فوج اگلے پچھے دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“ اور عاشورہ حرم کے روزے سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ”فوج کریشہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“</p>	42 ہر میںے تین دنوں کے روزے، عرفہ کے دن اور عاشورہ حرم کے روزے
<p>”جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں پچھے روزے رکھے تو گویا اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا (ہمیشہ روزہ رکھا)۔“</p>	43 شوال کے پچھے روزے
<p>”آدمی جب امام کے ساتھ اس کے والپس ہونے تک (نماز ختم کرنے تک) نماز میں شریک رہتا ہے تو تک نماز تراویح پڑھنا اسے پوری رات کے قیام کا ٹوپ ملتا ہے۔“</p>	44 امام کے ساتھ آذ تک نماز تراویح پڑھنا
<p>”رمضان میں عمرہ میرے ساتھ صح کرنے کے برابر ہے۔“ جس نے (سات مرتبہ) بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی تو وہ ایسے ہے میںے اس نے ایک غلام آزاد کیا۔</p>	45 رمضان میں عمرو کرنا
<p>”جو صحیح اللہ کی رضا کے لیے صح کرے جس میں بے ہودہ بات اور گناہ کا کام نہ کرے تو وہ اس مال میں والپس ہوتا ہے کہ جس دن اس کی مان نے اسے جاتھا۔“ (اور فرمایا) ”جو مبرور کا ٹوپ جنت کے سا پچھے بھی نہیں ہے۔“</p>	46 صحیح مبرور
<p>”جس قدر ان دس دنوں میں نیک اعمال کرنا اللہ کو محبوب میں کسی افراد نہیں میں۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جاد بھی؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جاد بھی اتنا محبوب نہیں ہے الای کوئی شخص جان فمال لے کر جاد کے لیے نکلے اور کچھ بھی لے کر والپس نہ ہو۔“</p>	47 عشرہ ذی الحجہ میں نیک عمل
<p>”صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”صحابے باب حضرت ابو اہم ﷺ کی سنت ہے۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس میں یعنی کیا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہر بال کے بدے ایک نیکی۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور اون کا کیا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اون کے ہر بال کے بدے ایک نیکی ہے۔“</p>	48 قربانی

عالم کا اجر اور اس کی فضیلت	<p>”اللہ کے خوف سے رُفَا اور“ قسم کی آنکھوں کو اُوک نہ بھونے کی: (۱) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے۔ (۲) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں پہرہ دہنا کی راہ میں پہرہ دہنا</p>	50
بُو صدق دل سے شادت کی دعا کرنے	<p>”بُو صدق دل اللہ سے شادت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شداء کے مقام تک پہنچا دیتا ہے، خواہ اس کی موت اینے بستیرے ہی کیوں نہ ہو۔“</p>	51
اللہ کے خوف سے رُفَا اور	<p>”اللہ کے خوف سے رُفَا اور“ قسم کی آنکھوں کو اُوک نہ بھونے کی: (۱) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے۔ (۲) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں پہرہ دہنا کی راہ میں پہرہ دہنا</p>	52
داخن، دم کروانا اور بُلکونی لینا چھوڑ دنا اور صرف اللہ کی توکل کرنا	<p>”بُنیٰ ﷺ پر خواب میں امتوکن پیش کیا گی تو آپ نے ہمیں امت کو دیکھا کہ ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو بخیر حساب و عذاب ہوتے میں داخل ہوں گے۔ یہ لوگ میں جو آنکھ سے دخالتے نہیں، کسی غیر سے دم نہیں کرواتے، نہ ہی بد ٹکونی لیتے میں اور صرف اینے رب پر بمحروم رکھتے ہیں۔“</p>	53
جس کے پھونے لیجے انتقال کر جائیں	<p>”جس مسلمان کے بھی تین لیچے ملوغت کو پہنچنے سے قبل مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔“</p>	54
اللہ کے ذرے کوئی پھر پھوڑ دنا	<p>”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کی دُوْنُوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے تو ان دُوْنُوں کے بدے میں اسے جنت دوں گا۔“</p>	55
زبان اور شرم گاؤں	<p>”بُو صحن نے ہمیں بیٹائی ماننے پر سرکرا</p>	56
غم میں داخل ہوتے وقت اور کحنا شروع کرنا	<p>”بُو صحن نے یہ ضحانت دے دے کہ وہ اپنے دُوْنُوں جبڑوں کے درمیان کی پیچہ (زبان) اور ہمیں دُوْنُوں نامگوں کے درمیان کی پیچہ (شرمگاہ) کی خلافت کرے گا تو میں اسے جنت کی ضحانت دیتا ہوں۔“</p>	57
کمانے پینے اور نیاس پختنے کے بعد الحمد لله کرنا	<p>”جب آدمی اینے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اس نے (بِسْمِ اللَّهِ) کہی، اس کے بعد کھانا شرفع کرتے وقت (بِسْمِ اللَّهِ) کر لی تو شیطان (ایسے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ آج تمہارے لیے نہ تو سونے کی جگہ ہے اور نہ ہی شام کا کھانا، اور جب آدمی نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں سونے کی بگڑ مل گئی اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ اب تمہیں سونے کی بگڑ مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔“</p>	58
جو یا بے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عل کی مشقت بلکی کر دے	<p>”حضرت فاطمہؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے نادم مالکا تو آپ نے ان سے اور حضرت علیؓ سے فرمایا: ”لکی میں تمہیں وہ بیرون ہیتاوں جو تمہارے لیے سوال کر دے غادم سے بہتر ہو؟ جب تم دُوْنُوں بستیرے جاؤ تو پوئیں بار اللہ اکبر، تمہیں بار بخان اللہ اور تمہیں بار الحمد للہ کہ لیا کرفہ یہ تمہارے لیے غادم سے بہتر ہے۔“</p>	59
ہم بستیری سے قبل رَزْقَنَا	<p>”ہب کوئی ہمیں یوں سے ہم بستہ ہو جائیے اور یہ دعا پڑے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جَنَّبَنَا الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ مَا فرمائے (اللہ کے نام کے ساتھ، ایسی!) یعنی بچا شیطان (مردود) سے اور بچا شیطان سے (اس اولاد کو بھی)، جو تو ہمیں عطا دعا فرمائے (تو اگر دُوْنُوں کے (اس انتفاع سے کوئی اولاد) مقدر ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“</p>	60

61 بیوی کا ایسے شوہر کو راضی رکھنا جب عورت یا بچہ وقت کی نماز پڑالے، مہینے کے روزے رکھ لے، لمبی شرمنگاہ کی خلافت کر لے اور اپنے شوہر کی طاعت کر لے تو اس سے کمابانے کا کہ جنت کے جس دروقت سے داخل ہونا یا ہو داخل ہو جائے۔ ”میر آپؐ نے فرمایا: ”جو عورت اسی ماں میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔“	والدین سے حنفی ”اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والدین کی خوشنودی میں ہے۔“
62 سلوک اور صدر رحمی نیز فرمایا: ”جسے یہ پسند ہو کہ اسی کی روزی کشادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو یا یے کہ وہ صدر رحمی کرے۔“	سلوک اور صدر رحمی ”میں اور یقین کی کھالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے، یہ کہتے ہوئے آپؐ نے اپنی درمیان والی اور شادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا۔“
63 اپھا اخلاق ”مومن اپنے حنفی اخلاق کے ذریعے سے تمجد پڑائے وालے اور رقد رکھنے والے کا درجہ بالیتا ہے۔“ (اوپر میں اس شخص کے لیے) جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کی شفات دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو اپھا بنائے۔	اپھا اخلاق ”مومن اپنے حنفی اخلاق کے ذریعے سے تمجد پڑائے وालے اور رقد رکھنے والے کا درجہ بالیتا ہے۔“ (اوپر میں اس شخص کے لیے) جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کی شفات دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو اپھا بنائے۔
64 حقوق پر رحمت اور شفقت کرنا ”تم زمین والوں پر رحم کر فہ آسان والا تم پر رحم کرے گا۔“	حقوق پر رحمت اور شفقت کرنا ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (حقیقی) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چون پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“
65 شرم و جایا ”جیسا خیری معاصل ہوتا ہے۔“ ”میرؐ فرمایا: ”جیا یا ان کی ایک شاخ ہے۔“ آپؐ نے فرمایا: ”پار چینیں نیوں کی سفت میں (1:1) جیا۔ (2) خوبصورتی۔ (3) مسواک 4 اور نکاح کرنا۔“	شرم و جایا ”جیسا خیری معاصل ہوتا ہے۔“ ”میرؐ فرمایا: ”جیا یا ان کی ایک شاخ ہے۔“ آپؐ نے فرمایا: ”پار چینیں نیوں کی سفت میں (1:1) جیا۔ (2) خوبصورتی۔ (3) مسواک 4 اور نکاح کرنا۔“
66 سلام کرنے میں پہل کرنا ”ایک شخص بھی علیہ السلام کی خدمت میں عاشر ہو اور کہا: (السلام علیکم) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”وَسِّعْ نِعْمَتِكَ“ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: (السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپؐ نے فرمایا: ”میں نیکیاں پھر تمیرا شخص آیا اور سلام کرتے ہوئے کہا: (السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”تیکیاں نیکیاں۔“	سلام کرنے میں پہل کرنا ”ایک شخص بھی علیہ السلام کی خدمت میں عاشر ہو اور کہا: (السلام علیکم) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”وَسِّعْ نِعْمَتِكَ“ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: (السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپؐ نے فرمایا: ”میں نیکیاں پھر تمیرا شخص آیا اور سلام کرتے ہوئے کہا: (السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”تیکیاں نیکیاں۔“
67 ملاقات کے وقت مصافحہ کیا ہوں کو منادیتا ہے۔	ملاقات کے وقت مصافحہ ”جب بھی وہ مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو بداؤنے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے پیارے مسلمان بھائی کی آبرہ کا دفاع کرتے ہوئے جسے اُنکو کو دوڑ رکھ گا۔“
68 نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت ”تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے۔“ ”حضرت انسؐؑ کے میں کہ صحابہؓ کرام جس قدر اس فرمان سے خوش ہوئے اتنا کسی اوبات سے خوش نہ ہوئے۔	نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت ”تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے۔“ ”حضرت انسؐؑ کے میں کہ صحابہؓ کرام جس قدر اس فرمان سے خوش ہوئے اتنا کسی اوبات سے خوش نہ ہوئے۔
69 اللہ کی رضا کے لیے محبت ”اللہ کی رضا کے لیے محبت اور انبیاء و شہداء ان سے رہکت کر رہے ہوں گے۔“	اللہ کی رضا کے لیے محبت ”کسی مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موہودگی میں دعا ضروری قبول ہوتی ہے۔ اس کے سامنے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعا نے خیر کرتا ہے تو متعین فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تمہارے لیے بھی الیسا ہو۔“
70 مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار ”جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار کرتا ہے تو ہر مومن مردہ عورت کے بدے اس کے نام ایک نیکی لکھی باقی ہے۔“	مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار ”جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار کرتا ہے تو ہر مومن مردہ عورت کے بدے اس کے نام ایک نیکی لکھی باقی ہے۔“
71 راتے سے تکلیف دے پھر کرنا ”میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں مثل رہا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے راتے سے ایک دوڑ کرنا	راتے سے تکلیف دے پھر کرنا ”میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں مثل رہا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے راتے سے ایک دوڑ کرنا
72 ایسے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا ”ایسے مسلمان بھائی کے لیے دعاۓ استغفار کرتے ہوئے جسے اپنے بھائی کے لیے دعا نے خیر کرتا ہے تو ہر	ایسے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا ”ایسے مسلمان بھائی کے لیے دعاۓ استغفار کرتے ہوئے جسے اپنے بھائی کے لیے دعا نے خیر کرتا ہے تو ہر
73 مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار ”میں نے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔“	مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعاۓ استغفار ”میں نے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔“
74 ایسے دوڑ کرنا ”ایسے دوڑ کرنا	ایسے دوڑ کرنا ”ایسے دوڑ کرنا

<p>“میں اس شخص کے لیے بہت کے سچن میں ایک گھر کی شناخت دیتا ہوں جو حق یہ ہونے کے باوجود لہانی بھگلے کو ترک کر دے اور اس شخص کے لیے بہت کے درمیانی حصہ میں ایک گھر کی شناخت دیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا پھوڑ دے۔”</p>	<p>روانی جملوں اور جھوٹ کو ترک کرنا</p>
<p>“جو شخص غصے کوئی گیا، مالانکہ اگر وہ پاہتا تو اسے نافذ کر دیتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار رہے گا کہ وہ جس خور کا پایے اختیاب کر لے۔”</p>	<p>غضہ پی جانا</p>
<p>“جس کا ذکر تم لوگوں نے بھلانی سے کیا اس کے لیے بہت واجب ہو گئی اور جس کا ذکر تم نے برائی کیا اس پر جنم واجب ہو گئی، تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔”</p>	<p>جس کی تعریف کی گئی</p>
<p>“جو کسی مسلمان کی مصیبت دوڑ کرے، اس کے معاملات سمجھاتے، اس کی یہ دہ پوشی کرے اور اس کی مدد کرے، نبی ﷺ نے فرمایا: “جو شخص کسی مسلمان پر دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دوڑ کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دوڑ کرے گا، اور جو کسی نگاہ دست پر زمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا آخترت میں اس پر آسمانی کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی یہ دہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا آخترت میں اس کی یہ دہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت نکت بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب نکت بندہ اینے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہت کارا سطہ آسان کر دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگونکے گھر میں میٹ کر اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ایسے یا اس موبود (فرشتوں میں) کرتا ہے، اور جس کا عمل اسے پہنچنے پھوڑ دے اس کا حسب و نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔”</p>	<p>مسلمان کی مصیبت دوڑ کرنا، اس پر آسمانی کرنا، اس کی یہ دہ پوشی کرنا اور اس کی مدد کرنا</p>
<p>“آخترت جس شخص کی فکر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مداری سے بھر دیتا ہے، اس کے معاملات کو درست کر دیتا ہے، اور دنیا اس کے یا اس ذلیل ہو کر آباقی ہے۔”</p>	<p>بے فکر آخترت ہو</p>
<p>“سات قسم کے لوگ وہ ہیں کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ انھیں اینے سائے میں رکھے گا: مضفت عالم۔ نبووان۔ حرب کی عیادت میں یہ وان ہوئے۔ وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھیں، اسی بنیاد پر انکھے ہوں اور اسی بنیاد پر بداؤں۔ وہ شخص جسے کوئی صاحب غاذان و صاحب جمال حورت پرائی کی دعوت دے اور وہ کہ کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص شخص جس نے اینے دائیں یا تھوڑے اس قدر چھاکر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خربنکت نہ ہوئی۔ وہ شخص جس نے نہایتی میں اللہ کو باد کیا اور خوف الہی سے اس کے آسوں کل ہے۔”</p>	<p>عالم کا عدل کرنا، نبووان کا تیک بنتا، مسجدوں سے تعلق ہوئے رکھنا اور اللہ کے لیے محبت رکھنا</p>
<p>“جس نے استغفار کو لازم پکارا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے لکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور پریشانی سے نجات دے گا اور اسے ایسی بگد سے رزق دے گا جس سے اس کو گان بھی نہیں ہو گا۔”</p>	<p>استغفار کرنا</p>

بعض ایے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے

۱	<p>ممنوع کام</p> <p>لوگوں کو راضی کرنے کے لئے کوئی عمل کرنا</p>
۲	<p>مانند سفید ہوں گی تو اللہ انہیں خس و ناشاک بنا کر ادا دے گا۔</p> <p>علماء بتا دینگے، ان کی وضاحت کر دیجے مادا کہ ہم ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، وہ تمہارے بھائی ہوں گے اور تمیں میں سے ہوں گے۔ راتوں کو تمہاری طرح عبادت بھی کریں وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ غلوت میں اللہ کی حرمت کو بے دریغ پیالاں کریں گے۔</p>
۳	<p>بھرج</p> <p>بن کے دل میں ذہ بھر بھیج ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔</p>
۴	<p>تمبینہ</p> <p>شلوار، سیپس اور عامدہ وغیرہ، جس نے ان میں سے کوئی پوری تحریر سے لٹکائی تو اللہ تعالیٰ روت قیامت اس کی طرف (نظر حضرت رَبِّکَ) سے نہیں دیکھے گا۔</p>
۵	<p>حد</p> <p>تم لوگ حد سے پوری تک حد نہیں کوایے ہی کھا باتا ہے جس طرح کہ آن سوچی لکڑی یا سوچی گھاس کو چٹ کر جاتی ہے۔</p>
۶	<p>زوال</p> <p>الله تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔</p>
۷	<p>شراب</p> <p>پانچ قسم کے کام کرنے والے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے: شراب کارسیا، بادا کی تصدین کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، کاہن اور احشان بتلانے والا۔</p>
۸	<p>بھوت</p> <p>برہاؤں کا جو لوگوں کو بنانا کے لئے بھوت بولے، اس کا برآ ہو، اس کا برآ ہو۔</p>
۹	<p>باؤسی کرنا</p> <p>بھوکھ ان لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہے، جو اسے پند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پچھلا ہوا سیہہ ڈالا جائے گا۔</p>
۱۰	<p>تصویر</p> <p>قیامت کے دن سب سے زیادہ لعنت عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔</p> <p>نیز فرمایا: "فرمیتے ایسے گھرروں میں داٹل نہیں ہوتے جن میں تصویر اور کتاب ہو۔"</p>
۱۱	<p>پھلی کھانا</p> <p>اونہر پہنچانے کو پھلی کھانا کہتے ہیں۔</p>
۱۲	<p>غیبت</p> <p>"کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟" صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بھر جانے میں، آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسے بھائی کی ان باتوں کا ذکر کرنا ہے وہ ناممکن کرتا ہو۔" آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیوب یا باتا ہو جس کا ذکر میں کر رہا ہوں (تو بھی غیبت میں داٹل ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس عیوب کا ذکر تم کر رہے ہو تو اس میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے، اور اگر اس میں پر عیوب نہ یا بھائیا جائے تو تو نے تمہت باندھی۔"</p>
۱۳	<p>لعنت کرنا</p> <p>وہ من پر لعنت بھیجا سے قتل کرنے کے برابر ہے۔</p> <p>نیز فرمایا: "ہوا پر لعنت نہ کروں یعنیکہ وہ اللہ کے علم کی پابند ہے اور جس نے کسی انسی پیزیر لعنت کی تو اس کی اہل نہیں تو لعنت کرنے والے پر لوت آتی ہے۔"</p>
۱۴	<p>راز فاش کرنا</p> <p>قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مقام والا وہ تھنخ ہو گا کہ وہ اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے ہم بستر ہو، پھر وہ اس راز کو فاش کر دے۔</p>
۱۵	<p>قیص کلامی</p> <p>قیامت کے دن سب سے برائی تھنخ وہ ہو گا جس کی قیص گوئی کے نفع سے لوگ اسے پھر دیں۔</p>
۱۶	<p>مسلمان کو کفر</p> <p>بجو تھنخ ایسے بھائی کو کافر کہ رکیا تا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک اس کا مغلک ہوتا ہے، چنانچہ اگر وہ ایسا سے متمم کرنا میسا کر اس نے کہا ہے تو تمیک ورنہ (تمت) اسی کرنے والے پر لوت آتی ہے۔</p>
۱۷	<p>ایسے بای کے علاوہ کسی</p> <p>بجو تھنخ اپنی نسبت جان بوجہ کر ایسے بای کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر جنت حرام</p>

اُور کی طرف ہتفت کرنا	”بیز فرمایا: ”جس نے اینے بائی سے امراض کیا تو یہ کفر کا ارتکاب ہے۔“	18
مسلمان کو خوف دلانا	”کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ذرا نہ۔“ بیز فرمایا: ”بیو شخص اینے بھائی کی طرف بھیار سے اشارہ کرتے ہے تو فرشے اس پر لعنت بیجھتے میں میاں تکت کہ اس سے باز آجائے۔“	19
دیارِ اسلام میں طالبِ امن کو قتل کرنا	”جس نے کسی صاحبِ عمد کو ناجائز قتل کیا تو وہ جنت کی خوبیوں بھی نہ پائے گا جب کہ جنت کی خوبیوں سال کی دُوری سے یا نیچے جاتی ہوگی۔“	20
اللہ کے ولیوں سے دستمن رکھنے والا	”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی فلی سے دستمنی کی تو اس کے ساتھ میرا اعلانِ جنگ ہے۔“	21
مناقف اور فرمان کو سردار کرنا	”کسی منافق کو سردار کر کر نہ یکارڈ کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو تم نے اینے رب تعالیٰ کو ناراض کیا۔“	22
رعیت کو دعو کر دینا	”جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کی ذمہ داری دی، پھر اگر وہ اس مالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت کو دعو کر دیئے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو ورام کر دیا ہے۔“	23
باقیر علم کے فتویٰ دینا	”جس شخص کو باقیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔“	24
معجم اور عصر کی نماز پھوڑ دینا	”جس نے غیر اہم مجھ کر میں مجھے پھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر ہم لگادے گا۔“ جس نے عصر کی نماز پھوڑ دی اس کے سارے اعمال پر براہو گئے۔“	25
نماز میں کوتایی	”ہمارے درمیان اور ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان جو عمد ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز پھوڑ دی اس نے کفر کیا۔.....“ بیز فرمایا: ”آدمی اور شرک کے درمیان (مد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے۔“	26
نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ جان بانے کہ اس پر کھنگا گناہ ہے تو اس کے لیے یا لیں (مال) تکٹ کٹھرے رہنا اس کے آگے گئے کہ گرنے سے بہتر ہو۔“	27	
نمازوں کو تکلیف دینا	”جس شخص نے پیاز لسن اور کھنکھا ہوا ہو تو ہماری مجھ کے قیب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔“	28
زمینِ خب کرنا	”جس شخص نے ایک بالشت زمین بطور قلم بھیلی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات طبق زمین کا طوق پہنائے گا۔“	29
ایسا کلام جو اللہ کو ناراض کرے	”بسا اوقات بندہ اللہ کی ناراضی کا کوئی کلر کہتا ہے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، غالباً اس کے بدے جنم میں ستر سال تک گرتا جائے گا۔“	30
ذکرِ الہی کے طلاقہ زیادہ پاہیں کرنا	”ذکرِ الہی کے طلاقہ (کسی اور بارے میں) زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ذکرِ الہی کے طلاقہ زیادہ کلام کرنا دل کی تختی کا سبب ہے۔“	31
بِ الْكَلَامِ بَاتِ كَرَنا	”اوہ تم میں سے سب سے زیادہ مجھے نالپرستیہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دُور ہے لوگ ہوں گے جو زیادہ بولنے والے، بہ تکلف بات کرنے والے اور محکمہ میں۔“	32
اللہ کے ذکر سے غفلت کی سزا	”جب کوئی قوم کسی مجلس میں میتھقی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نہ اس کے نبی پر درود بیجھتی ہے تو یہ بیٹھا ان کے لیے حضرت فرمادامت کا باعث ہو گا، پھر انہی اللہ یا ہے تو انہیں عذاب دے اور یا ہے تو معاف کر دے۔“	33
مسلمان کی مسیبت ہے خوش بہنا	”اپنے بھائی کی مسیبت پر خوشی کا اٹھار مت کرو مبادا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے اور تمہیں آنائش میں ڈال دے۔“ جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ پر عارِ دلائی تو وہ اس وقت تکت نہیں مرے گا جب تکت اس کا ارتکاب نہ کرے۔“	34
مسلمانوں کی یا ہم قطع لعلی	”کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اینے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے، چنانچہ جس نے تین دن سے زیادہ قطع لعلی کی اور وہ اسی دوڑان مرکیا تو اسکی میں جائے گا۔“	35
اعلانیہ گناہ کرنا	”میری ساری امت قابل معافی ہے سوائے اعلانیہ گناہ کرنے والوں کے۔“	

”بے شکт بدائلی اعمال کو اس طرح خراب کر دتی ہے جس طرح سر کا شد کو خراب کر دیتا ہے۔“	پہنچانی 36
”مجنح (زیب) دے کر واپس لینے والا اس کے تکی طرح ہے جو قہ کرتا ہے، پھر اسے پانٹا ہے۔“	بہ کے کاپس 37
”نیز فرمایا:، کسی شخص کے لیے بازاڑ نہیں ہے کہ کسی پھر کو بلو بہہ دینے کے بعد اسے واپس لے لے۔“	لینا 38
”کوئی آدمی دس عورتوں سے بدکاری کرے اس کا گناہ ہوؤں سے بدکاری کرنے سے کم ہے اور پاؤں کے گمراہ سے چوری کا گناہ دس حمروں سے چوری کرنے سے زیادہ ہے۔“	ہمسانے یہ قلم 39
”آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ لکھا جا چکا ہے جسے وہ لا محال پانے والا ہے، چنانچہ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، دونوں کافنوں کا زنا سنتا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے۔ دل تو خواہش و تمباکرتا ہے، اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا مکنف کرتی ہے۔“	oram چیزوں کو دیکھنا 39
”مرد کا غیر محروم ہوتا کوئی آدمی کے سر میں سمجھنی گاڑی جائیں یا اس کے لیے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ کسی ایسی عورت کو پچھوٹے ہو اس کے لیے حال نہیں۔“	چھوٹا حرام ہے 40
”اللہ کے رسول ﷺ نے نکاح شمار سے منع فرمایا: ”نکاح شمار یہ ہے کہ ایک مرد کسی کی لڑکی سے شادی کرے اس شرط پر کہ وہ اس کی شادی اپنی لڑکی سے کرے گا، اور دونوں کے درمیان کوئی مہمنہ ہو۔“	نکاح شمار (ڈنہ سد کی شادی) 41
”جس کا نجہ کیا گیا اسے نوئے کی وہد سے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔“ نیز اللہ کے رسول ﷺ نے نواد کرنے والی اور نواد سننے والی عورت پر لعنت بیٹھی ہے۔	نواد و ماتم کرنا 42
”جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کھریا شرک کیا۔“ نیز فرمایا: ”جو قسم کھانا پاہتا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر غاموش رہے۔“ جس نے امانت کی قسم اخلاقی و ہم میں سے نہیں ہے۔“	غیر اللہ کی قسم کھانا 43
”جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال لے لے، حالانکہ اس قسم کھانے میں وہ جھوٹا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اس مال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غصب ناک ہو گا۔“	جھوٹی قسم 44
”غیر و فروخت کرنے میں بہت زیادہ قسم کھانے سے پچھکنکہ اس سے سودا تو بکت جاتا ہے لیکن وہ برکت کو مٹا دھتی ہے.....“ نیز فرمایا: ”قسم، سامان تجارت کو روان ج دینے والی ہے، البتہ برکت کو مٹانے والی ہے۔“	غیر و فروخت میں قسم کھانا 45
”بیوی کی قوم کی مشاہد اخیرت کرتا ہے اس کا شاد اسی میں ہے۔“ اور فرمایا: ”بیو غریبوں سے مشاہد کرتے ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“	کافروں کے ساتھ مشاہد 46
”رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر کھینچنے بیانیا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور اس پر غارت تعمیر کی جائے۔“	قربہ غارت کی تعمیر 47
”جب اللہ تعالیٰ انگل اور پچھلے تمام لوگوں کو قیامت کے دن مجع کرے گا توہر خدار کے لیے ایک جھیندا نصب کی جائے گا، کما جائے گا، یہ فلاں بن فلاں کی تعدادی ہے۔“	دعا کا اور خیات 48
”کوئی شخص انک کے الگارے پر بیٹھے ہو اس کے پرہے بلکہ اس کی بلند تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھنا کرے۔“	قربہ بیٹھنا 49
”جو یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں اسے پاہیے کہ اپنا محکما آگ بنالے۔“	کے لیے کھڑے ہوں 50
”تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور اس سے متعلق تم سے ایک حدیث بیان کر رہا ہوں اسے یاد رکھو (ان تین باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ) جس کسی نے بھی اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فرق کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“ جس نے مال مجع کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کیا بلاشبہ وہ انگلے مانگ رہا ہے۔ اس کی مرضی ہے تھوڑے انکھے کرے یا زیادہ۔“	جس نے اپنے لیے بھیک مانگنے کا دروازہ کھولا 51
”اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی بدوی کا دلال بنے، اور نہ تم خرید و فروخت کے وقت محس دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھا دو۔ کوئی ایسے بھائی کے سوادے پر سودا ہی کرے۔“	خرید و فروخت میں دھوکا دینی 52

<p>”جس نے کسی کو سنا کہ وہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو اسے کہنا پا سکتے کہ اللہ اس پرینے کو تھیں والیں نہ کرے یعنی کہ ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی میں۔“</p>	53
<p>”شیطان کو بر اجلاست کو بدلکہ اس کے شر سے پناہ نانلو۔“ کسی صحابی رسول سے مردی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیشے سوار تھا تو آپ کی سواری کو محکر لگی تو میں نے کہا: شیطان بر باد ہو۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کو کہ شیطان بر باد ہو یعنکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو وہ پھوٹا ہے حتیٰ کہ گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میسری وقت کے ساتھ۔ لیکن اس طرح کوہ باسم اللہ۔ جب تم یہ کہتے ہو تو وہ بہت بھوٹا ہے حتیٰ کہ مجھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ ”تعص کے معنی وہ بالک ہوا، گریل، اسے محکر لگی یا اسے براہی پہنچی۔</p>	54
<p>”تم ہمارا گوکالی مت دو یونکہ وہ ہی آدم کی خطا نیں اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھتی لو بے کامیں پھیل ساف کر دیتی ہے۔“</p>	55
<p>”جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کے اوپر ان تمام لوگوں کے برابر گناہ ہو گا جو اس کا انتباہ کرنسے گے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔“</p>	56
<p>”اللہ کے رسول ﷺ نے مسحیر یا یا ملکے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ نیز اللہ کے رسول ﷺ نے کھر سے ہو کر یانی پینے سے تاکیداً منع فرمایا ہے۔“</p>	57
<p>”سو نے اور یاندی کے بر تن میں یا نی شہروں اور نہ حرب و مہاج (رسیم) کے پورے ہی پہنچنکہ یہ چیز کافروں کے لئے دنیا میں میں اور تھمارے لیے آخرت میں۔“</p>	58
<p>”تم میں سے کوئی شخص باختر سے نہ کہا تے اور نہ ہی یہے یعنکہ شیطان باختر سے کھالتی ہے۔“</p>	59
<p>”قطر رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔“</p>	60
<p>”اللہ کے رسول ﷺ اس شخص کی ناک ناک الود ہوئی (ذلیل ہوا) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بیٹھا۔“</p>	61
<p>”نیز فرمایا:، ہنکیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بیٹھے۔“</p>	62
<p>”کتابیا:، ہنکاری اور نکانی کرنے والے کسے کے علاقہ اگر کسی نے کتابیا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیامت کیا جائے گا۔“</p>	63
<p>”ایک حورت کو جلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے کسی ملی کو مجبوس رکھا (ذہن اسے کھانے کو جانے میں کو دیا اور نہ پھوڑا کہ وہ خود کھائے) یہاں لکھ کر وہ مر گئی جس کی وجہ سے وہ جنم میں گئی۔“ نیز فرمایا:، کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بناو جس میں روح ہے۔“</p>	64
<p>”بانوؤں کی گرد میں گھنٹی لکھا:.. فرشتے کسی ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رستے جن کے ساتھ کہا جو یا گھنٹی ہو۔“</p>	65
<p>”نیز فرمایا:، گھنٹی شیطان کا باجاۓ۔“</p>	66
<p>”جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بنے پر اس کی نافرمانیوں کے باوجود نوازشات کے بارہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ استدراج (ذلیل) ہے پھر آپ نے یہ ایت تلاوت فرمائی: ﴿فَلَكُثُرًا مَا ذُئْرُوا يُهُوَ فَتَّحَنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَفَقٍ هَتَّى إِذَا فَرَحُوا بِمَا أُتُوهُ أَخْذَنَاهُمْ بِمَا تَفَرَّقُوا فَلَا دَاءُهُمْ تُبَشِّرُونَ﴾، پھر جب انھوں نے وہ نیخت بجلادی جوانیں کی گئی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دوڑاے کھول دیے، حتیٰ کہ جب وہ ان چیزوں پر اترانے لگے جوانیں دی گئی تھیں تو ہم نے انھیں ایسا کہا پکڑ لیا، پھر وہ نامیدہ ہو کر رہ گئے۔“ (الانعام: 44)</p>	67
<p>”جس کی سوچ و فکر صرف دنیا ہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فیضی کو اس کی اسکوں کے سامنے رکھ دے گا، اس کے معاملات کو منتظر کر دے گا اور دنیا سے اسے اتنا ہی ملے گا بتنا اس کے لیے مقرر ہو گا۔“</p>	68

سفرنامہ آخرت

جنت یا جسم کی طرف آپ کا راستہ

قبر: آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، کافر و منافق کے لیے اگر کاگڑا اور مومنوں کے لیے (جنت کی) کیا رہی۔ بعض لئاں ہوں پر صراحت کے ساتھ قبر میں عذاب کا ذکر ہے، یعنی پیشتاب سے نہ بچنا، پھلی کھانا، مال غیمت سے پوری کرنا، جھوٹ بولنا، نماز کے وقت سوئے رہنا، قرآن کو پس پشت ڈال دینا، زنا، لواط، سود کھانا اور قرض لے کر واپس نہ کرنا وغیرہ۔ بعض وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا سبب ہیں: غلوص سے کیکے گئے نیک اعمال، عذاب قبر سے پناہ مانگنا، سورہ ملک کی تلاوتہ وغیرہ۔ عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے (لوگ یہ میں): شید، سرحدوں پر پھرے دار، محمدؐ کے دن وفات پانے والا، پیش کے مرض میں مرنے والا وغیرہ۔

صور کا پھونک کا جان: سورا ایک عظیم قرن (سینگ اور بگل) ہے جسے اسرافیل اپنے منہ میں رکھے ہوئے انتار میں میں کہ اب اس میں پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ (صور میں دوبار پھونک ماری جائے گی) فتح فرع، یعنی گھبراہت کی پھونک۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَوْمَ يُفْتَحُ فِي الْأَصْوَرِ فَقَنْعَنَ مَنْ فِي الْأَسْمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَعْلَم﴾ اور جس دن صور پھونک دیا جائے گا، پس آسانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پہنیں گے مگر جسے اللہ پا ہے۔ (النحل: ۸۰)

اس فتح کے بعد ساری کائنات تسلیم ہو جائے گی، پھر یا لیں (سال) کے بعد دوبارہ صور پھونک کا جانے کا جسے فتح بعث کا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ يُفْتَحُ فِيهِ الْخَرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ پھر دوبارہ صور پھونک کا جانے کا، پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگتے جائیں گے۔ (الزمر: ۶۸)

بعث و نشر: پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش نازل فرمائے گا جس کے اثر سے (ریح کی بدھی کے آخری حصے سے) تمام اجسام اگئے شروع ہوں گے، چنانچہ وہ ایک ایسی نئی تخلیق ہو گی کہ اس کے بعد لوگوں کو موت نہ آئے گی، لوگ ننگے بدن، ننگے یا فوں اور بغیر فتنے کے ہوں گے، جنون اور فرشتوں کو دیکھیں گے، اپنے اپنے اعمال کے مطابق انعامے جائیں گے، چنانچہ عالم ارجام میں وفات یا نہ ہو اسلامیہ پڑھتے ہوئے انجیا جائے گا۔ شید کا خون بہ رہا ہو گا اور غافل عالت غفلت میں ہو گا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (بعث کل عبدٰ علی ما ماتٰ علیہ) ”ہر شخص اس عال یا اس عمل پر انجیا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہے۔“ (سلم)

حشر: پھر اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مخلوق کو حساب کے لیے ایک ایسے دن میں معجع کرے گا جس کی مقدار پھیاں ہزار سال کے برابر ہو گی، مالت یہ ہو گی کہ لوگ مددوшوں کی طرح تجھبڑے ہوئے ہوں گے (ایسا محسوس کریں گے کہ) دنیا میں ان کا اہنا صرف ایک فتح کے لیے تھا۔ سورج ان کے قریب ایک میل کی دوڑی یہ لایا جائے گا، اینے اپنے اعمال کے مطابق لوک یعنی میں دوبارے ہوں گے، کمزور لوگوں کا اور اہل بکرہ نبوت کا گروہ اپسیں جملدارے گا۔ کافر سے اس کا قرین (ساتھی)، اس کا شیطان اور اس کے اعتماء بھگدارکریں گے، ایک دوسرے یہ لعنتیں بیکھیں گے، قائم اپنے ہاتھوں کو چاچا کر کے گا: ﴿يَوْمَئِقْيَ لَيْقَ لَمْ أَنْجَدْ فَلَاتَحْيِلَأ﴾ یا نے میری بر بادی بکاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔ (الفرقان: ۲۸)

اس دن جنم کو ستر ہزار لاکھوں سے چھینچا جا رہا ہو گا اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکرے ہوں گے، چنانچہ جب کافر سے دیکھنے کا تو پاہے گا اہنی طرف سے فدیہ پیش کر کے پھر کارا لے لے یا پھر غاٹ ہو جائے۔ رہی گھنگاروں کی کیفیت تو زکاہ نہ دینے والوں کو ان کے مال سے اگر کی تھیاں بنا کر ان کے جنم کو داغا جائے گا، گھنگزوں کو چھوٹی پھونی چیزوں کی شکل میں انعامیا جائے گا،

س میدان میں خیانت کرنے والوں، غصب کرنے والوں اور دھوکہ دینے والوں کو رسوائیا جائے گا۔ پورپوری کامال ایسے ساتھ لے کر آئے گا، ہر پویشہ امر اور ہر حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی، البتہ نیک اور منفی کو کوئی گھبراہت لائق نہ ہوگی بلکہ یہ دن ن کے اپنے ایک نماز میں نماز ظہر کے وقت کی طرح گزر جائے گا۔ ﴿لَا يَخْزُنُهُمُ الْفَزْعُ الْأَكْبَرُ﴾ "بڑی گھبراہت صیل پریشان نہ کرے گی۔" (النیماء: ۱۰۳)

تفاقعات: "شفاعت عظیٰ" یہ شفاعت بمارے نبی ﷺ کے لیے ناس ہے جو حضرت کے روزِ تمام مخلوقات پر سے (موقن تحقیق) دپریشانی دور کرنے اور ان کے حساب کے لیے ہوگی، باقی دوسری شفاعتیں جو یوم حشر کے ساتھ ناس نہیں میں نبی ﷺ اور غیر کو بھی مा�صل ہوں گی، میں جو مسلمان جنم میں باچکے ہوں گے انھیں نکلنے کے لیے اور اہل جنت کے درجات بلندی کے لیے۔

ساب: صفت در صفت لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش یکے بائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر انھیں مطلع کرے گا، ان سے مختلف سوال کرے گا۔ اسی طرح ان کی عمر، جوانی، ماں، علم اور عدم وہیان کے مختلف سوال ہو گا، نیز دنیاوی نعمتوں، کان اور دل کے مختلف بھی سوال کیا جائے گا۔ کافروں اور منافقوں کا حساب ساری مخلوقات کے سامنے اس لیے ہو گا کہ اللہ تعالیٰ انھیں پہنچکارے، ذلیل کرے اور ان پر محبت قائم کرے اور ان کے خلاف لوگ، زمین، دن رات، ماں و اسباب، بیٹے اور اعضائے جسم گواہی دیں تاکہ ان کے جرائم ثابت ہوں اور وہ اپنے جرائم کا اقرار کریں اور (برخلاف ان کے) مومن کے اللہ تبارک و تعالیٰ تنہائی میں ملے گا، اس کے گناہوں کا اقرار کروانے کا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھنے لگے کہ اب میں بلاک ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (سَئَرُ ثَمَّا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ) تیرے ان گناہوں پر میں نے دنیا میں پر دہ دالا اور آج انھیں میں تیرے لیے معاف کر رہا ہوں" (بخاری)

سب سے پہلے امت محمد علی صاحبوا الصلاۃ والسلام کا حساب ہو گا، اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا اور فیصلہ ب سے پہلے خون یہ ہو گا۔

امہ اعمال کی تقسیم:

نامہ اعمال تقسیم یکے بائیں گے، چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں ایک ایسی کتاب دی جائے گی جس نے: ﴿مَا لِهُنَّا إِنْكَتَتِبُ يُعَادُرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا حَصَصَهَا﴾ "کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر کھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا گا۔" (النکت: ۲۹)

من اپنا نامہ اعمال (سامنے کی جانب سے) ایسے دانیں ہاتھ میں لے گا اور منافق و کافر، پیچے سے بائیں ہاتھ میں لیں گے۔

بیان (ترازو): پھر بندوں کے اعمال ایک ایسے ترازو میں تو لے جائیں گے جو حقیقی اور بالکل صحیح ترازو ہو گا اور اس کے پہلوے ہوں گے تاکہ انھیں ان کا پورا بدلہ دیا جائے۔ وہ اعمال جو اخلاص اور شرع کے موافق ہوں گے ترازو میں وزنی ہوں گے، اس ترازو میں بھاری ہونے والے بعض اعمال یہ میں: کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، حن غلق، اور ذکر الہی، میںے أَحَمَدَ لِلَّهِ، سبحان اللَّهِ وَكَبَرَهُ مَنَ اللَّهُ أَعْظَمُ۔ اس گہے لوگ تیکیوں اور برائیوں پر صلح کریں گے (ایک دوسرے کا حق تیکیوں اور برائیوں کے تبادلے سے ہو۔

وض:

پھر مومن حوض پر وارد ہوں گے جو اس سے ایک باری لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ ہر بھی کا ایک حوض ہو گا اور سب سے بڑا حوض ہمارے نبی ﷺ کا ہو گا، اس کا یافی دودھ سے زیادہ سفید شد سے زیادہ میٹھا اور مٹک سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اس کے پیالے سونے اور چاندی کے ہوں گے، تعداد میں وہ ستاروں کے برابر ہوں گے اس کی لمبائی ادن کے ایک شرکیلے سے لے کر عدن تک ہوگی، اس کا یافی نہ کوثر سے آ رہا ہو گا۔

مومنین کا امتحان:

یوم حشر کے آخری حصے میں کفار ایئے ان معبودوں کے ساتھ ہولیں گے جن کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، وہ انھیں جاؤ رہوں کے رویہ کی طرح اینے پیروں کے بل یا اینے منہ کے بل جماعت در جماعت جنم تک پہنچا دیں گے، پھر وہاں صرف مومنین اور منافقین ہی رہ جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے یاں اگر پوچھے گا: تم لوگ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اینے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ ہمیں پنڈلی غائب کر دے گا تو لوگ اسے پہچان لیں گے اور سوائے منافقین کے تمام لوگ جدے میں گریزیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يُكَشِّفُ عَنِ سَاقِي وَيُدْعَوْنَ إِلَى الْشَّجُودِ فَلَا يَسْتَطِعُونَ﴾ "جس دن پنڈلی سے یہ دہ اخْمَايَا بَأَنَّهَا گا اور لوگوں کو مجده کے لیے بلایا جائے گا تو وہ مجده نہ کر سکیں گے۔" (اقرٰم: ۲۳)

پھر لوگ اللہ تعالیٰ کی پیروی میں لگت جائیں گے، چنانچہ پل صراط رکھا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہاں مومنوں کو نور عطا فرمائے گا اور منافقین کا نور بمحابیا جائے گا۔

پل صراط:

جنم پر رکھا گیا ایک پل ہے تاکہ اسے یا کر کے مومنین جنت تک پہنچیں، اس کی صفت اللہ کے رسول ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے: "لَجْأَتْ دَارِ الْمُحَسَّنَاتِ وَالْأَبَاءِ سَدَانَ كَانُوا كَيْطَانَ كِلْمَةِ اللَّهِ مِنْ أَنْكَارِيَاتِيْنَ" (بخاری) نیز فرمایا، بال سے زیادہ باریک اور توارے سے زیادہ تیز ہے۔"

وہیں پر مومنوں کو ان کے اعمال کے مطابق فور دیا جائے گا، سب سے اعلیٰ درجے کا نور پہاڑ کے برابر اور سب سے ادنیٰ درجے کا نور یا وہن کے انگوٹھے ہے گا۔ جب وہ نور ان کے لیے رُؤْشَ کیا جائے گا تو ایئے ایئے اعمال کے اعتبار سے ایماندار لوگ سے پار کریں گے، چنانچہ پلکت بھیجنے کی تیزی، بھل کی سرعت، ہوا کی تندی یا جدیوں کی رفتار، تیز گھوٹے کی رفتار اور عام سواروں کی رفتار سے مومنین اسے پار کریں گے، کچھ لوگ صحیح و سالم پار ہو جائیں گے، کچھ لوگوں کو زخم الحیں کے اور کچھ لوگ ایک دوسرے پر نہ میں گر جائیں گے۔ (سلی)

البته منافقین کے یاں کسی قسم کا نور نہ ہو گا کہ اس سے مدد لیں، پھر وہ لوٹ جائیں گے، اپنک ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی، پھر وہ پل صراط پار کرنا چاہیں گے لیکن آگ میں گرتے جائیں گے۔

نہم:

جنم میں (سب سے پہلے) کافر داخل ہوں گے، پھر گنگا مسلمان اس کے بعد منافقین، جنم کے سات دروازے میں، یہ ان دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ تیز ہے۔ اس میں کافر کے ذمہ دو کو پڑا کر دیا جائے گا تاکہ فُذ عذاب کا غوب مزدوج چکھے، چنانچہ اس کے ذمہ دنوں کنہ عوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کا ہو گا، اس کی ذائقہ اند پہاڑ کے برابر ہوگی اس کی جلد کو موکار کر دیا جائے

گا، اس کے پینے کے لیے ایسا گرم پانی ہو گا جو اس کی انتہیوں کو کاث کر رکھ دے گا۔ ان کے کھانے کے لیے زقوم، غسلیں اور چبیس ہو گا۔ سب سے بلکہ عذاب والا جنمی ڈھنی ہو گا جس کے پاؤں کے نیچے دھنکارے رکھ دیے جائیں گے جن سے اس کا دماغ نکھولے گا، جنم کی گھر اتنی اس قدر ہے کہ اگر اس میں کوئی نومولود بھی ڈال دیا جائے تو اس کی تہنک پہنچنے سے قبل اس کی عمر ستر سال کی ہو جائے گی، اس کا ایندھن کھار اور پتھر ہوں گے، اس کی ہوا سخت گرم (لو) ہو گی، اس کا سایہ سیاہ دھواں ہو گا، وہ ہر چیز کو چٹ کر جائے گی، س باقی رکھے گی اور نہ پھیوڑے گی، جلد کو جلا کر بھیوں تک پہنچ جائے گی، دلوں تک پڑھتی پلی جائے گی، بت غصے میں پھنگناہ مارہی ہو گی۔ ایک بزار لوگوں میں سے نوسننانے افراد اس میں جائیں گے۔

جنم میں چھٹنے کا باس آگ ہو گی، جلدؤں کا جل جانا اور سکر جانا، چہرے جل جانا اور مجلس جانا، اس میں گھسیتا جانا اور پھرے کا کالا ہونا یہ سب جنم کے مختلف انواع کے عذاب ہیں۔

قططہ:

الله کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: "جب مومنین کو جنم سے پچھکارا مل جائے گا تو جنت و جنم کے بیچ ایک قطڑہ (پھوٹے پل) پر انھیں رُوك لیا جائے گا جہاں ان سے ان مقابلہ کا بدھ لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ جب وہ بالکل یا ک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں داغہ کی اجازت ہو گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! بُنْتِ جنت میں اپنی منزل کے راستے کو اپنی دیا کی منزل سے زیادہ پہنچاتا ہو گا۔"

جنت:

جنت مومنوں کا حکما ہے اس کی اپنیں سونے اور پاندی کی میں، اس کا گارا مشکٹ کا ہے، اس کے سکریزے موتی اور یاقوت کے میں، اس کی مٹی زعفران ہے، جنت کے آنحضرتی خدا کی پورا اس کے درمیان دن کی مسافت ہے، لیکن اس کے باہم جو بھیز سے تنگ پڑ جائے گا، اس کے سورجے میں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان آسمان و زمین کے بیچ کا فاصلہ ہے، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام فردوس ہے، وہیں سے جنت کی نہیں باری ہوتی میں، اس کی پخت عرش الہی ہے، اس کی نہیں بغیر خدق کے پر رہی میں، مومن جس طرح پاپے کا ان کو ہمارے جائے گا، اس کی نہیں دوڑھ، یا نی، شراب اور شہد کی میں، اس کے پھل ہمیشہ رستے والے، قریب تر اور نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں، جنت میں ایک ایسا موتی کا خیمہ ہے جس کا عرض ساخن میل ہے اس کے ہر زاویے میں بُنْتِ کے اہل ناد میں۔ جنتیں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ چہرے پر سر مگھیں آمکھیں ہوں گی، نہ ان کی جوانی ختم ہو گی، نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے، جنت میں نہ پیشتاب و پیغامہ کی حاجت ہو گی، نہ کوئی اور گنگی ہو گی، ان کی کھلکھلیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ مشکٹ ہو گا، ان کی بیویاں خوابصورت، دُو شیراہیں، ہم عمر اور ناقہ دل کی پیاری ہوں گی، جنت میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاء ﷺ دخل ہوں گے۔ سب سے کم تر درجے کا بُنْتِ ڈھنی ہو گا جو تمنا کرے گا تو اسے (جاں اس کی تمنا ختم ہو گی) اس کا داد گنا دیا جائے گا، جنت کے خادم ہمیشہ رستے والے ایسے بیچے ہوں گے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیں گے۔ جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں میں سے دیدارباری تعالیٰ، اس کی رضا مندی اور اس میں دائی قیام بھی ہو گا۔

کیفیت و ضو



بُغیہ وضو کے نماز درست نہیں، اور وضو کا پانی پاک ہو نہ ضروری ہے، پاک پانی وہ ہے جو اپنی طبی عالت پر برقرار ہو، میںے:
سمدر، کھواں، چمٹہ اور دینا کا پانی۔

نوت: تجویزاً پانی محض کندگی پر نہیں ہے میںے پاک ہو جاتا ہے، البتہ زیادہ پانی (جو ۲۰ لیتر سے زائد ہو) کندگی پر نہیں سے اس وقت تک پاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ بیلہ یا مردہ نہ بدل جائے۔



بسم اللہ کہ کروضو شریعہ کیا جائے، ہر وضو میں دو ڈنون (تھیلیوں کا دھونا) متحب ہے، اور رات کی نیت سے بیدار ہونے والے کے لئے دو ڈنون (تھیلیوں کو تین بار دھونے کی تائید آتی ہے۔

نوت: تمام اعشاں لے وضو کرتیں بارے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔



پھر ایک مرتبہ واحدی طور پر کل کرے، جبکہ تین مرتبہ کلی کرنا افضل ہے۔
نوت:-۱- کلی میں صرف منہ میں پانی وال کہہ اسے باہر نکال دیا کافی نہیں ہے، بلکہ منہ کے اندر پانی کو رکت دینا (کھانا) ضروری ہے۔
نوت:-۲- کلی کرنے کے دو دن موکان کرنا متحب ہے۔



پھر ایک بار واحدی طور پر ناک میں پانی والے، جبکہ تین بار پانی ڈالنا افضل ہے۔
نوت: ناک میں پانی ڈالنے میں محض ناک میں پانی والی لینا کافی نہیں ہے، بلکہ لہنگی سانس کے ذریعہ پانی کو ناک کے اندر کھینچنا ضروری ہے، پھر اسے سانس کے ذریعہ باہر نکال دے تک کہ باخوبی۔ ایک بار ناک میں پانی ڈالنا ڈال جبے اور تین مرتبہ ڈالنا افضل ہے۔



پھر واحدی طور پر ایک مرتبہ لپاچہ دھونے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔ پھرے کی مدھس کا دھونا واجب ہے: پھر انی میں ایک کان سے دوسرے کان تک، اور لمباںی میں مخدی سے لے کر عام طور پر سر کے بالوں کے اگنے کی بلکہ تک ہے۔
نوت: اگر داڑھی کمی ہو تو اس کا غلال کرنا متحب ہے، اور اگر داڑھی بیکنی ہو تو اس کا غلال کرنا واجب ہے۔



پھر ایک بار اپنے دو ڈنون یا تمول کو انگلیوں کے سرے سے لے کر دو ڈنون کھینچوں تک (سمیت) دھونے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔
نوت: دینیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا متحب ہے۔



پھر اپنے پاؤ سر کا مسح کرے، اور لمبی شادت کی انگلیوں کو اپنے دو ڈنون کاونوں کے سوراخ میں داخل کرے اور اپنے دو ڈنون انگوٹھے سے دو ڈنون کان کے قابھری حصے کا مسح کرے۔ یہ سب صرف ایک بار کرنا ہے۔
نوت:-۱- سر کے جس حصے کا مسح کرنا واجب ہے: وہ پھرے کے مد سے کہی تک ہے۔
نوت:-۲- لیکے ہوئے بالوں کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔
نوت:-۳- اگر سر پر بال نہ ہوں تو سر کے پہنچے پر مسح کیا جائے گا۔
نوت:-۴- سر کے بالوں اور کاونوں کے دمیان کی غلی بکد کا مسح کرنا ضروری ہے۔



پھر ایک بار واحدی طور پر ٹھنڈوں سمیت دو ڈنون پاؤں دھونے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

تہییات

۱۔ اعشاں وضو چار میں، اور وہ یہ میں: **ا)** کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پہنچہ دھونا۔ **ب)** دو ڈنون یا تمول کاونوں کا مسح کرنا۔ **ج)** سر اور دو ڈنون کاونوں کا مسح کرنا۔ **د)** ٹھنڈوں سمیت دو ڈنون پیروں کا دھونا۔ ان اعشاں کو ترتیب وارد دھونا واجب ہے، کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے سے وضو باطل ہو جائے گا۔ **۲۔** اعشاں لے وضو کو کاتار پے درپے دھونا واجب ہے، اور کسی عشکو اس سے پہلے ڈالے عضو کے نٹکت ہو جانے تک نہ دھونے سے وضو باطل ہو جائے گا۔ **۳۔** وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا سنوں ہے: **أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبد رسوله.**

کیفیت نماز



جب آپ نماز کا ارادہ کریں تو قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہو کر (اللہُ أَكْبَرُ) بھیں؛ امام پر تکمیل اور دیگر تمام تکمیلیں بلند آواز سے کے تاکہ اس کے پیچے والے سن سکیں اور امام کے علاوہ باقی لوگ آہستہ سے تکمیلیں، تکمیل شروع کرتے وقت اپنے دُوفون پا تمہوں لوگوں کے برایہ اس طرح اصحابیں کہ الگیاں ایک دوسری سے ملی ہوں، مقدمہ امام کی تکمیل مکمل ہونے کے بعد تکمیل کئے۔

نوت: وہ ارکان ڈا جاتا ہیں کہ اعلان قول سے ہے ان کا اس قدر آواز سے کھانا خود فی بے کہ نمازی اپنے آپ کو سانے جو کہ یہی علم سری نمازوں کا بھی ہے، بھی کی ادنی صورت یہ ہے کہ دوسرے کو سانے اور سری کی ادنی تکمیل یہ ہے کہ خود سن لے۔



اپنے دائیں یا تھام سے بائیں پا تکی بھیلی یا ان کی کلانی (انگوٹھے کی طرف والا کلانی کا کنارا) پکڑ کر سینہ پر رکھ لے، لہنی نگاہ سجدہ کی پکھ پر رکھے۔ پھر سنت میں وارد کوئی دعا شنا پڑے، مثلاً: سبحانک اللہم وَحْمَدُک ، تبارک اسک وَعَلَیْکَ جَدُکَ وَلَا إِلَهَ غَیرُکَ۔ پھر أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑے۔ سابقہ تمام چیزیں آہستہ پڑے، پھر سورہ فاتحہ پڑے۔ بھری رکعتوں میں مقدمہ پر قراءت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے امام کے سکھوں اور غیرہ بھری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا منتخب ہے، اس کے بعد بتا میسر ہو قرآن پڑے۔ غیر کی نماز میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دُوفون رکعتوں میں امام قراءت جو اکرے اور ان کے علاوہ نمازوں میں سری قراءت کرے۔

نوت: سورتوں کی جو ترتیب مخصوص میں وارد ہے اسی ترتیب سے پڑھنا منتخب ہے، اور اس ترتیب کے برعکس پڑھنا مکروہ ہے، اور ایک ہی سورت میں آیات کی ترتیب یا کلمات کوالت پڑ کر کے پڑھا حرام ہے۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دُوفون پا تمہوں کو اٹھانے اور رکوع کرے؛ دُوفون پا تمہوں کو ٹھنڈوں پر اس طرح رکھ کے کو گیا ان کو پکڑے ہوئے جو اور الگیاں پھیلیں (کھلی) ہوئیں، نیز ہمیں پشت کو پھیلائے اور سر کو اس کی برایہ میں رکھے، پھر تین مرتبہ: **سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ** کے۔ اس رکن کو پالنے سے رکعت مل جائے گی۔

نوت: تکمیل اور (سَمْعَ اللّٰهِ لِمَنْ حَمَدَ) کے کا وقت ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے عمل کے دو دلائل ہے، نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد۔ یہی علم نماز کی تمام تکمیلیں کابے، اور قدامتاً تاخیر کرنے کی صورت میں نماز باطل ہو جائے گی۔



پھر سَمْعَ اللّٰهِ لِمَنْ حَمَدَ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھانے، اور رفع یہاں کرے، جب بالکل سیدھا حکما ہو جائے تو: **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارِكًا فِيهِ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا يِشَّأَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ... كے۔**

نوت: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے کا وقت رکوع سے مکمل طور پر کھڑے ہونے کے بعد ہے، رکوع سے اٹھنے کے دو دلائل نہیں۔



پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں ٹھیک ہے، اور اپنے دُوفون بازوں کو پہلو سے اور پیٹ کو دُوفون رانوں سے دُور (علیحدہ) رکھے، اور دُوفون پا تمہوں کو موندھوں کے مقابل رکھے، نیزاً پسے دُوفون پا تمہوں اور پیڑوں کی الگیوں کو قبلہ رخ کر لے۔ پھر تین مرتبہ: **سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى** کے۔

نوت: سات اعتناء پر سجدہ کرنا واجب ہے؛ دُوفون قدموں کے کنارے، دُوفون کھٹکے، دُوفون تکمیلیاں، پیشانی اور ناک۔ ان میں سے لسی ایک عضو پر سجدی بلا عذر باندھ کر سجدہ نہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔



پھر اللہ اکبر کتے ہوئے لایا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے۔ دُو نون ہجوف کے درمیان بینچنے کی دو صحیح صورتیں ہیں:
۱- بیاں پیر پچھاکار اس لپ پیٹھ جائے، دایاں پیر کھدا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ موزُلے۔ ۲- اپنے دُو نون پیر دُل کو کھدا رکھے، ان کی انگلیوں کو قبلہ رخ کر لے اور اپنی دُو نون ایزدیوں پر بیٹھ جائے۔
اور تین بار: رَبِّ الْعَزِيزِ! پڑھے، اور پاہے تو مزید یہ دعا پڑھے: وَأَرْجُنِي وَأَرْجُنِي وَأَرْجُنِي وَأَرْجُنِي وَأَنْصُرِنِي وَاهِدِنِي وَعَافِنِي۔

پھر اللہ اکبر کتے ہوئے بالکل پہلے سجدہ کی طرح دُوسرا سجدہ کر کے، پھر اللہ اکبر کتے ہوئے سر اٹھائے، اور اپنے دُو نون قدموں کے پہنچوں کے سارے کھدا ہو جائے، اور مکمل رکعت کی طرح دُوسرا رکعت بھی ادا کرے۔
نوت: سورہ فاتحہ پڑھنے کا محل، عالم قیام ہے، لہذا اگر مکمل طور پر کھدا ہونے سے پہلے فاتحہ کی قراءت شروع کر دی بھی، تو مکمل طور پر کھدا ہونے کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے، فرنہ نماز بالطلیل ہو جائے گی۔



جب دُو نون رکعتوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پیر کو پچھاکار، دائیں کو کھدا کر کے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ موزُکر تشدید اول کے لیے بیٹھ جائے، اپنا بیاں یا تمحبدائیں ران پر اور بیاں یا تمحبدائیں ران پر رکھ لے، دائیں یا تمحد کی پچھنگلی اور اس کے بغل والی انگلی (شخص اور خضر) و سمیت لے اور انلوٹھا اور درمیانی انگلی کا دائیہ بیاں شادت لی انگلی سے اشارہ کرے، اور یہ دعا پڑھے: التَّهَمَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّبَابَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر تین اور پار رکعت وائل نماز میں اللہ اکبر کتے ہوئے کھدا ہو جائے اور فتحہ پڑھے۔



پھر اگر تین یا پار رکعت وائل نماز ہے تو توک کرتے ہوئے آخری تشدید کے لیے بیٹھ جائے، توک کی بھی شکلیں ہیں اور ہر ایک صحیح ہیں: ۱- بیاں پیر کھدا رکھے اور بیاں پیر پچھاکار اے دائیں پیر کی پنڈل کے پیچے سے دائیں چاپ نکال لے، اور سرین کے بل زمین پر بیٹھ جائے۔ ۲- بیاں پیر پچھاکار اے دائیں پیر کی پنڈل کے پیچے سے دائیں طرف نکال لے، اور دائیں پیر کو کھدا کرنے کے مجاہے لٹالے اور سرین زمین پر رکھے۔ ۳- بیاں پیر پچھاکار اے دائیں پیر کی پنڈل اور ان کے درمیان سے دائیں طرف نکال لے اور سرین زمین پر رکھے۔ واضح رہے کہ توک صرف دُو تشدید وائل نمازوں کی آخری تشدید میں کریں گے۔ پھر تشدید اول (التحیات لله...) پڑھے، پھر درود ابراہیمی پڑھے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اس کے بعد بعض مأثور دعائیں پڑھنا صحیب ہے، اسی میں سے یہ دعا بھی ہے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمُحْسِنِينَ وَالْمُنَاسِئِينَ، وَفِتْنَةِ الْمُسِيَّبِ الظَّاجِلِ۔



پھر السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كتے ہوئے پہلے اپنے دائیں طرف سلام پھیرے اور پھر اپنے بائیں طرف سلام پھیرے۔ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بینچے ہوئے اس موقع پر نبی انبیاء کے وارد دعائیں پڑھے۔

علم عمل کا متقداضی ہے

بین عل کے علم اللہ، اس کے رسول اور مومنین کی زبان پر مذکور ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهُ الْأَنْبِيَاءُ مَا نَهَا النَّفَّالَةَ وَتَسْطِيلَتِ النَّسْكَنَةَ فَإِذَا قَدِمْتُمْ بِلِقَائِي﴾ اسے ایمان والو تمدید بات کوں کہتے ہوئے کرتے سنیں، تم ہو کرتنے سنیں اس کا کائن اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: (ثُلُّ عِلْمٍ لَا يُعْنِي بِهِ تَكْثِيرٌ كُثْرَ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَيْلِ اللَّهِ) جس علم کے مطابق علی سنیں کیا ہاں کی طالب اس خانے کی ہے جسے جسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں فرق سنیں کیا ہاں۔

حضرت فضیل بن عیاض حضرت کے میں ہے: جب بیک علم اپنے علم کے مطابق علی سنیں کیا ہاں ہٹا ہے۔ حضرت مالک بن ریزہ حضرت کے میں ہے: بنا اوقات یہی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو بات کرنے میں مالک دوست کی بھی غلطی نہیں، کرتا جکہ اس کا سارا ملک غلط ہوتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس منفید کتاب کے مطالعہ کر لینے کی توفیق بخش دی، البتہ اس مطالعے کا نتیجہ ایسی باقی ہے، وہ ہے اس میں مذکور علم کے مطابق علی کرنا:

* آپ نے قرآن مجید کا کچھ حصہ اور اس کی تفسیر پڑھی، اس لیے ان آیات کے معانی میں سے جو کچھ آپ نے سیکھا اس کے مطابق علی کرنے کے لیے تیار ہیے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ آپ سے قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لیتے تو جب تک ان کا علم اور ان کے مطابق علی کرنا سیکھنے لیتے دوسرا دس آیتوں کی طرف منتقل نہ ہوتے، چنانچہ صحابہؓ نے کہا: "ہم نے علم و علی دوں کو سیکھا ہے"۔ اسی طرح شریعت نے بھی اس پر ابھارا ہے، چنانچہ فرمان الہی: ﴿يَتَوَلَّهُنَّ حَقَّ تِلَاقِهِ﴾ وہ لوگ اس کتاب کی ویسے ہی تلاوت کرتے میں بیساکہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ "اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: اس کا اتباع ایسے ہی کرتے میں بیساکہ اس کے اتباع کا حق ہے۔ حضرت فضیلؓ کا قول ہے کہ قرآن مجید تو اس لیے نازل ہوا تھا کہ اس کے مطابق علی کیا جائے جبکہ لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو علی بنالیا ہے۔

* اسی طرح آپ کے سامنے سے فرمان رسول ﷺ کا کچھ حصہ کرو، اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق علی کرنے کے لیے آگے بڑھیے کیونکہ اس امت کے اپنے لوک کوئی چیز سیکھ لیتے تھے تو اسے علی جامد پہنانے اور اس کی طرف دعوت دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس فرمان رسول پر علی کرتے ہوئے (إِذَا نَهَيْتُمْ عَنِ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمْرَتُمْ بِأُنْهِيَ فَأَنْهَا مِنْهُ مَا أَسْتَطَعْتُمْ) میں جس چیز سے مھیں روک دوں اس

سے رک جاؤ اور جب میں تھیں کسی بات کا حکم دوں تو حب استطاعت اس پر علی کرلو۔" (بخاری و مسلم)
اور اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بھی (وہ فرمان رسول پر علی کرتے تھے)، چنانچہ وہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے: ﴿فَلَيَحْذِرُ الَّذِينَ يَخْالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ وَأَنْ تُصِيبَهُمْ فَتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ "سنوبو لوک حکم رسول کی مخالفت کرتے میں انھیں ذرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست افت نہ آپ سے یا انھیں درد ناک عذاب نہ پکنے۔" (النور: ۶۳) اس سلسلے کے بعض نوئے یہ میں:

* ام حبیبہ ام المؤمنینؓ یہ حدیث روایت کرتی میں: (مَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةً، بُنِيَ لَهُ بِهِ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ) جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ان کے محض جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔" (سلم)
آپ بیان کرتی میں کہ جب سے ان سنتوں کے بارے میں اللہ کے رسول سے میں نے سنا ہے تب سے میں نے انھیں پچھوڑا نہیں ہے۔

* حضرت عبد اللہ بن عمر رضی عنہ ری حدیث روایت کرتے میں کہ (مَا حَقٌّ اُمْرِيٌّ مُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصَنِ فِيهِ، يَبْيَثُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّةٌ مَكْتُوبَةٌ) "کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تین راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لگھی ہوئی نہ رکھی ہو۔" (سلم)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبد اللہ رضی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سی ہے میرے اپر کوئی ایک رات بھی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لگھی ہوئی نہ ہو۔

* امام احمد بن عقبہ رضی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں لگھی ہے جس کے مطابق میں نے عمل نہ کیا ہو جی کہ میرے سامنے یہ حدیث گزری کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پچھنا لگوایا اور ابو طیبہ کو ایک دینار دیا، جب میں نے پچھنا لگوایا تو میں نے بھی جام کو ایک دینار دیا۔

* امام مخاری رضی عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ جان لیا کہ غیرت حرام ہے تب سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کسی کی غیبت میں وہ میرا معاشرہ نہ کرے گا۔

* ایک حدیث میں آیا ہے: (مَنْ قَرَأَ آيَةً الْكُرْسِيِّ عَقِبَ كُلَّ صَلَاةٍ، لَمْ يَسْتَغْفِرْ مِنْ ذُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتُ) "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھے تو موت کے علاوہ جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکتی" (سنن بیہقی)

* امام ابن القیم رضی عنہ کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رضی عنہ کے بارے میں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے، آیہ الکرسی پڑھنے کو کسی بھی نماز کے بعد میں نے نہیں پڑھوں، ہاں یہ اور بات ہے کہ بھول گیا ہوں یا اس طرح کوئی عذر رہا ہو۔

* علم و عمل کے بعد ضروری ہے کہ جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی طرف دعوت دیں اور اپنے آپ کو اجر اور لوگوں کو بھلائی سے محروم نہ رکھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِيهِ) "جس نے کوئی بھلی بات بتلائی تو اس بات پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔" (سلم)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَمَهُ) "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سمجھائے۔" (بخاری)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بَلَغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً) "میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔" (بخاری)

آپ جس قدر "غیر" زیادہ پھیلائیں گے اس قدر وہ زیادہ عام ہو گا آپ کے اجر میں اسی قدر اضافہ ہو گا اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی آپ کی نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے گا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ الْقَطْعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُتَقْعِدُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ) "آدمی کا جب انتقال ہو جاتا ہے تو تین علنوں کے علاوہ اس کے باقی تمام اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، صدقہ جاریہ ہے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔" (سلم)

روشنی: ہم روزانہ سترہ بار سے زائد سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں جس میں المغضوب علیہم "مَنْ يَغْضَبْ نَازِلٌ هُوَ" اور الفالین "بُو راه سے بھنک گئے" سے پناہ تو مانگتے ہیں، پھر انھی کے افال میں ان کی مشابہت بھی کرتے ہیں اس طرح کہ علم حاصل کرنا پھرور کر جالت کی بنیاد پر عمل کر کے گمراہ نصاری کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ کہ اس کے مطابق عمل نہ کر کے غضب کیے گئے یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخی۔